313 اصحاب بدر
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

313 اصحاب بدر

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تالیف

مفتی محمد عزیز جہان مظہری

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

Madina Foundation

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

فہرست

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مَاں

ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ الحدیث

جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

چاند کی ٹھنڈک
شبنم کے آنسو
بلبل کے نغمے
چکوری کی تڑپ

گلاب کے رنگ
پھول کی مہک
کوئل کی کوک

سمندر کی گہرائی
دریاؤں کی روانی
موجوں کا جوش
کہکشاں کی رنگینی

زمین کی چمک
صبح کا نور
آفتاب کی تمازت

کو جمع کیا جائے تا کہ ماں کی تخلیق کی جائے جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں نے پوچھا اے مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

محبت

اللہ تعالیٰ نے ماں کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے طفیل نصیب فرمائیں۔

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

باپ

باپ کی رضا میں رب کی رضا پوشیدہ ہے۔ الحدیث

پروردگار عالم نے جب باپ کو خلعت وجود بخشی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

درختوں کی چھاؤں
پہاڑوں کی رفعت
سورج کی تابانی
سمندر کا وقار

احساس کی ندرت
خیال کی طاقت
بہادری کی شان

ہیرے کی صلابت
تلوار کی دھار
آبشاروں کی روانی
خوشبو کی مہک

دانش کا اجالا
کردار کی رعنائی
تقدس کا تاج

سب یکجا کرو اور باپ کے پیکر میں سجا دو۔ فرشتوں نے عرض کی مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی بارگاہ عالی سے کیا شامل کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا

اپنے کرم کی پرچھائیاں

اللہ تعالیٰ نے باپ کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی کے طفیل نصیب فرمائیں۔

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

استاد

جس نے تمہیں علم سکھایا وہ تمہارا باپ ہے۔(الحدیث)

قوم کا حقیقی راہنما

علم کا بہتا دریا

عمدہ اخلاق کا بانی

امن وامان کا سایہ فگن

حقیقی زندگی کی تازگی

کامیاب منزل کا نور

منبع علم

علم کا روشن چراغ

قوم کا محافظ

روحانی باپ

کسان اور باغبان

امنگوں کا ترجمان

جس سے اس علم کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے حاصل ہے، پھر وہ اسے چھپائے (اور نہ بتائے) قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔(ترمذی)

چنانچہ روحانی ماں باپ کی تکریم و تعظیم کیجیے۔اُستاد سے آمرانہ اسلوبِ گفتار سے پرہیز کریں، اس کے سامنے اَدب اور شائستگی سے بیٹھیں، اس کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں۔

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حمد باری تعالیٰ

حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم اللہ کرم، اللہ کرم
دیتی ہے صدا یہ چشمِ نم، اللہ کرم، اللہ کرم

ہیبت سے ہر اک گردن خم ہے ہر آنکھ ندامت سے نم ہے
ہر چہرے پہ ہے اشکوں سے رقم، اللہ کرم، اللہ کرم

جن لوگوں پہ ہے انعام ان لوگوں میں لکھ دے نام
محشر میں مرا رہ جائے، بھرم اللہ کرم، اللہ کرم

ہر سال طلب فرما مجھ کو ہر سال یہ شہر دکھا مجھ کو
ہر سال کروں میں طوافِ حرم، اللہ کرم، اللہ کرم

میری آنے والی سب نسلیں ترے گھر آئیں ترا در دیکھیں
اسباب ہوں اُن کو ایسے بہم، اللہ کرم، اللہ کرم

اس درد میں عمر کٹے ساری، ہونٹوں پہ ہو صبح رہے جاری
اللہ کرم، اللہ کرم، اللہ کرم، اللہ کرم

نعت

تُو شاہِ خوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مِثال تیری جواب تیرا

تُو سب سے اوّل تُو سب سے آخر مِلا ہے حُسنِ دوَام تجُھ کو
ہے عُمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا

ہے کتنا خلقِ عظیم تیرا ہے کتنا لطفِ عمیم تیرا
ہوا نہ جاں کے بھی دُشمنوں پر شہِ دوعالم عتاب تیرا

ہو مُشک وعنبر یا بُوئے جنت، نظر میں اُس کی ہیں بے حقیقت
مِلا ہے جس کو مَلا ہے جس نے پسینہ رشکِ گلاب تیرا

میں تیرے حُسنِ بیاں پہ صدقے میں تیری میٹھی زباں پہ صدقے
برنگِ خوشبو دِلوں میں اُترا ہے کتنا دِلکش خطاب تیرا

خُدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستّر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طُور لاکھوں جو اِک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

ہے تُو بھی صائمؔ عجیب انساں جو روزِ محشر سے ہے ہِراساں
ارے تُو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

اُجالوں کی بات کرتے رہو

اندھیری شب میں اُجالوں کی بات کرتے رہو
خُدا کے چاند کے ہالوں کی بات کرتے رہو
جو روک لیتے تھے سینوں پہ تیر دُشمن کے
رسولِ پاک ﷺ کی ڈھالوں کی بات کرتے رہو
کئے تھے تمغے عطا حق نے جن کو بدر کے دن
ہمیشہ ایسے جیالوں کی بات کرتے رہو
ظہورِ شجرِ رسالت ﷺ ہے آلِ پیغمبر ﷺ
گلوں کی ، پتوں کی ڈالوں کی بات کرتے رہو
کیا صحابہ نے قائم تھا جن کو جنگوں میں
انہی درخشاں مثالوں کی بات کرتے رہو
اگر طلب ہے کہ تم کو بھی نُور مِل جائے
تو دِل کی روشنی والوں کی بات کرتے رہو
یہی ہے ذوقِ محبت کہ ہر گھڑی صآئم
فُغاں کی ، آہ کی نالوں کی بات کرتے رہو

علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

اہلِ بدر کے حضور نذرانہ

خُدا کا لشکرِ جرّار تھے وہ تین سو تیرہ
سپاہِ سیّدِ ابرار تھے وہ تین سو تیرہ

ہُوا ٹکرا کے سر باطل کا آخر پاش پاش اُن سے
بنے اِک آہنی دیوار تھے وہ تین سو تیرہ

سپہ سالارِ اعظم اُن کے تھے سرکارِ دوعالم ﷺ
مگر سب قوم کے سالار تھے وہ تین سو تیرہ

رہے گا حشر تک اِسلام نازاں اُن کی جرأت پر
نبی ﷺ کے بہتریں شہکار تھے وہ تین سو تیرہ

ضرورت اِس لئے اُن کو نہ تھی تیغوں کی تیروں کی
کہ خود ہی تیغِ جوہر دار تھے وہ تین سو تیرہ

کرو جو چاہو کی اُن کو سند دُنیا میں حاصل تھی
یہیں پر خُلد کے حق دار تھے وہ تین سو تیرہ

طلوعِ بدر بن کر بدر کی وادی کو چمکایا
سراپا مطلعِٔ اَنوار تھے وہ تین سو تیرہ

ہے اُن کا تذکرہ قُرآں میں تابندہ تر صآئم
فِدائے احمدِ مختار تھے وہ تین سو تیرہ

علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ

ہجرت کے دوسرے سال سترہ رمضان المبارک کو بدر کے میدان میں ایک تاریخی معرکہ بپا ہوا جس کو غزوہ بدرِ عظمیٰ اور غزوہ بدرِ کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ مؤرخین کے نزدیک بدر ایک بستی کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ بستی بدر بن حارث کے نام سے منسوب ہے جس نے یہاں کنواں کھدوایا تھا یا بدر بن مخلد بن نصر بن کنانہ سے منسوب و مشہور ہے جس نے اِس جگہ پڑاؤ کیا تھا۔ بعض مؤرخین کے نزدیک، وہاں ایک بوڑھا شخص مدتوں سے رہتا تھا جس کا نام بدر تھا، اِس بنا پر اس بستی کو اِسی کے نام سے منسوب کردیا گیا۔

اِس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد 313 سے اوپر روایت کی گئی ہے۔ اِن میں سے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ تھے جو کسی عذر کی بنا پر میدانِ بدر میں عملی طور پر تو حاضر نہ تھے مگر غزوہ بدر میں شمولیت کے ثواب کی نوید اور اموالِ غنیمت میں سے اعزازاً اُن کو حصّہ عطا فرمایا گیا۔ اُن میں سے تین مہاجرین تھے، ایک امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر اپنی زوجہ محترمہ حضرت سیّدہ بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کی علالت کی وجہ سے تیمارداری میں رُکے تھے۔ دوسرے حضرت سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور تیسرے حضرت سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ جو مشرکین مکہ کے قافلے کی جستجو میں گئے تھے۔ اِن کے علاوہ پانچ انصار تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت سیدنا سعد بن سعد، حضرت سیدنا حارث بن حاطب، حضرت سیدنا حارث بن صمہ، حضرت سیدنا خوات بن جبیر اور حضرت سیدنا رفاعہ بن عبد منذر رضی اللہ عنہم۔

اِس غزوہ میں چودہ صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا جن کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت سیدنا مہجع مولیٰ حضرت عمر فاروق، حضرت سیدنا مبشر بن عبد المنذر،

حضرت سیدنا معوذ بن حارث، حضرت سیدنا عوف بن حارث، حضرت سیدنا عاقل بن بکیر، حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص، حضرت سیدنا عمیر بن حمام، حضرت سیدنا عمارہ بن زیاد، حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث، حضرت سیدنا حارثہ بن سُراقہ، حضرت سیدنا سعد بن خیثمہ، حضرت سیدنا رافع بن معلیٰ۔ حضرت سیدنا ذوالشمالین اور حضرت سیدنا یزید بن حارث، رضی اللہ عنہم۔

اِس غزوہ میں مسلمانوں کے پاس صرف 2 گھوڑے، 70 اُونٹ 6 زرہیں اور 8 شمشیریں تھیں۔ ایک ایک اُونٹ پر تین تین مسلمان سواری کرتے تھے۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے۔

تھے اُن کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے یہ لوگ زمانے بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پہ تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ تھا تو اِک سادہ سی کالی کملی والے پر

مدینہ فاؤنڈیشن کی جانب سے اصحاب بدر کے تاریخی کردار، روشن زندگیوں کے کارہائے نمایاں اور ان کے فضائل پر مشتمل کتاب مستطاب 313 اصحاب بدر تالیف کی گئی ہے جس میں اپنی بساط کے مطابق ممکنہ طور پر طوالت سے گریز اور امہات کتب سے استفادہ کرتے ہوئے مشہور صحابہ کرام کے حالات زندگی کو تھوڑا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کو جدید طرز تحقیق کے عین مطابق حوالہ جات سے مزین اور عشرہ مبشرہ کے علاوہ باقی تمام نفوس کے اسماء گرامی کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی جل مجدہ والکریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس نظرانہ عقیدت کو اصحاب بدر کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

پیش لفظ

غزوہ بدر اسلام اور کفر کا وہ پہلا اور اہم ترین معرکہ ہے جس سے دنیا پر واضح ہو گیا کہ نصرت الٰہی کی بدولت مومنین اپنے سے کئی گنا فوج کو شکست دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سو مومنوں کو ہزار کافروں پر فتح کی بشارت دی۔ غزوہ بدر میں شامل مسلمانوں نے جس قوت ایمانی کا مظاہرہ کیا اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ باپ بیٹے کے خلاف اور بیٹا باپ کے خلاف۔ بھانجا ماموں کے خلاف اور چچا بھتیجے کے خلاف میدان میں نظر آیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جو کہ قریش کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ایک دفعہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ جنگ میں ایک مرتبہ آپ میری زد میں آ گئے تھے لیکن میں نے آپ پر وار کرنا پسند نہ کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر تم میری زد میں آ جاتے تو کبھی لحاظ نہ کرتا۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا باب عتبہ بن ربیعہ لشکر قریش کا سپہ سالار تھا اور سب سے پہلے قتل ہونے والوں میں شامل تھا۔ اس جنگ کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں نے بہت نظم و ضبط سے دشمن کا مقابلہ کیا اور اپنی صفیں نہیں ٹوٹنے دیں۔ القصہ مسلمانوں کے تقویٰ اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے ان کی برتری روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی اور کفار کے حوصلے پست ہوئے۔ جب کہ مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل بہت زیادہ بڑھ گیا۔

یہ وہ عظیم غزوہ تھا جس کے ذریعے دینِ اسلام کو چار چاند لگے۔ اِس غزوہ سے حق و باطل کے درمیان فرق و امتیاز پیدا ہو گیا۔ اِس لئے اِس غزوہ کے دن کو "یوم الفرقان" بھی کہا گیا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے (محبوب) بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملیں تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے،

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غزوہ بدر کے بارے میں مقام الصفر اء پر پہنچ کر مشورہ طلب فرمایا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جاندار تقریر فرمائی جبکہ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر یوں اپنی محبت کا اظہار کیا۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ... فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ طلب فرمایا تو (آخر میں) حضرت سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (انصار کے رئیس)

---

[1] صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ۔ رقم الحدیث 1779
(دار إحياء التراث العربي - بيروت)

اُٹھے اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اُس ذاتِ (اَقدس) کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور سمندر میں کود پڑیں گے اور اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو "برک الغماد" (حبشہ کے شہروں میں سے ایک شہر ہے) تک بھگا دیں تو ہم ہر طرح سے آپ کے حکم کے تابع ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے۔

لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ، وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ۔[1]

ترجمہ: (حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم آپ کے حضور وہ بات نہیں کہیں گے" جو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ" آپ اور آپ کا پروردگار دونوں جائیں اور قوم جبارین سے لڑیں۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں طرف، آپ کے بائیں جانب، آپ کے آگے اور پیچھے دشمن کے ساتھ لڑیں گے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے چمکنے دمکنے لگا، آپ خوش ہو گئے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ لَأَنْ أَكُونَ

---

[1] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَغَازِي۔ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى {إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ۔ رقم الحدیث 3952 (دار طوق النجاۃ)

صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ۔[1]

ترجمہ: طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں اُن کی (حضرت سیدنا مقداد بن عمرو) جگہ ہوتا تو وہ مقام میرے نزدیک ہر چیز سے افضل ہوتا۔

غزوہ بدر کے مجاہدین کی عظمت وشان کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ربِّ ذوالجلال کے حضور عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ،[2]

ترجمہ: مولائے کریم اگر آج یہ مسلمان مٹ جاتے ہیں تو روئے زمین پر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں ہوگا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان عظیم ہستیوں کی امداد لیے جنھوں نے اِسلام کی عظیم الشان عمارت کی بنیادوں کو اپنے مقدس خون سے مضبوط کیا، تین ہزار اور پھر دو ہزار مزید یعنی کل پانچ ہزار فرشتوں کے نزول کی نوید عطا فرمائی۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

---

[1] صحیح بخاری۔ كِتَابُ الْمَغَازِي۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى {إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ۔ رقم الحدیث 3952 (دار طوق النجاۃ)

[2] صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ۔ رقم الحدیث 1763 (دار إحیاء التراث العربی-بیروت)

تَشْكُرُوْنَ ○ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ○ بَلٰٓى لا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ○وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ط وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ (آل عمران:123-126)

ترجمہ: اور اللہ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی حالانکہ تم (اس وقت) بالکل بے سروسامان تھے پس اللہ سے ڈرا کرو تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ، جب آپ مسلمانوں سے فرما رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار اتارے ہوئے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے، ہاں اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیزگاری قائم رکھو اور وہ (کفّار) تم پر اسی وقت (پورے) جوش سے حملہ آور ہو جائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا، اور اللہ نے اس (مدد) کو محض تمہارے لئے خوشخبری بنایا اور اس لئے کہ اس سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں، اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو بڑا غالب حکمت والا ہے،

اصحاب بدر کا شمار اس امت کے افضل ترین لوگوں میں ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ، قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ

وَ كَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ اہل بدر میں سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جبریل امین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ اہل بدر کا شمار آپ کن لوگوں میں کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمانوں میں سب سے افضل ہیں تو جبریل امین نے عرض کی اسی طرح وہ فرشتے ہیں جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے۔

جنگ بدر سے ایک روز پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نشانات لگا کے بتایا کہ کل فلاں کافر یہاں مرے گا اور فلاں کی لاش یہاں ہوگی اور پھر اسی طرح ہوا جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن پہلے اہل بدر (کفار) کے ٹھکانے بتاتے ہوئے فرمایا کل فلاں کافر اس جگہ مرے گا،، ان شاء اللہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نشانات لگائے تھے اس سے ذرا برابر

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ المَغَازِي.بَابُ شُهُودِ المَلَائِكَةِ بَدْرًا۔
رقم الحدیث 3992 (دار طوق النجاۃ)

بھی آگے پیچھے نہیں تھا۔

بدر کے میدان میں ان نفوس قدسیہ کا جس شیطانی قوت سے مقابلہ تھا وہ بے سروسامانی اور کم افرادی قوت کے مقابلے میں ایک ہزار فوج ہر قسم کے آلاتِ حرب سے آراستہ، پیادہ، سوار، زرہ پوش لوگوں پر مشتمل تھی مگر اس کے باوجود بھی فتح نے اہلِ ایمان کے قدم چومے۔ مسلمانوں میں صرف 14 جانثاروں نے جام شہادت نوش کیا جن میں 6 مہاجر اور باقی انصار تھے لیکن دوسری طرف قریش کی اصل طاقت ٹوٹ گئی اور روسائے قریش جو اپنی قوم میں بہادری میں مشہور اور قبائل کے سپہ سالار تھے، ایک ایک کر کے مارے گئے۔ اِن میں عتبہ، ابوجہل، ابوالبختری، زمعہ بن الاسود، عاص بن ہشام، امیہ بن خلف، عتبہ بن الحجاج قریش کے سردار تھے قریباً ستر واصل جہنم اور اِسی قدر گرفتار ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے اسیران جنگ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کر کے انہیں آرام سے رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام نے اپنے قائد کے فرمان پر اس حد تک عمل کیا کہ خود کھجوریں کھا کر قیدیوں کو کھانا کھلایا۔ صحابہ کرام سے ان کے بارے میں مشورہ طلب کیا گیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کر کے دشمن کی قوت توڑنے کی تجویز پیش کی لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اتفاق کرتے ہوئے اسیران بدر کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جو قیدی غربت کی وجہ سے فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور پڑھے لکھے تھے انہیں دس مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے عوض رہا کر دیا گیا۔ یہ قیدی حسن سلوک سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ ان میں سے بہت سے مشرف بہ اسلام ہوئے جن میں حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور

حضرت سیدنا عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ شامل تھے۔

قارئین کرام اللہ تعالیٰ نے بے سروسامانی کے عالم میں مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بھیج کر دنیا کو بتایا کہ یہ ذلت والے نہیں بلکہ عزت والے ہیں۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور مال و دولت بھی بے حساب لیکن کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کیوں نظر نہیں آتی؟ اقبال نے کہا تھا۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

یہ کیسی فضاء تھی جو رب کو بھا گئی اور تین ہزار فرشتوں کی کمک بھیج دی گئی۔ یقیناً وہ فضاء تقویٰ و طہارت سے لبریز تھی۔ اس فضاء میں جن پھولوں کی مہک تھی وہ اطاعت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مجسمہ تھے، توکل ان کا اسلحہ تھا اور روزہ ان کی ڈھال تھی۔ عبادت ان کا اوڑھنا بچھونا اور شہادت ان کا مطلوب و مقصود۔ لیکن آج یہ ماحول اور اس کے خدوخال ہمارے ہاں مفقود ہو چکے ہیں۔ اگر آج بھی اللہ تعالیٰ کی وہ نصرت و تائید چاہیے ہو تو پھر سے اس نورانی فضاء کو قائم کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اصحاب بدر کی مذکورہ صفات سے خیرات عطا فرمائے۔

درود اہل بیت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا عَلِیٍّ وَّسَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدِنَا حَسَنٍ وَّسَیِّدِنَا حُسَیْنٍ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی درود بھیج ہمارے سردار اور مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدہ زینب، سیدنا حسن، سیدنا حسین علیہم السلام اور آپ کے آل واصحاب پر ہمیشہ درود و سلام بھیج۔

عشرہ مبشرہ

1: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: (مہاجر)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابوبکر اور لقب صدیق وعتیق ہے۔ آپ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ ہے، آپ کی والدہ محترمہ کا نام ام الخیر سلمٰی بنت صخر ہے، جو کہ ابوقحافہ کے چچا کی بیٹی ہیں۔

حافظ ابن عساکر، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا وُلِدَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ أَقْبَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى جَنَّةِ عَدْنٍ، فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أُدْخِلُكِ إِلَّا مَنْ يُّحِبُّ هٰذَا الْمَوْلُوْدَ۔ [1]

ترجمہ: جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے جنت عدن سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اے جنت! تجھ میں صرف ان ہی لوگوں کو داخل کروں گا جو اس نومولود سے محبت رکھیں گے۔

صدیق کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سفر معراج کی تکذیب کی لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تصدیق کرنے میں ذرا برابر بھی دیر نہ کی تو آپ کا لقب صدیق مشہور ہو گیا۔

سبل الهدیٰ والرشاد میں ہے کہ کفار مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہا۔

أَفْتُصَدِّقُهٗ أَنَّهٗ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ

---

[1] (مختصر تاریخ دمشق، جلد 13، صفحہ 69 دار الفکر)

ترجمہ: کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ یہ رات کو بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس آ گئے؟

ان کی اس بات کو سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

نَعَمْ إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ، بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ۔[1]

ترجمہ: جی ہاں میں تو صبح وشام آنے والی ان آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں جو اس سے کہیں دور ہے پس اس وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق پڑ گیا۔

اور عتیق کی وجہ تسمیہ جو کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی جسے امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا۔[2]

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ اللہ تعالی کے ہاں دوزخ سے آزاد ہیں پس اسی دن سے آپ کا نام عتیق پڑ گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جاملتا ہے۔

---

[1] سبل الهدى والرشاد۔ جماع أبواب معراجه صلى الله عليه وسلّم۔ جلد 3 صفحہ 94۔ الباب الثامن فی سیاق القصۃ (دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[2] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ۔ رقم الحدیث 3679 (مصر)

آپ رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

جب قریش مکہ کے مظالم اپنی انتہا کو چھونے لگے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دے دی۔ اہل ایمان کی بڑی تعداد نے اس پر لبیک کہتے ہوئے حبشہ کی جانب ہجرت کرنا شروع کر دی۔ اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے حبشہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ تاہم اہلیان مکہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی عزت کا عالم یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سفر کا کچھ ہی حصہ طے کیا تھا کہ کفار مکہ کے ایک طاقتور سردار ابن دغنہ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے باوجود ایمان نہ لانے کے آپ کو روک لیا اور اپنی حمایت اور پناہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الأَرْضِ، فَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لاَ يَخْرُجُ وَلاَ يُخْرَجُ، فَإِنَّكَ تَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلاَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لاَ يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلاَ يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ المَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ۔[1]

ترجمہ: اے ابوبکر آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَاب الحَوَالاَتِ۔ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ۔ رقم الحدیث 3905 (دار طوق النجاۃ)

نے فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اب میرا ارادہ ہے کہ میں تمام روئے زمین کی سیاحت کروں گا اور اپنے رب کی عبادت کروں گا تو ابن دغنہ نے کہا ابوبکر تم جیسے شخص کو نہ تو نکالا جائے گا اور نہ وہ خود نکلے گا۔ تم تو نادار لوگوں کے لئے کماتے ہو رشتے داروں سے میل جول رکھتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اُٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، اور راہ حق کی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ میں آپ کا ضامن ہوں آپ واپس جائیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں سو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور ابن دغنہ بھی آپ کے ساتھ آ گیا۔ پھر شام کو ابن دغنہ قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا ابوبکر جیسے شخص کو نہ نکالا جاتا ہے اور نہ انہیں خود نکلنا چاہیے کیا تم ایسے شخص کو نکال رہے ہو جو ناداروں کے لئے کماتا ہے رشتہ داروں سے میل جول رکھتا ہے۔ بے کسوں کا بوجھ اُٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور راہ حق کی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

قارئین کرام یہاں ایک بات نہایت ہی غور طلب ہے کہ ابن دغنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جو صفات ذکر کی ہیں یہ بالکل ان صفات کی طرح ہیں جو حضرت سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے پہلی وحی کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تسلی دیتے ہوئے بیان فرمائی تھیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ۔[1]

---

[1] صحیح بخاری۔ مقدمة۔ بَابُ بَدْءِ الوَحْيِ۔ رقم الحديث 3 (دار طوق النجاة)

ترجمہ: حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی شرمندہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتے داروں سے میل جول رکھتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ ناداروں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان صفات کو دیکھ کر اور پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہی صفات پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر جیسے جمال و کمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ چڑھا ہوا تھا ایسے ہی آپ رضی اللہ عنہ کی صفات بھی صفات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھل چکی تھیں۔

ہجرت کے موقعہ پر اللہ رب العزت نے حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا چنانچہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی آمَرَكَ اَنْ تَسْتَصْحِبَ اَبَابَكْرٍ۔

ترجمہ: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس سفر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جائیں۔

چنانچہ دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے اور منشاء الٰہی سے مطلع کرتے ہوئے فرمایا۔

فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ۔[1]

ترجمہ: بے شک مجھے مکہ شریف سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ۔ رقم الحدیث3905(دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

اور آپ ﷺ نے بتایا کہ اس مشکل سفر کے لئے آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتخاب ہوا ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ شریف کے لئے سفر شروع کیا تو راستے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلتے کبھی آگے چلتے کبھی دائیں چلنے لگ جاتے تو کبھی بائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابوبکر ایسا کیوں کر رہے ہو؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے چاروں طرف اس لئے چل رہا ہوں کہ اگر کوئی اچانک آپ ﷺ پر حملہ آور ہو تو اس کا پہلا نشانہ میں بنوں۔ جب زیادہ چلنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے قدمین شریفین پر ورم آ گئے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کندھوں پر اٹھا کر دوڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ جب غارِ ثور کے منہ پر پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ کو اس رب کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپ غار میں پہلے داخل نہیں ہوں گے بلکہ پہلے میں داخل ہوں گا تا کہ کوئی نقصان دہ چیز آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اپنی قمیص کو پھاڑ کر غار کے تمام سوراخ بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس پر اپنی ایڑھی رکھ دی جب رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا۔

أَيْنَ ثَوْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ بِمَا فَعَلَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ النَّبِيُّ

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ قَدِ اسْتَجَابَ لَكَ ۔[1]

ترجمہ: اے ابوبکر تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے میں جب بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے عرض کی ۔اے اللہ ابوبکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ درجہ میں رکھنا۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی۔کہ اس نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔

غار میں داخل ہوتے وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیش قدمی کی اور اپنے قمیص مبارک کو پھاڑ کر غار کے سوراخوں کو بند کر دیا۔شاید کہ چشمِ فلک نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔کہ ایک محبِ صادق اپنے محبوب کی محبت میں ایسا خودرفتہ ہوگیا کہ محبوب کی حفاظت کے لئے اپنے کپڑے تک پھاڑ ڈالے اور صرف یہی نہیں بلکہ غار میں داخل ہوکر جب ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس پر اپنی ایڑی رکھ دی، یہاں تک کہ اُس سوراخ میں موجود سانپ نے آپ کی ایڑی مبارک پر ڈسا تو آپ نے حضور اقدس ﷺ کی نیند مبارک پر اپنی جان قربان کرنا تو گوارا کی لیکن ذرا بھر جنبش تک نہ کی کہ کہیں ایسا نہ ہو میرے محبوب ﷺ کے آرام میں خلل واقع ہو۔سو جو حضور اقدس ﷺ کی نیند مبارک پر اپنی جان کو قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں اُن کی محبت وعظمت کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے۔

---

[1] تاریخ الخمیس فی أحوال أنفس النفیس۔الرکن الثالث فی الوقائع من أول هجرته ۔الفصل الاوّل فی خروجه صلّى الله علیه وسلم مع أبی بکر من مکة الی الغار۔جلد1صفحه327(بیروت)۔

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے اُن کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی باگاہ میں جو اشعار کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں سننے کی فرمائش کی جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ قُلْ حَتَّى أَسْمَعَ، قَالَ: قُلْتُ:

وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ
طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَا
وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللهِ قَدْ عَلِمُوا
مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ أَحَدًا[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ أَمَّا حَدِيثُ ضَمْرَةَ وَأَبُو طَلْحَةَ۔ رقم الحديث 4461۔ (دار الكتب العلمية۔ بيروت)

"اے حسان کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں بھی کچھ لکھا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ ﷺ) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا وہ کلام مجھے بھی سناؤ میں سنوں گا۔ حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: "وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور اقدس ﷺ کو لے کر پہاڑ (جبلِ ثور) پر چڑھے تو دشمن نے ان کے اردگرد چکر لگائے اور تمام صحابہ کو معلوم تھا کہ وہ (حضرت ابوبکر) رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور آپ ﷺ کسی شخص کو ان کے برابر شمار نہیں کرتے"۔

آپ رضی اللہ عنہ کو بدر، احد، خندق، تبوک، حدیبیہ، بنی نضیر، بنی مصطلق، حنین، خیبر، فتح مکہ سمیت تمام غزوات میں سرکار دو عالم ﷺ کی ہمراہی کا شرف حاصل رہا۔ اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہ رہے۔ غزوہ تبوک میں آپ رضی اللہ عنہ نے جو اطاعت رسول ﷺ کی اعلیٰ مثال قائم کی اس کی نظیر تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملے گی۔ اس غزوہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی ترغیب پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حسب استطاعت دل کھول کر لشکر اسلام کی امداد کی مگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سب پر اس طرح سبقت حاصل کی کہ آپ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ جیسا کہ امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي، فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟، قُلْتُ: مِثْلَهُ، قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال جمع کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے سوچا آج میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا اس لیے میں اپنے گھر کا آدھا مال لے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو میں نے عرض کی آدھا۔ اسی وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ سب کچھ لے آئے جو ان کے پاس تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں آپ سے کبھی سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

---

[1] (سنن أبي داود۔ كِتَاب الزَّكَاةِ۔ بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔ رقم الحدیث 1678) بیروت، (سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث 3675) مصر

شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مرد وفا سرشت
ہر چیز، جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
ملک یمین و درہم و دینار و رخت و جنس
اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار
بولے حضور چاہیے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعث تکوین روزگار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

آپ رضی اللہ عنہ نے دو سال تین ماہ اور دس دن یا بعض کے نزدیک چار دن کم چار ماہ خلافت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے 13 ھجری 22 جمادی الثانی کو 63 سال کی عمر میں وصال فرمایا اور پہلوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آرام فرما ہیں۔ [1]

یہ آپ رضی اللہ عنہ کی وہ فضیلت ہے جس میں پوری امت کا کوئی ایک فرد بھی آپ رضی اللہ عنہ کا شریک نہیں ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مزار

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 293۔ مکتبہ خلیل لاہور

پر انوار بھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے لیکن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزار پر انوار میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مزار پاک کا واسطہ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتظار کیا جا رہا تھا جیسا کہ کتبِ سیر میں ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَابَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِيْ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ لِيْ يَا عَلِيُّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِيْ بِالْكَفِّ الَّذِيْ غَسَلْتَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَنِّطُوْنِيْ وَاذْهَبُوْا بِيْ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذِنُوْا، فَإِنْ رَأَيْتُمُ الْبَابَ قَدِ انْفَتَحَ، فَادْخُلُوْا بِيْ، وَإِلَّا فَرُدُّوْنِيْ إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ، قَالَ فَغُسِلَ، وَكُفِّنَ، وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَّأْذِنُ إِلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ، فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تُفْتَحُ، وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ أُدْخُلُوا الْحَبِيْبَ إِلٰى حَبِيْبِهٖ، فَإِنَّ الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس

---

[1] شرف المصطفی۔ باب ما جاء فی فضائل الصّحابة ۔ فصل: فی فضل أبی بکر الصّدّیق رضی اللہ عنہ۔ جلد 5 صفحہ 413 (دار البشائر الإسلامية - مكة)، الخصائص الکبری۔ ذکر آیات وقعت علی إثر وفاة النّبی۔ جلد 2 صفحہ 492 (دار الکتب العلمية - بیروت)

سے تم نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور مجھے حضور اقدس ﷺ کی قبرِ انور کے پاس لے جانا، اگر تم دیکھو کہ (حجرہ مبارکہ) کا دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا تو میں نے سب سے پہلے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر آپ سے داخل ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی حبیب کو اُس کے حبیب کے ساتھ ملا دو۔ بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لئے مشتاق ہے۔

حضرتِ صدیقِ اکبر مصطفیٰ ﷺ کا پیار ہیں
جانشین مصطفیٰ ﷺ ہیں پیارے یارِ غار ہیں
اُن کو ساؔجد مصطفیٰ ﷺ نے ہے جگہ پہلو میں دی
اہلِ ایماں کے لئے وہ عشق کا معیار ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

2: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کنیت ابو حفص اور لقب فاروق ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حنتمہ بنت ھاشم ہے، آپ رضی اللہ عنہ قریشی عدوی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے 13 سال بعد ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اشراف قریش میں ہوتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے لقب فاروق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے اسلام لانے سے حق و باطل میں فرق

واضح ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

هَذَا فَارُوقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ [1]

ترجمہ: یہ اس امت کے فاروق ہیں (آپ کے اسلام لانے سے) حق و باطل میں فرق واضح ہوگیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مانگا ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلاَمَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ۔ [2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہے اسکے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی خوش نہیں ہوئے بلکہ قدسیانِ فلک نے بھی خوشیاں منائیں۔ جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ رقم الحدیث 6184 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاهرة)

[2] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ رقم الحدیث 3681

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ، نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی: یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک اہل سماء نے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشیاں منائی ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی با اثر شخصیت کے اسلام لانے پر مسلمانوں میں خوشی، مسرت اور فرحت کی لہر کا دوڑ جانا ایک فطری عمل تھا لیکن اس کے برعکس مشرکین مکہ کی کمر ٹوٹ گئی اور وہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر درج ذیل تاثرات دینے پر مجبور ہو گئے۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ الْيَوْمَ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاوق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا کہ آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ (یعنی آدھی رہ گئی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے بارے میں فرمایا۔

---

[1] سنن ابن ماجه۔ افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم۔ فَضْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 103 (دار إحياء الكتب العربية)

[2] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ وَمِنْ مَنَاقِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ رقم الحديث 4494۔ (دار الكتب العلمية-بيروت)

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔[1]

ترجمہ: (حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو اس امت کے صاحبِ الہام ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ ہیں جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ۔[2]

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے سابقہ امتوں میں صاحبِ الہام ہوا کرتے تھے، پس اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو وہ عمر ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فرشتوں نے کلام کیا۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ

---

[1] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث3686۔(مصر)

[2] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ ۔بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ۔ رقم الحدیث 3689 (دار طوق النجاۃ)

أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ ۔[1]

ترجمہ: تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ ایسے لوگ ہوا کرتے تھے کہ وہ نبی تو نہیں تھے لیکن اس کے باوجود فرشتے ان سے کلام کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ (حضرت سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان بھی راستہ بدل لیتا تھا۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ، إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے (عمر) ابن خطاب رضی اللہ عنہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کبھی شیطان تم کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر وہ کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

ہجرت کے موقع پر کفار مکہ کے شر سے بچنے کے لیے اکثر لوگوں نے خاموشی سے ہجرت کی مگر آپ رضی اللہ عنہ کی غیرت ایمانی نے چھپ کر ہجرت کرنا گوارا نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار ہاتھ میں لی کعبہ کا طواف کیا اور کفار کے مجمع کو مخاطب کر کے کہا تم

---

[1] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ۔ رقم الحدیث 3689 (دار طوق النجاۃ)

[2] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رقم الحدیث 3683۔ (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

میں سے اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی بیوی بیوہ ہوجائے اس کے بچے یتیم ہوجائیں تو وہ مکہ سے باہر آکر میرا راستہ روک کر دیکھائے مگر کسی بھی کافر کی ہمت نہ پڑی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ اور قبیلہ بنو سالم کے سردار عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔[1]

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک باعظمت، انصاف پسند اور عادل حکمران تھے، ان کی عدالت میں مسلم وغیر مسلم دونوں کو یکساں انصاف ملا کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، احد، خندق، بیعۃ الرضوان، خیبر، حنین غرض کہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ اور بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہی دیا تھا۔[2]

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہجری تقویم کے بانی ہیں، ان کے دور خلافت میں عراق، مصر، لیبیا، سرزمین شام، ایران، خراسان، مشرقی اناطولیہ، جنوبی آرمینیا اور سجستان فتح ہوکر مملکت اسلامی میں شامل ہوئے اور اس کا رقبہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل پر پھیل گیا۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ یروشلم فتح ہوا، اس طرح ساسانی سلطنت کا مکمل رقبہ اور بازنطینی سلطنت کا تقریبا تہائی حصہ اسلامی سلطنت کے زیر نگین آ گیا۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہارت، شجاعت اور عسکری صلاحیت سے ساسانی سلطنت کی مکمل شہنشاہیت کو دو سال سے بھی کم عرصہ میں زیر کرلیا، نیز اپنی سلطنت وحدودِ

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 590 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 590 مکتبہ خلیل لاہور

سلطنت کا انتظام، رعایا کی جملہ ضروریات کی نگہداشت اور دیگر امور سلطنت کو جس خوش اسلوبی اور مہارت وذمہ داری کے ساتھ نبھایا وہ ان کی عبقریت کی واضح دلیل ہے۔

ماہ جمادی الاخریٰ میں آپ نے امور خلافت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور دس سال پانچ ماہ یا بعض کے نزدیک چھ ماہ امور خلافت سرانجام دیے۔ اس دس سالہ خلافت کے ایام میں دنیا عدل وانصاف سے بھر گئی۔ اسلام کی برکات سے عالم فیض یاب ہوا۔ فتوحات بکثرت ہوئیں اور ہر طرف اسلام کا چرچا ہوگیا۔

آپ رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعاء کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

ترجمہ: یا اللہ مجھے اپنے (پیارے) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں شہادت کی موت عطا فرما۔

اسی دعا کا ثمر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ابولؤلؤ مجوسی کے ہاتھوں 26 ذوالحجہ کو زخمی ہوئے اور 24ھ یکم محرم الحرام کو تریسٹھ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مدفون ہوئے۔ [2]

ہدایت کا تارا ہے فاروقِ اعظم
ہمیں جاں سے پیارا ہے فاروقِ اعظم
مُرید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے مُرادِ خُدا ہے
وہ قائد ہمارا ہے فاروقِ اعظم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الحَجِّ ۔بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى المَدِينَةُ رقم الحديث 1890 ۔(دارطوق النجاۃ)

[2] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 609 مکتبہ خلیل لاہور

3: حضرت سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبداللہ، اور لقب ذوالنورین ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عفان بن ابی العاص اور والدہ کا نام اروی بنت کریز ہے جو کہ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی نواسی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر چوتھے نمبر پر اسلام لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان دس خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ آپ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور پھر حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا آئیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے دومرتبہ ہجرت حبشہ کی اور پھر ہجرت مدینہ بھی کی۔ حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں وہ بھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔ اور حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔ [1]

آپ کے سوا دنیا میں کوئی اور شخص نظر نہیں آتا جس کے نکاح میں کسی نبی علیہ السلام کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ اسی لیے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ گو غزوہ بدر میں عملی طور پر شریک نہیں ہوئے (کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس تیمارداری کے

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 473 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

لئے رہنے کا حکم ارشاد فرمایا) لیکن رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے جہاد کے ثواب کی نوید بھی سنائی اور مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔ اس لیے آپ رضی اللہ عنہ رتبہ میں ان اصحاب کے برابر ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔[1]

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت ہی سے انتہائی شریف الطبع، ذہین اور صائب الرائے تھے۔ اسلام قبول کرنے سے قبل کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور نہ شراب پی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پیشہ تجارت تھا جو ان کے والد سے انھیں وراثت میں ملا، اس پیشہ سے انھوں نے خوب دولت حاصل کی اور بنوامیہ کی اہم شخصیات میں شمار ہونے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی سخی اور کریم النفس تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت کی ایک مثال امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ، قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 476 مکتبہ خلیل لاہور

[2] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔ رقم الحدیث 3700 (مصر)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے موقع پر جیش عسرت کی امداد کے لئے رغبت دلا رہے تھے، تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں سو اونٹ ان کے کمبل اور پالان کے ساتھ حاضر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لشکر کے متعلق پھر رغبت دلائی پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں، ان کے کمبل کے اور پلان کے ساتھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر رغبت دلائی، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے میرے ذمہ اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ ہیں، ان کے کمبل و پالان کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترتے ہوئے فرمارہے تھے کہ اب اس کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں وہ جو بھی کریں اس کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں وہ جو بھی کریں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کی نماز جنازہ پڑھانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار فرمادیا۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ۔[1]

---

[1] سنن ترمذی۔أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔بَابٌ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔ رقم الحدیث 3709 (مصر)

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک فرماتے ہوئے نہیں دیکھا، تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے جنت خرید لی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَرَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بَيْعَ الْحَقِّ حَيْثُ حَفَرَ بِئْرَ مَعُونَةَ، وَحَيْثُ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دو مرتبہ قطعی طور پر جنت خرید لی۔ جس وقت بیرِ معونہ کو کھدوایا اور پھر جس وقت جیش عسرت (غزوۂ تبوک) کا سامان فراہم کیا۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 12 سال امور خلافت سرانجام دے کر 17 یا 18 ذی الحجہ 35ھ بروز جمعہ بعد از نماز عصر جام شہادت نوش فرمایا آپ کا مزار پُرانوار جنت البقیع شریف میں ہے۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَقْتَلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔ رقم الحدیث 4570 (بیروت)

[2] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 479 مکتبہ خلیل لاہور

عاشقِ خیر الوریٰ عثمان ہیں
مخزنِ جُود و سخا عثمان ہیں
جامعِ القرآن اور ساجد شہید
واصلِ رَبُّ العُلےٰ عثمان ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

4۔حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ : مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔آپ کے والد کا نام جناب ابوطالب اور والدہ کا نام حضرت سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہے آپ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی شہزادی خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیھا کے شوہر نامدار ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہے۔آپ نوعمروں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔اور آپ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہجرت کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کی امانتیں واپس لوٹانے کے لیے اپنے بستر مبارک پر لٹا گئے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ غزوہ بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے سوائے غزوہ تبوک کے کیونکہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گھر والوں کی خبر گیری کے لئے مقرر فرمایا تھا۔[1]

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہیبت و دبدبہ سے آج بھی جواں مرداں شیر دل کانپ جاتے ہیں۔کروڑوں اولیاء کرام آپ کے چشمۂ علم وفضل سے سیراب ہوکر دوسروں کی رشد و ہدایت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔سادات کرام اور

---

[1] اسد الغابہ۔جلد 2 صفحہ 548 مکتبہ خلیل لاہور

اولادِ رسول ﷺ کا سلسلہ پروردگارِ عالم نے آپ ہی سے جاری فرمایا، آپ کے بے شمار فضائل ہیں اختصار کے پیش نظر چند پیش خدمت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنا قائم مقام بناتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے۔ جیسا کہ امام مسلم و ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، کو غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا خلیفہ بنایا تو آپ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنایا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا آپ اس چیز پر راضی نہیں کہ آپ میرے لئے اس طرح بن جائیں جس طرح کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم مقام تھے؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ

---

[1] صحیح مسلم ۔ کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ۔ بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 2404 (بیروت)

[1] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث 3724 (مصر)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ذریت آپ کی پشت مبارک سے جاری فرمائی۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۔[1]

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی اپنی صلب سے جاری فرمائی اور میری ذریت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی صلب سے چلے گی۔

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شادی حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے کردیں۔تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی، رضا اور مشیّت سے یہ مقدس ہستیاں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَقُولُ وَنَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ فَفَعَلْتُ ۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الْحَاءِ۔بَقِيَّةُ أَخْبَارِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔ رقم الحدیث 2630 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

[2] (المعجم الکبیر للطبرانی۔۔ذِكْرُ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ۔رقم الحدیث 1020) (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے نکاح کرنے کا حکم دیا پس میں نے (ان کا نکاح) کر دیا۔

مسجد نبوی کی طرف جتنے بھی صحابہ کرام کے دروازے کھلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو بند کرنے کا حکم ارشاد فرمایا سوائے حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَتْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا سُدُّوا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ قَالَ فَتَكَلَّمَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلٰكِنْ أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بعض کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی (کے صحن) کی طرف کھلتے تھے ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان تمام دروازوں کو بند کر دو سوائے باب علی کے، راوی کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے چہ مے گوئیاں کیں اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: حمد و ثناء کے بعد فرمایا مجھے باب علی کے سوا ان تمام دروازوں کو بند

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔
رقم الحديث 4631 (بيروت)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس تم میں سے کسی نے اس بات پر اعتراض کیا ہے خدا کی قسم نہ میں کسی چیز کو کھولتا اور نہ بند کرتا ہوں مگر یہ کہ مجھے اس چیز کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے پس میں اس (حکم خداوندی) کی اتباع کرتا ہوں۔

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے محبت ایمان کی اور بغض نفاق کی علامت ہے۔ جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ۔[1]

ترجمہ: عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے جس کو امام ترمذی نے نقل کیا۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ۔[2]

---

[1] (صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْإِيمَانَ۔ بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ مِنَ الْإِيمَانِ (بیروت)

[2] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 3717 (مصر)

(حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی منافق حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کی ذات معیار تھی جس پر وہ لوگوں کے ایمان ونفاق کو پرکھتے تھے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ انصار میں سے ہیں۔ ہم منافقوں کو حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بغض وعداوت کی وجہ سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ ۔[2]

ترجمہ: اے علی کرم اللہ وجہہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو شہرِ علم وحکمت کا دروازہ ہونے کا اعزاز بھی عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 3717 (مصر)

[2] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 2699 (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ۔[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ اس کا دروازہ ہیں پس جس شخص کو علم کی طلب ہو وہ دروازے کے پاس آئے۔

ایک اور روایت میں آپ کو حکمت کا دروازہ بھی کہا گیا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی عبادت ہے۔

عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ذکر علی عبادة.[3]

---

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ مَنِ اسْمُهُ عُمَرُ۔ رقم الحدیث 11061 مکتبة ابن تیمیة-القاهرة)

[1] المستدرك علی الصحیحین۔ کِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ رقم الحدیث 4637 (بیروت)

[2] جامع الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ رقم الحدیث 3723۔ (مصر)

[3] (مناقب علی لابن المغازی۔ قوله علیه السلام: (ذکر علی عبادة) رقم الحدیث 243 (دار الآثار-صنعاء)

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا ذکر عبادت ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا دیدار کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کے ولی ہیں۔

---

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ مَنْ رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ رقم الحدیث 10006 مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ،

[1] المستدرك على الصحیحین۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔رقم الحدیث 4682 (بیروت)

[2] (المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الزَّايِ ۔رقم الحدیث 5059 مکتبۃ ابن تیمیۃ- القاھرۃ سنن الترمذی ۔أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ ۔رقم الحدیث 3713 (مصر)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

"اے اللہ تو اس سے الفت رکھ جو حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے الفت رکھتا ہے اور تو اس سے عداوت رکھ جو ان سے عداوت رکھتا ہے اور تو اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرتا ہے اور تو اس کی اعانت کر جو حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کی اعانت کرتا ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو رسول اللہ ﷺ نے دنیا و آخرت کا سردار کہا ہے۔۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے علی تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے، جو تیرا حبیب (دوست) ہے وہ میرا حبیب ہے اور جو میرا حبیب ہے وہ اللہ کا حبیب ہے، جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو میرا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور بربادی ہے اس شخص کیلئے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے محبت رسول اللہ ﷺ کی معیت کا ذریعہ ہے جیسا کہ کتب سیر میں ہے۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔
رقم الحدیث 4640 (بیروت)

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسنین کریمین کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا جس نے مجھ سے اوران دونوں سے اوران دونوں کے ماں باپ سے محبت کی وہ قیامت کے دن درجے میں میرے ساتھ ہوگا۔

پورے عرب کی سرداری کا اعزاز بھی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہے۔جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلاؤ۔حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عرب

---

[1] الشفا بتعریف حقوق المصطفی۔الْبَابُ الثَّانِي۔الفصل الثّانی ثواب محبّته صلّی الله علیه وسلّم۔جلد2 صفحه47(دار الفیحاء-عمان)
سبل الهدی والرشاد۔الباب العاشر فی بعض مناقب سیدی شباب أهل الجنة۔جلد2 صفحه58(دار الکتب العلمیة بیروت)۔

[2] المستدرك علی الصحیحین۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔رقم الحدیث 4626(بیروت)

کے سردار ہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے 40 ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر میں 21 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک تین دن کم پانچ سال اور بقول بعض چار سال نو ماہ اور چھ دن یا تین دن امورِ سلطنت سرانجام دے کر ابن ملجم خارجی کے وار سے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

ایمان کی پہچان کا عُنوان علی ہے
سچ یہ ہے کہ اللہ کی بُرہان علی ہے
سرکارِ مدینہ کا یہ اِعلان ہے ساجدؔ
میں جان علی کی ہوں مِری جان علی ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

5۔ حضرت سیدنا طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابو محمد اور لقب طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض ہے آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عبید اللہ بن عثمان اور والدہ محترمہ کا نام صعبہ بنت عبداللہ بن مالک خضرمیہ ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت پیش کی اور انہیں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئے آپ رضی اللہ عنہ، سابقین اسلام میں سے ہیں۔ مکۃ المکرمۃ میں رہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کے اور حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

---

[1] (اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 567 مکتبہ خلیل لاہور) (تاریخ الخلفاء مترجم صفحہ 255 شبیر برادرز لاہور)

کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں عملی طور پر اِس لئے شریک نہیں ہوئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کو اور حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہما کو ملک شام میں وہاں کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ جب یہ واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مجھے غزوہ بدر کی شرکت کا ثواب اور مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں جنگ بدر میں شرکت کا ثواب بھی ملے گا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر یہ ملکِ شام تجارت کی غرض سے گئے ہوتے (جیسا کہ بعض نے کہا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کبھی بھی مالِ غنیمت اور ثواب میں سے حصہ نہ عطا فرماتے اور نہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کرتے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنگ احد اور اُس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور بیعت الرضوان میں بھی شریک تھے۔ اُحد کے دِن جرأت و بہادری کی بے مثال داستانیں رقم کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہر آنے والے تیر کو اپنے ہاتھ سے روکتے رہے اسی وجہ سے ایک انگلی بھی بے کار ہوگئی۔ حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دِن ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے طلحۃ الخیر کا لقب عطا فرمایا۔ جیسا کہ امام حاکم و دیگر محدثین نے نقل کیا۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ طَلْحَةَ الْخَيْرَ، وَفِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُسَيْرَةِ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ طَلْحَةَ الْجُودَ. وَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ

إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ ۔[1]

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ طلحہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اُحد کے دِن طلحۃ الخیر اور غزوہ تبوک میں طلحۃ الفیاض اور جنگ حنین میں طلحۃ الجود جیسے القابات سے ملقب فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جسے یہ پسند ہو کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھے وہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پشت پر اٹھا کر کے پہاڑ پر پہنچایا۔ جیسا کہ امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا لیکن

---

[1] السنۃ لابن ابی عاصم :بَابٌ فِي فَضْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رقم الحدیث 1403 (بیروت)

[1] المستدرك على الصحيحين: كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، رقم الحدیث 5605 (بیروت)

[2] سنن الترمذی۔أَبْوَابُ الْجِهَادِ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ،، رقم الحدیث 1692 (مصر)

المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ الْمَغَازِي وَالسَّرَايَا رقم الحدیث 4312 بیروت

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

بوجھ محسوس ہوا تو حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھالیا اور اِن کے اوپر پاؤں مبارک رکھ کر پہاڑ پر چڑھے حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کرلیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا رنگ گندمی اور بہت خوبصورت تھا۔ 36 ہجری میں ساٹھ یا بعض کے نزدیک باسٹھ یا چونسٹھ سال کی عمر میں جنگ جمل میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

طلحۃُ الخیر اِن کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا
طلحۃُ الفیّاض کا اُن کو لقب عالی مِلا
ہے بشارت خُلد کی دُنیا میں اُن کو مِل گئی
اُن پہ ساجدؔ رب ہے راضی اُن پہ راضی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

6۔ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: حواری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام عوام بن خویلد اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی ہیں لہٰذا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے اور ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو ابوالطاہر کہہ کر پکارتی تھیں اور پہلے یہی ان کی کنیت تھی لیکن انہوں نے بعد میں اپنی کنیت ابوعبداللہ رکھی کیونکہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا اور یہی کنیت ان کی مشہور ہوئی۔ مختلف روایات کے مطابق آٹھ، بارہ، پندرہ یا سولہ سال کی عمر میں حضرت

---

[1] (اسد الغابہ۔ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 110 (مکتبہ خلیل لاہور)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے تھوڑے ہی دنوں بعد پانچویں نمبر پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ مکۃ المکرمہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور مدینہ طیبہ میں حضرت سیدنا سلمہ بن وقش رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مواخات قائم فرمائی۔ جنگ قریظہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا۔ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ۔ اے زبیر تم پر میرے ماں باپ قربان جائیں۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جنگ احزاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنا حواری فرمایا۔ جیسا کہ امام بخاری نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا کہ میرے پاس کفار کی خبر کون لائے گا؟ تو حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں لاؤں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بار پوچھا تو عرض کی میں لاؤں گا

---

[1] (اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ نمبر 734، مکتبہ خلیل لاہور)

[2] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الْمَغَازِي۔ بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الأَحْزَابُ۔ رقم الحدیث 4113 (دار طوق النجاۃ)

آپ ﷺ نے تیسری بار پوچھا تو عرض کی میں لاؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی علیہ السلام کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میرے جسم پر کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو۔ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچی۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کو کفار نے معاذ اللہ گرفتار کر لیا ہے۔ تو اُس وقت یہ ننگی تلوار لے کر مجمع کو چیرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے کیلئے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی زُبَیْرِ بْنِ عَوَام ۔[1]

یا اللہ زبیر بن عوام پر اپنی رحمت نازل فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک تھے سر پر زرد رنگ کا عمامہ شریف باندھ کر اُسی کو بطور نقاب منہ پر ڈالا ہوا تھا اور یہ بھی بیان کہ جاتا ہے کہ بدر کے دن فرشتے حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے۔[2]

جنگ بدر اور اس کے بعد بھی بہت سی جنگوں (احد، خندق، حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ اور جنگ جمل کے موقع پر اُس وقت 67 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا جب آپ جنگ سے دستبردار ہو کر وادی سبا میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابن جرموز نے آکر شہید کر دیا۔[3]

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 734 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 734 مکتبہ خلیل لاہور
[3] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 737 مکتبہ خلیل لاہور

پیارے نبی ﷺ سے خاص تھی نسبت زبیر کی
قُربِ رسول سے ہے فضیلت زبیر کی
ساجدؔ وہ اوّلین مجاہد ہیں دین کے
اُترے فرشتے بدر میں صورت زبیر کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

7۔حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، کنیت ابو محمد، والد کا نام عوف بن عبد عوف اور والدہ کا نام شفا بنت عوف ہے۔ یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں پہنچنے سے پہلے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا، آپ رضی اللہ عنہ، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ بھی کی اور ہجرت مدینہ طیبہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، احد، اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے رسول اللہ ﷺ نے دومۃ الجندل کے مقام پر اپنے دست مبارک سے اِن کے سر پر عمامہ شریف باندھ کر دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے تو وہاں کے بادشاہ یا شریف کی لڑکی سے شادی کر لینا (بادشاہ اور شریف دونوں کو اِس روایت میں اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا)۔

غزوہ احد میں ان کو اکتیس (31) زخم لگے اور ایک زخم پاؤں پہ بھی لگا جس کی

وجہ سے لنگڑا کر چلتے تھے اور غزوہ احد میں ان کے دو دانت بھی شہید ہو گئے۔

بہت سخی تھے ایک مرتبہ ایک دن میں تیس (30) غلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد کر دیئے۔[1]

حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم (شریعت کا رتبہ) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان (اتنا فاصلہ ہے) جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (اھل) آسمان اور (اھل) زمین میں امانت دار ہیں۔

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے اور تجارت میں بہت بڑا نفع کمایا ایک دن ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی ماں میں ڈرتا ہوں کہ مجھے کہیں میرے مال کی زیادتی ہلاک نہ کر دے تو اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا اِس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔[2]

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سات سو اونٹ گیہوں ، آٹے اور خرمے کے لادے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ اور ایک مرتبہ پانچ سو اونٹ جہاد میں سواری کے لئے فی سبیل اللہ دے دیئے۔

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس قدر سخی تھے کہ وقت وفات وصیت کی کہ پچاس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیئے جائیں۔اور جنگ بدر

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ 400 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 401 مکتبہ خلیل لاہور

میں جتنے لوگ شریک تھے اور شہید نہیں ہوئے تھے اُن کے لئے وصیت کی کہ ہر ایک مجاہد کو چار سو دینار دے دیئے جائیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اکتیس (31) ہجری میں پچھتر برس کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کے وصال پر فرمایا اے عبدالرحمٰن بن عوف جاؤ تم نے اچھا زمانہ پایا اور فتنوں سے پہلے چل دیئے۔

اور جو لوگ آپ کا جنازہ اُٹھائے ہوئے تھے اُن میں سے ایک حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کہتے جا رہے تھے **وَاجَبَلَاہُ** (یعنی اے میرے پہاڑ)۔[1]

بزمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نُور اُجالا عبدالرحمٰن ابنِ عوف
لُطف وعَطا کا خاص حوالہ عبدالرحمٰن ابنِ عوف
دُنیا ہی میں ملی بشارت خُلد کی آپ کو آقا سے
رُتبے میں ساجدؔ ہیں اعلیٰ عبدالرحمٰن ابنِ عوف

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

8۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابووقاص رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زہرہ سے ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ننھیالی خاندان ہے اس لئے آپ رشتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماموں زاد بھائی لگتے ہیں۔ حضرت سیدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ کی سگی پھوپھی تھیں

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 403 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ہجرت مدینہ سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ نزول وحی کے ساتویں روز حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ترغیب دلانے پر مشرف باسلام ہوئے۔ اور عمر بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ خصوصی کے فرائض سرانجام دیئے۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جسم بہت مضبوط تھا۔ قد چھوٹا ہونے کے باوجود رعب دار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا بڑا سر آپ کے مدبر ہونے کی غمازی کرتا تھا اور مضبوط انگلیاں قوت بازو کی شاہد تھیں۔ تیر اندازی میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور آپ کا خاندان ذوق جہاد میں بہت ممتاز تھا۔ غزوہ بدر میں آپ کے کم عمر بھائی حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ نے اصرار کر کے شرکت کی اجازت لی اور معروف پہلوان عمرو بن عبدود کے ساتھ مقابلہ کر کے جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے قریش کے ناقابل شکست سردار اسعد بن العاص کو جہنم رسید کیا اور تین کافروں کو باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

اسلام کی خاطر سب سے پہلے کسی کافر کا خون بہانے کا شرف آپ ہی کو حاصل ہوا جب دور ابتلاء میں کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنا چاہا تو ایک مردہ اونٹ کی ہڈی سے دشمنوں پر حملہ کر کے ان میں سے ایک کافر کو لہولہان کر دیا اور باقی سب بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیراندازی کی تھی (ابتداء اسلام میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اس حال میں غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔

غزوہ احد میں آپ نے تیراندازی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس وقت بھی حفاظت کی جب مسلمان تیراندازوں کے پشت سے ہٹ جانے کے سبب کفار کے دستے نے عقب سے حملہ کر کے بہت نازک صورت حال پیدا کر دی تھی۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمارہے تھے۔ "اے سعد تجھ پر میرے ماں باپ قربان تیر چلاتے جاؤ۔ اس انداز سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت کم صحابہ کرام کو مخاطب فرمایا۔ جیسا کہ امام مسلم نے نقل فرمایا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ، فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ، فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] صحيح البخاری۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رقم الحدیث 3728 (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی نَوَاجِذِہٖ۔ [1]

ترجمہ: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے احد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی تھا کہ جس نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے سعد (اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ) تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان سعد فرماتے ہیں کہ میں نے بغیر پر کھے تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا جس سے وہ گر پڑا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور پر مسکراہٹ آئی یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی داڑھیں مبارک دیکھیں۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں بھی دادِ شجاعت حاصل کی صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین صحابہ کو علمبردار مقرر کیا ان میں سے ایک حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے غزوہ حنین میں شرکت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے فتح خیبر میں بھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمرکاب تھے اور غزوہ حنین میں بھی آپ کا خاص اعزاز یہ تھا کہ خطرناک ترین حالات میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اتنے بیمار ہو گئے کہ بظاہر صحت یابی کی کوئی امید نہ رہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرما کر چہرے اور شکم پر دست مبارک پھیرا تو آپ صحت یاب ہو گئے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعائیہ کلمات ان کے فاتح قادسیہ

---

[1] صحیح مسلم ۔ کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ ۔ بَابٌ فِی فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔
رقم الحدیث 2412 (بیروت)

ہونے کی پیش گوئی کا رنگ لئے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ سعد! خدا تم کو بستر سے اٹھائے گا اور تم سے کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ کو نقصان پہنچے گا۔ آپ نے اس موقع پر اپنا سارا مال صدقہ کر دینا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک تہائی صدقہ کرنے کی اجازت دی۔

آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں پہل کرنے والوں میں سے تھے۔ اور انتظامی صلاحیت کی وجہ سے آپ کو بنو ہوازن کا عامل مقرر کیا گیا۔ اس منصب پر آپ کئی سال فائز رہے۔

آپ کی زندگی کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اس نازک وقت میں اسلامی لشکر کی قیادت کی جب ایران کے محاذ کی صورت حال بہت تشویشناک تھی۔ جسر کی جنگ میں حضرت سیدنا ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔ ایران میں نوجوان بادشاہ یزدگرد نے اقتدار سنبھال کر ایران کی فوجی حمیت کو اپیل کرتے ہوئے ایک لشکر جرار تیار کر کے اسلامی سلطنت پر حملہ آور ہونے کے احکامات جاری کئے تھے۔

ان حالات میں بعض صحابہ کی رائے یہ تھی کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خود محاذ پر جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ مدینہ سے اس نیت سے روانہ ہو بھی گئے تھے لیکن بعد میں امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس طرح یہ جہاندیدہ اور بہادر جرنیل محاذ جنگ پر پہنچا۔

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

قادسیہ کی جنگ طویل ترین، سب سے زیادہ فیصلہ کن اور اہم جنگ تھی۔ تین روز کی اس جنگ میں شجاعت کے نئے ریکارڈ قائم ہوئے۔ جنگی چالوں میں دشمن کو مات دی گئی اور کسریٰ کی عظیم فوج کی شکست سے اس کی سلطنت کی بنیادیں ہل گئیں۔

جنگ کے بعد حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یکے بعد دیگرے ایران کے تمام فوجی مراکز کو سرنگوں کر کے ایرانی دارالحکومت مدائن کی طرف پیش قدمی کی۔ دریائے دجلہ کی طغیانی اور تند و تیز موجیں بھی لشکر اسلام کا راستہ نہ روک سکیں اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خدا کا نام لے کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا۔ شاید اسی مقام کے لیے علامہ کہتے ہیں۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

مسلمان ہنستے کھیلتے دریا عبور کرنے لگے تو ایرانیوں نے کہا (دیو آمدند، دیو آمدند) دیو آ گئے دیو آ گئے پکارتے ہوئے راہ فرار اختیار کر گئے۔ مدائن کے بعد جلولا اور دوسرے شہر فتح کرتے ہوئے نوادرات اور مال غنیمت مدینہ طیبہ روانہ کر دیئے۔

حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مفتوحہ ایران کے پہلے امیر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر تک مدائن کو اپنا مرکز حکومت بنا کر 17ھ میں کوفہ کا شہر بسایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور امارت میں بے شمار مدرسے، مکتب، مساجد، پل اور نہریں بنائی گئیں، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے 21 ہجری کو عہدے سے سبکدوش کر دیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جن چھ افراد کو خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دیا تھا۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک تھے۔ حضرت

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے آپ کو دوبارہ کوفہ کا والی مقرر کیا لیکن تین سال بعد کچھ اختلاف کی بنا پر آپ کو پھر اس منصب سے علیحدہ کر دیا۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف اٹھنے والی ہر شورش پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ رونما ہو کر رہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور 55 ہجری کو مدینہ طیبہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پرانا سا جبہ تھا جس کے بارے میں فرمایا کہ مجھے اسی میں کفن دیا جائے کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو زیب تن کر کے کفار کے ساتھ لڑا تھا۔[1]

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جاں لٹانے میں رہے جو پیش پیش
وہ صحابہ میں جری جرّار حضرت سعد ہیں
رَوند ڈالی جس نے ساجدؔ سلطنت اِیران کی
دُنیا ہی میں خُلد کے حقدار حضرت سعد ہیں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

9۔ حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعید رضی اللہ عنہ، کنیت ابوالاعور اور ایک روایت کے مطابق ابوثور ہے آپ کے والد محترم کا نام زید بن عمرو اور والدہ کا نام فاطمہ بنت بعجہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بہنوئی ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ہے جو کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 842 مکتبہ خلیل لاہور

ہیں اورحضرت سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جن کا نام حضرت سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا ہے حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ کی بیوی حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لے آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہی بہن حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بنیں۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ جنگ بدر میں یہ عملی طور پر شریک نہیں تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا اور ثواب میں بھی شریک فرمایا۔ صحیح قول کے مطابق یہ عملی طور پر بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حصہ اور اجر اس لئے عطا فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر جانے سے پہلے ان کو اور طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو شام کے راستے کی طرف خبریں دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ [1]

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات بھی تھے جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ، ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَمَا سَمِعْتَ

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 856 مکتبہ خلیل لاہور

مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ، إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا، إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.[1]

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نامی عورت نے حاکم مدینہ مروان بن حکم کو جاکر شکایت کی کہ حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ظلماً میری کچھ زمین اپنے قبضے میں لے رکھی ہے مروان بن حکم نے اپنا ایک بندہ حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو آپ نے فرمایا میں اِس کی زمین کیوں غضب کروں گا حالانکہ میں نے تو اِس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ تو مروان بن حکم نے پوچھا آپ نے کیا سُنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے کسی کی ایک بالشت کے برابر زمین ظلماً لی تو قیامت کے دن اُس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا تو مروان نے کہا اِس کے بعد مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے دعا کی یا اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اِس کو اندھا کردے اور اِسی کی زمین میں اس کی قبر بنا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس کی بینائی چلی گئی اور پھر وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ چلتے ہوئے کنویں میں گِر کر مرگئی۔

---

[1] صحیح مسلم۔ كِتَابُ الطَّلَاقِ۔ بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ۔ رقم الحدیث 1610 (بیروت)

آپ رضی اللہ عنہ یرموک اور دمشق کے محاصرے میں بھی شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تقریباً ستر (70) برس کی عمر میں 50 یا 51 ہجری کو مدینہ طیبہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں وصال فرمایا (حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور آپ کا مقام وصال ایک ہی ہے) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور بعض کے نزدیک حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور خوشبو لگائی حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور ان کی تدفین کے لئے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما ان کی مزار میں اُترے۔[1]

حاملِ حُسنِ صَفا حضرت سعید
ماحیِ ظُلم و جفا حضرت سعید
ہر سعادت اُن کو تھی ساجدؔ مِلی
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تھے فدا حضرت سعید

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

10۔ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبیدہ اور والد کا نام عبداللہ بن جراح ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اس لئے ابوعبیدہ بن جراح کہلاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر، اُحد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 858 مکتبہ خلیل لاہور

رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو اس اُمت کا امین فرمایا۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

جنگ کے وقت جب آپ رضی اللہ عنہ کا والد دشمن کی طرف سے دینِ اسلام کے خلاف لڑنے آیا تو حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہو سکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو قتل کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی درج ذیل آیت کا مصداق جو لوگ ہیں ان میں ایک حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ سورہ مجادلہ۔ آیت 22

---

[1] صحيح البخاري۔ كِتَابُ المَغَازِي۔ بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ۔ رقم الحديث 4382 (دار طوق النجاة)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بیشک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے،

متعدد مفسرین اور ائمہ کرام نے تو اس آیت کا شان نزول بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو قتل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

جیسا کہ امام سیوطی نے لکھا ہے۔

وَأخرج ابْن أبي حَاتِم وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَأَبُو نعيم فِي الْحِلْيَة وَالْبَيْهَقِيّ فِي سنَنه وَابْن عَسَاكِر عَن عبد الله بن شَوْذَب قَالَ جعل وَالِد أَبُو عُبَيْدَة بن الْجراح يتَصَدَّى لأبي عُبَيْدَة يَوْم بدر وَجعل أَبُو عُبَيْدَة يحيد عَنهُ فَلَمَّا أَكثر قَصده أَبُو عُبَيْدَة فَقتله فَنزلت {لَا تَجِد قوما يُؤمنُونَ بِاللَّه} الْآيَة۔[1]

---

[1] الدر المنثور۔ جلد 8 صفحہ 86۔ (دار الفکر۔ بیروت)

ترجمہ: امام ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم، ابونعیم نے حلیہ میں، بیہقی نے سنن میں اور ابن عساکر رحمھم اللہ نے حضرت عبداللہ بن شوذب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا والد میدان بدر میں حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو چیلنج کرتا رہا اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اُس سے روگردانی کرتے رہے لیکن جب اُس کی طرف سے چیلنج بڑھ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا قصد کرتے ہوئے قتل کر دیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام قرطبی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ نَزَلَتْ فِي أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَتَلَ أَبَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْجَرَّاحِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْجَرَّاحُ يَتَصَدَّى لِأَبِي عُبَيْدَةَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ يَحِيدُ عَنْهُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ قَصَدَ إِلَيْهِ أَبُو عُبَيْدَةَ فَقَتَلَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ حِينَ قَتَلَ أَبَاهُ لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت سیدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن جراح کو بدر کے دن قتل کیا۔ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا والد جراح میدان بدر میں حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو چیلنج کرتا رہا لیکن حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اُس سے روگردانی کرتے رہے لیکن جب اُس کی طرف سے چیلنج بڑھ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا قصد کرتے ہوئے قتل کر دیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

---

[1] تفسیر القرطبی۔ جلد 17 صفحہ 307 (دار الکتب المصریۃ - القاھرۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پر خشیت اور خوف آخرت اِس قدر غالب تھا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ کاش میں مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر والے مجھ کو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربہ بنا کر پیتے۔ اور کاش میں راکھ ہوتا کہ آندھی اور ہوا مجھے اُڑا لے جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 18 ہجری میں اٹھاون سال کی عمر میں عمواس کے مقام پر وصال فرمایا۔[1]

خُوش خِصال و خُوش مقدر ، بُوعبیدہ بن جراح
خادمِ محبوبِ داور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُوعبیدہ بِن جراح
بوعبیدہ ہیں امینِ اُمّتِ شاہِ جہاں
ساجدؔ اہلِ دِل کے رہبر، بُوعبیدہ بن جراح
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

الف

11۔ حضرت سیدنا ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی مہشم، ہشیم یا ہاشم رضی اللہ عنہ کنیت ابوحذیفہ، والد کا نام عتبہ اور والدہ کا نام فاطمہ بنت صفوان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ السابقون الاولون میں سے ہیں اور ان فضلاء صحابہ سے تھے جو کہ شرف وفضل کے حامل تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا پھر ہجرت حبشہ کی اور دوبارہ مکہ شریف واپس آ کر ہجرت مدینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے ہجرت مدینہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی،

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 138، 139 مکتبہ خلیل لاہور

طویل قد اور خوبصورت چہرہ تھا۔ یہ جنگ بدر کے اختتام پر اِس لئے غمگین نظر آئے کیونکہ ان کا والد کفار کی طرف سے لڑتے ہوئے قتل ہوا جب کہ ان کی خواہش تھی کہ یہ مسلمان ہوکر شہید ہوتا۔

ابن اسحاق نے تحریر کیا کہ جنگ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی اور 53 یا 54 سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

رسولِ اکرم ﷺ کی بزم کے ہیں حسین تارے اَبُو حذیفہ
مہاجرِ راہِ دین ہیں وہ ، نبی کے پیارے ابو حذیفہ
لُٹا کے دیں پر ہے جان ساجدؔ حیاتِ تازہ خدا سے پائی
بہارِ خُلدِ بریں ہیں وہ راہبر ہمارے ابُو حذیفہ

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

12۔ حضرت سیدنا ابو دجانہ بن سماک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ والد کا نام سماک بن خرشہ یا ایک روایت کے مطابق سماک بن اوس ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور غزوہ احد میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار دلیر اور بہادر سپاہیوں میں ہوتا تھا۔ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی تلوار بھی عطا فرمائی۔ جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا؟ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ، كُلُّ إِنْسَانٍ

---

[1] اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 430 مکتبہ خلیل لاہور

مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا، أَنَا، قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟ قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ تلوار کون لے گا تو سب لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ پھیلا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دے دو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِس کا حق کون ادا کرے گا تو حضرت سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کا حق ادا کروں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لو اور اس سے دشمن کا مقابلہ کرو۔

اور مستدرک للحاکم میں حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کچھ اس طرح منقول ہے۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ عَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقَامَ أَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ، فَقَالَ أَنَا آخُذُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِحَقِّهِ، فَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ أَنْ لَا تَقْتُلَ بِهِ مُسْلِمًا وَلَا تَفِرَّ بِهِ عَنْ كَافِرٍ۔[2]

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ۔ بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ، رقم الحدیث 2470 (بیروت)

[2] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ أَبِي دُجَانَةَ۔ رقم الحدیث 5019 (بیروت)

ترجمہ: حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تلوار کے بارے میں فرمایا اِس تلوار کا حق کون ادا کرے گا تو میں کھڑا ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ادا کروں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر پوچھا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کروں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر اعراض فرمایا۔ پھر فرمایا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا تو حضرت سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ادا کروں گا لیکن یہ ارشاد فرمائیں کہ اِس کا حق کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اِس کا حق یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اِس کے ساتھ قتل نہ کرنا اور کافر کو اس سے بھاگنے نہ دینا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان کے درمیان مواخات قائم فرمائی جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ۔[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

حضرت سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں بھی شریک ہوئے اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جنھوں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ ۔ذِكْرُ مَنَاقِبِ أَبِي دُجَانَةَ۔ رقم الحديث 5017 (بيروت)

شَهِدَ أَبُو دُجَانَةَ بَدْرًا وَأُحُدًا، وَشَهِدَ الْيَمَامَةَ وَكَانَ فِيمَنْ شَرِكَ فِي قَتْلِ مُسَيْلِمَةَ، وَقُتِلَ أَبُو دُجَانَةَ يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر، احد اور یمامہ میں بھی شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

وفا شعاروں کے ہے لبوں پر ترا ترانہ ابودجانہ
زمانہ جانے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیرا وفا نبھانا ابودجانہ
اُحد کے میداں میں تجھ کو ساجدؔ نبی نے تلوار اپنی بخشی
اِسی لئے تیرا وار خالی کوئی گیا نہ ابُودجانہ

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

13۔ حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ابی رضی اللہ عنہ والد کا نام کعب بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں ہیں ایک ابوالمنذر یہ کنیت ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی دوسری ابوالطفیل یہ کنیت ان کی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رکھی تھی کیونکہ ان کے بیٹے کا نام طفیل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآن پاک سیکھنے کا ذکر فرمایا اُن میں ایک نام حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ ۔ذِكْرُ مَنَاقِبِ أَبِي دُجَانَةَ۔ رقم الحديث 5017 (بیروت)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چار لوگوں سے قرآن سیکھو۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود، حضرت سیدنا سالم (جو کہ حضرت سیدنا ابوحذیفہ کے غلام ہیں) حضرت سیدنا معاذ بن جبل، اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم فرمایا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سورۃ البینۃ سنیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ البينة قَالَ وَسَمَّانِي؟ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔ [2]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ میرے سامنے سورۃ البینۃ پڑھیں۔ تو حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ رقم الحدیث 3808 (دار طوق النجاۃ)

[2] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ رقم الحدیث 3809 (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جی ہاں تو حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خوشی سے رونے لگ گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ قراءت کے سب سے ماہر حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔[۱]

حضرت سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے (عہدہ) قضا کی زیادہ قابلیت رکھنے والے چھ آدمیوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔[۲]

آپ رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال مبارک سفید تھے آپ رضی اللہ عنہ خضاب وغیرہ لگا کر ان کی سفیدی کو بدلتے نہیں تھے۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 30 ہجری میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وصال فرمایا۔[۳]

ابی بن کعب تھے قرآں کے قاری پیارے آقا کے
خُدا کے حُکم پر قرآں سُنانا شان تھی اُن کی
قضا و عدل میں ساجدؔ مہارت خاص تھی اُن کو
نبی ﷺ کے حکم پر تو جان بھی قُربان تھی اُن کی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[۱] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 107 مکتبہ خلیل لاہور
[۲] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 107 مکتبہ خلیل لاہور
[۳] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 107 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

14۔ حضرت سیدنا اخنس بن خباب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا اخنس رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کا نام خباب ہے آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے ہی وفادار صحابی ہیں جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی اور اپنی بہادری اور شجاعت کے جوہر دکھائے۔[1]

حضرت اَخنس پر اللہ نے خاص کرم فرمایا ہے
حضرت اَخنس کی اُلفت تو مومن کا سرمایا ہے
غزوۂ بدر میں جوہر خاص شجاعت کے دِکھلائے ہیں
اِعۡمَلُوۡا مَاشِئۡتُمۡ سؔاجد تمغہ رب سے پایا ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

15۔ حضرت سیدنا ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام عبدمناف رضی اللہ عنہ (ابی ارقم) اور والدہ کا نام امیمہ بنت حارث اور بعض کے نزدیک تماضر بنت جذیم یا صفیہ بنت حارث ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور بارہویں نمبر پہ اسلام قبول کیا۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور بدر کے مالِ غنیمت میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک تلوار عطا فرمائی۔ ان کا گھر کوہ صفا کے نیچے تھا جس میں ہجرت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے قیام فرمایا یہاں تک کہ مسلمانوں کی تعداد چالیس ہوگئی۔[2]

---

[1] اسدالغابہ جلد1 صفحہ 115 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسدالغابہ، جلد1 صفحہ 119 مکتبہ جلیل لاہور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں (ایک مرتبہ) صدقات کی تحصیل پر بھی مقرر فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام نسائی نے نقل کیا۔

أن رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَرْقَمَ بْنِ أَبِي أَرْقَمَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ۔ [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارقم بن ابی ارقم کو صدقات کی تحصیل کے لیے بھیجا۔

حضرت سیدنا عثمان بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا وصال 53 ہجری میں 83 سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازے کی نماز حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پڑھائیں لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُس وقت حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مقام عقیق میں تھے تو مروان نے یہ کہہ کر نماز جنازہ پڑھانا چاہی کہ ایک غیر حاضر شخص کے انتظار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی کو دفن نہ کیا جائے۔ لیکن حضرت سیدنا عبید اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مروان کی بات نہ مانتے ہوئے حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتظار کیا بالآخر آپ رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کا مزارِ پُرانوار جنت البقیع شریف میں ہے۔ [2]

---

[1] السنن الکبری للنسائی۔ كِتَابُ الزَّكَاةِ۔بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ رقم الحدیث 2405 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ نمبر 120 مکتبہ خلیل لاہور

تھے اَرقم بن ابی اَرقم رسولِ پاک ﷺ کے خادم
نبی کی معرفت سے ہو گئے اِسلام پر قائم
تھی اُن کو بدر میں تلوار ساجدؔ مصطفیٰ ﷺ نے دی
مہاجر تھے خدا کے لطف کے حقدار تھے دَائم

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

16۔ حضرت سیدنا اسعد بن یزید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا اسعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام یزید بن فاکہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بڑے عابدوزاہد ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور پوری جراءت و بہادری کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ناموس پہ پہرہ دیا۔[1]

رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر قربان تھے اَسعد
رسول اللہ ﷺ کی اُلفت کی بنے بُرہان تھے اَسعد
خدا کی خاص نصرت بدر میں ساجدؔ مِلی اُن کو
بظاہر بدر میں تو بے سروسامان تھے اَسعد

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

17۔ حضرت سیدنا انس بن معاذ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام معاذ بن انس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی نجاری ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 134 مکتبہ خلیل لاہور

رہے اور غزوہ خندق میں بھی شریک تھے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔[1]

حضرت اَنس پہ لُطفِ خدا آشکار ہے
آیا جو اہلِ بدر میں اُن کا شمار ہے
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر چلتے تھے وہ سدا
حضرت اَنس پہ جان بھی اپنی نثار ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

18: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ، کنیت ابوحمزہ ہے۔ یہ کنیت ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام مالک بن نضر اور والدہ کا نام اُم سلیم بنت ملحان ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آٹھ یا دس سال کی عمر تھی جب ان کی والدہ محترمہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لئے چھوڑ کر گئی تھیں، پھر انہوں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دُعا بھی فرمائی جس کی وجہ سے ان کے باغ سے خوشبو آیا کرتی تھی جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ،

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 198 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 195 مکتبہ خلیل لاہور

وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ.[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوخلدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دُعا دی تو ان کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا اور اِس باغ سے مشک کی سی خوشبو آتی تھی۔

غزوہ بدر کے وقت آپ چھوٹے سے بچے تھے لیکن غزوہ بدر میں شرکت کی اور وہاں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے مال اور اولاد میں برکت کی دعا فرمائی ہے جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ.[2]

ترجمہ: حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اِس کے لئے دُعا فرما دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس طرح دُعا فرمائی۔ یا اللہ انس رضی اللہ عنہ کو کثرت سے مال اور اولاد عطا فرما اور جو کچھ اِس کو عطا فرمایا ہے اُس میں برکت عطا فرما۔

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ رقم الحدیث 3833(مصر)

[2] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ رقم الحدیث 3829 (مصر)

اس دعا کی برکت یہ تھی کہ ان کے 80 بیٹے اور 2 بیٹیاں تھیں۔ اور جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد کی تعداد ملا کر ایک سو بیس بنتی تھی۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے گیسو (بال) بڑھے ہوئے رہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ دیا جائے۔ لیکن ان کی والدہ نے انہیں روکتے ہوئے کہا ان کو نہ کاٹو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِن بالوں سے پکڑا کرتے تھے۔[1]

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عصاء مبارک تھا جب آپ کا وصال ہونے لگا تو وصیت کی کہ یہ عصاء میرے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے صحیح قول کے مطابق 93 ہجری میں تقریباً ایک سو تین سال کی عمر میں بصرہ کے علاقے طف میں وصال فرمایا حضرت سیدنا قطن بن مدرک رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[2]

انس ابن مالِک کی عظمت تو دیکھو نبی کی غلامی اُنہیں مِل گئی ہے
رسولِ خدا کے وہ خادم بنے ہیں بڑی نیک نامی اُنہیں مل گئی ہے
معطّر تھا باغ اور مِلا پھل بھی دوہرا رسولِ خدا کی مبارک دُعا سے
ملے مال واَولاد کثرت سے ساؔجد تو عظمت دوامی اُنہیں مِل گئی ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 195 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 196 مکتبہ خلیل لاہور

19: حضرت سیدنا انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا انیس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قتادہ بن ربیعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں ۔غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہو کر جراءت و بہادری کی داستانیں رقم کیں۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حاصل ہیں کیسی برکتیں حضرت انیس کو
خالق کے جو حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اُن کے انیس ہیں
ساجدؔ ہے اہلِ بدر میں اُن کا ہُوا شمار
حضرت انیس اہلِ وفا کے رئیس ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

20: حضرت سیدنا انسہ حبشی مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا انسہ رضی اللہ عنہ اور کنیت ابومسروح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام اور غلاموں کی اولاد سے تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام اس حد تک تھا کہ جب بیٹھنا چاہتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر بیٹھا کرتے (اس درجہ فرمانبردار تھے) جنگ بدر کے علاوہ جنگ احد میں بھی شرکت کی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں وصال فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 203 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ۔جلد 1 صفحہ 200 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت انسہ ہیں غُلام تاجدارِ انبیاء ﷺ
ہے شرف اُن کو صحابیت کا اعلیٰ مِل گیا
باادب تھے اِس لئے ساجدؔ بڑے تھے بانصیب
قُربِ سرکارِ دوعالم ﷺ سے ہوئے وہ پُرضیاء
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

21: حضرت سیدنا اوس بن خولی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا اوس رضی اللہ عنہ کنیت ابولیلی اور والد کا نام خولی بن عبداللہ ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، احد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے روایات میں آتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کاملین میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت سیدنا اوس بن خولی رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے غسل اور تدفین میں شریک تھے۔[۱]

آپ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے والے اعزاز کا ذکر امام احمد نے درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ادْخُلْ، فَدَخَلَ فَحَضَرَ غَسْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔[۲]

---

۱ اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 213 مکتبہ خلیل لاہور

۲ مسند الإمام أحمد بن حنبل۔ وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ۔ مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ رقم الحدیث 2356 (مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اجازت عطا فرمائی تو حضرت سیدنا اوس بن خولی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوکر غسل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شریک ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تدفین میں شریک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لحد مبارک میں بھی اترے جیسا کہ امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ نَزَلَ فِي حُفْرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالْفَضْلُ، وَقُثَمُ ابْنَا الْعَبَّاسِ، وَشُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو لَيْلَى أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنْشُدُكَ اللهَ وَحَظَّنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انْزِلْ، فَنَزَلَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لحد مبارک میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور اُن کے بھائی قثم بن عباس رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام شقران اُترے تو حضرت سیدنا اوس بن خولی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے عرض کی ہمیں بھی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الْأَلِفِ۔ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ يُكَنَّى أَبَا لَيْلَى، بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 628 (مکتبة ابن تیمیة - القاهرة)
سنن ابن ماجه۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَدَفْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث 1628 (دار إحياء الكتب العربية)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں شریک کرلو۔تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اجازت عطا فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لحد میں اُترے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔[1]

اوس بن خولی جہانِ عشق کی منزل ہوئے
بدر میں شامِل ہوئے وہ اکمل و کامِل ہوئے
غُسل و کفن و دفن جب ساجدؔ ہوا سرکار کا
اوس بن خولی بھی تھے اِس فضل میں شامل ہوئے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

22۔حضرت سیدنا ایاس بن اوس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ایاس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اوس بن عتیک ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری اشہلی ہیں۔غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور بڑی ہی بہادری سے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہرہ دیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِيَاسُ بْنُ أَوْسٍ[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 213 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ الْأَلِفِ۔إِيَاسُ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔رقم الحدیث 803 (مکتبة ابن تیمیة-القاهرة)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن انصار میں سے جولوگ شہید ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ایاس بن اوس رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

حضرت ایاس کو ہے فضیلت عطا ہوئی
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن کو ہے صحبت عطا ہوئی
ساجدؔ وہ پہرے دارِ رسالت تھے بدر میں
اُن کو اُحد میں شانِ شہادت عطا ہوئی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

23: حضرت سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ایاس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام بکیر بن عبداللہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اُس وقت اسلام لائے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دارِارقم میں تشریف فرماتھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ چار بھائی تھے جن کے نام ایاس۔ عاقل۔ عامر اور خلاد یہ سارے غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ نے 34ہجری میں وصال فرمایا۔[1]

حضرت ایاس ابنِ بکیر آفتابِ عشق
ہر غزوہ میں وہ بڑھ کے تھے لکھتے کتابِ عشق
سؔاجد شمار اُن کا ہوا سابقین میں
پڑھ رکھا تھا ایاس نے ہمدم! نصابِ عشق

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ جلد1 صفحہ 223 مکتبہ خلیل لاہور

24۔حضرت سیدنا ابو کبشہ فارسی : مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہ ہے آپ فارسی النسل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام اور تابعدار تھے، مکۃ المکرمۃ میں پیدا ہوئے۔غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔جنگ بدر میں شریک ہوئے اور پوری جانبازی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ناموس پر پہرہ دیا۔انہوں نے 13 ہجری میں اس دن وصال فرمایا جس دن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔[1]

بُو کبشہ فارسی تھے غُلامِ شہِ جہاں
آدابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شناسا تھے بے گماں
دیتے تھے پہرہ بدر میں ساجدؔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
تیّار تھے لُٹانے کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ اپنی جاں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

ب

25: حضرت سیدنا بجیر بن ابی بجیر رضی اللہ عنہ : انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا بجیر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابو بجیر عبسی ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہو کر جرأت و بہادری کے ساتھ ناموسِ رسالت رضی اللہ عنہ پہ پہرہ دیا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ۔جلد 3 صفحہ 550 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 234 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت بجیر عبسی کا رُتبہ کمال ہے
پیارے نبی ﷺ سے آپ کا ناتا کمال ہے
بدر و اُحد کے غازی ہیں عاشقِ نبی ﷺ کے ہیں
ساجدؔ وفا میں آپ کا شُہرہ کمال ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

26۔حضرت سیدنا بحاث بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ : انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا بحاث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ثعلبہ بن خزمہ ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ کے دو بھائی ہیں ایک کا نام حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے کا نام حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ ہے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور دوسرے بھائی حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں تو شریک تھے مگر غزوہ بدر میں شرکت نہیں کی۔[1]

عظمت بحاث کو مِلی رفعت عطا ہوئی
سرکارِ دوجہان ﷺ کی قُربت عطا ہوئی
شامِل ہوئے وہ بدر کے غزوہ میں خُوش خِصال
ساجدؔ اُنہیں تھی اللہ کی نُصرت عطا ہوئی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

27۔حضرت سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ : انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ، کنیت ابو بشر، والد کا نام معرور بن صخر

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 237 مکتبہ خلیل لاہور

اور والدہ کا نام رباب بنت نعمان ہے جو کہ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ فقہاء صحابہ کرام میں سے تھے اور بنی سلمہ کے نقیب بھی تھے۔
آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ عقبہ اولی کی شب سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرنے کا شرف آپ ہی کو نصیب ہوا۔ [1]
ترجمہ: حضرت سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں شرکت فرما کر ناموس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت مدینہ سے ایک ماہ پہلے ماہ صفر میں وصال فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اپنے اصحاب کے ساتھ ان کی مزار پر تشریف لے گئے اور ان کی مزار پر نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ [2]

ہے براء کو مِلا ذوقِ وِلا سرکار کا
بدر میں بھی قُرب تھا حاصل رہا سرکار کا
ساجدؔ اُن کو علمِ میں شرفِ فقاہت تھا ملا
عِلم جو بھی پاس تھا وہ تھا دیا، سرکار کا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

28۔ حضرت سیدنا بسبسہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا بسبسہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کا نام عمرو ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر میں شرکت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ابوسفیان کے قافلہ کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا تھا جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 245 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 246 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسْبَسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا بسبسہ رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان کے قافلے کی جاسوسی کے لیے بھیجا۔

امام ابوبکر ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْبَسَةَ عَيْنًا، يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طُلْبَةً، فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَ فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا بسبسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا تا کہ وہ دیکھیں کہ ابوسفیان کے قافلے نے کیا، کیا پس جس وقت آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو اُس وقت میرے اور

---

[1] سنن أبي داود. كِتَاب الْجِهَادِ. بَابٌ فِي بَعْثِ الْعُيُونِ. رقم الحديث 2618 (بيروت)

[2] الجهاد لابن أبي عاصم. الْمُنْتَدَبُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَتَصْدِيقَ وَعْدِهِ، وَإِيمَانًا بِرُسُلِهِ. رقم الحديث 55. (مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا گھر میں کوئی نہیں تھا پھر اُنہوں نے پوری حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں کچھ لوگوں کا تعاقب کرنا ہے لہٰذا جس کی سواری ہو وہ ہمارے ساتھ چلے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہمرکابی کی اجازت مانگنے لگے کہ ہماری سواریاں مدینہ کی بلندی پر ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نہیں۔ ہمارے ساتھ وہی چلیں جن کی سواریاں اُن کے پاس ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلے یہاں تک کہ مشرکین مکہ سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔

بسبسہ پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہو گئی نظرِ کرم
بدر میں شاملِ ہوئے وہ ذی نشان و ذی حَشم
اُن کو تھا مخبر بنایا دیں کی خاطر آپ نے
اِس لئے ساجدؔ وہ ہیں سب کی نظر میں محترم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

29۔ حضرت سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: بلال حبشی، مہاجر

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، کنیت عبدالکریم اور بعض کے نزدیک ابوعبداللہ یا ابوعمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمامہ ہے بنی جمح کے غلام تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانچ، سات یا نو اوقیہ سونا خرچ کر کے خریدا اور محض اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لئے آزاد کر دیا۔[1]

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 283 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن اور خزانچی بھی تھے اور غزوہ بدر، اُحد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ جیسا کہ امام مالک نے نقل کیا۔

اَلْمُؤَذِّنُ مَوْلٰی أَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، کَانَ مِنَ السَّابِقِیْنَ الْأَوَّلِیْنَ، شَهِدَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْمَشَاهِدُ کُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔[1]

ترجمہ: موذن (حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سابقین اولین میں سے ہیں، غزوہ بدر، اُحد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔

ابوجہل آپ رضی اللہ عنہ کو دورِ غلامی میں سخت سے سخت سزائیں دیتا تھا کڑکتی دھوپ پہ منہ کے بل لِٹا دیتا اور چکی کا پاٹ اوپر رکھ دیتا تھا یہاں تک کہ دھوپ آپ رضی اللہ عنہ کو بھون دیتی تھی اور وہ ان سے کہتا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کا انکار کردے لیکن آپ رضی اللہ عنہ اَحَدُ اَحَدُ پکارتے رہتے تھے۔ اور بعض نے کہا کہ امیہ بن خلف کے غلام تھے اور وہی آپ کو تکلیف دیتا تھا۔ اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے ہی امیہ بن خلف کو غزوہ بدر میں قتل کیا۔

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو ایسی ہی تکلیف دی جا رہی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اَحَدُ اَحَدُ پکار رہے تھے کہ ورقہ بن نوفل (جو کہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے) کا وہاں سے گزر ہوا تو کہنے لگا اے بلال اَحَدُ اَحَدُ کہے جاؤ اگر اسی حالت میں آپ کا وصال

---

[1] الموطألامام مالك۔ بلال بن رباح التیمی۔ جلد6 صفحہ38 (أبو ظبی)

ہوگیا تو ہم آپ کی مزار کو (بارگاہ الٰہی میں) وسیلہ رحمت بنائیں گے۔[1]

غرض کہ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مشکیں کَس دی جاتیں اور چھال کی بٹی ہوئی رسی آپ رضی اللہ عنہ کی گردن میں ڈال کر لڑکوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا اور وہ لڑکے پہاڑ کے درمیان کھیلا کرتے تھے اور جب وہ تھک جاتے تو چھوڑ دیا کرتے تھے۔[2]

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی جوتیوں کی آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنت میں سماعت فرمائی ہے۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا، فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔[3]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن نمازِ فجر کے وقت فرمایا اے بلال اسلام میں تم نے جو عمل کیے ہیں ان میں سے کس عمل پر تمہیں اجر کی زیادہ امید ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی آواز کو سنا ہے تو حضرت سیدنا بلال نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 284 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 286 کتبہ خلیل لاہور

[3] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الجُمُعَةِ۔ بَابُ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، رقم الحدیث 1149۔ (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

تو کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جس پر مجھے اجر کی زیادہ امید ہو ہاں دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اُس وضو کے ساتھ اُتنی نماز پڑھتا ہوں جتنی میرے لئے مقدر کی گئی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں موذنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ میری امت کے اعمال میں سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے سرحد پر رہوں یہاں تک کہ شہید ہو جاؤں تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بلال میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق و حرمت کا واسطہ دیتا ہوں۔ (کہ تم میرے پاس رہو) کیونکہ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری موت قریب آ چکی ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس بات کو سُن کر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر بھی انہیں کلمات سے اجازت طلب کی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی روکنا چاہا لیکن حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔[1]

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے خاندانی شرف و عظمت کے باوجود حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا بہت احترام کرتے تھے یہاں تک کہ سردار کہہ کر بلاتے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 285 مکتبہ خلیل لاہور

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلاَلاً ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار بلال کو آزاد کیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بلال کعبۃ اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان پڑھو۔ جیسا کہ امام فاکھی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَرَقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ فَأَذَّنَ بِالصَّلَاةِ ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جب ملک شام چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں زیارت عطا فرما کر اپنے پاس بلایا جیسا کہ امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں پورا واقعہ یوں نقل کیا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ بِلَالًا رَأَى فِي مَنَامِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ أَمَا آنَ لَكَ أَنْ تَزُورَنِي

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ۔ رقم الحدیث3754(دار طوق النجاۃ)

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ، کتاب المغازی حدیث فتح مکہ،رقم الحدیث 36919(الریاض)

يَا بِلَالُ فَانْتَبَهَ حَزِيْنًا وَجِلًا خَائِفًا فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَقَصَدَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَبْكِيْ عِنْدَهٗ وَيُمَرِّغُ وَجْهَهٗ عَلَيْهِ وَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَجَعَلَ يَضُمُّهُمَا وَيُقَبِّلُهُمَا فَقَالَا لَهٗ يَا بِلَالُ نَشْتَهِيْ نَسْمَعُ اٰذَانَكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُؤَذِّنُهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّحْرِ فَفَعَلَ فَعَلَا سَطْحَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ مَوْقِفَهُ الَّذِيْ كَانَ يَقِفُ فِيْهِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اِرْتَجَّتِ الْمَدِيْنَةُ فَلَمَّا أَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ زَادَ تَعَاجِيْجُهَا فَلَمَّا أَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ فَقَالُوْا أَبُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رُئِيَ يَوْمٌ أَكْثَرُ بَاكِيًا وَلَا بَاكِيَةً بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابودردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بلال کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم ہماری زیارت کو آؤ۔ جب صبح ہوئی تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نہایت رنج کی حالت میں بیدار ہوئے اور مدینہ طیبہ کی طرف چل دیئے جب مزارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے تو مزارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منہ رکھ کر رونے لگے اتنے میں حضرات حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لے آئے تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو لپٹا لیا اور اُنہیں چومنے لگے تو دونوں نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ

---

[1] تاریخ دمشق۔حرف الألف۔جلد7 صفحہ 137(دار الفکر)

آج صبح کی اذان آپ دو چنانچہ (آپ اذان دینے کے لئے) مسجد میں اس جگہ پر کھڑے ہوئے جہاں پہلے کھڑے ہوتے تھے۔ پس جب انہوں نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو سارا مدینہ ہِل گیا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہا تو پردہ نشین خواتین اپنے گھروں سے باہر آ گئیں اور کہنے لگیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بار پھر تشریف لے آئے ہیں؟ راوی کہتے ہیں اُس دن سے زیادہ عورتوں اور مردوں کو روتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 20 ہجری کو 60 سال کی عمر پا کر دمشق میں وصال فرمایا اور باب الصغیر میں مدفون ہوئے اور بعض کے نزدیک 17 یا 18 ہجری کو حلب میں وصال فرمایا اور باب الاربعین میں مدفون ہوئے۔ [1]

حضرت بلال کو جو مِلا عشقِ شاہِ دیں
اُس کی مثال دُنیا میں ہرگز کہیں نہیں
ہے لفظِ عِشق جُڑ گیا حضرت بلال سے
عشاق کے دِلوں میں وہ ساجدؔ ہوئے مکیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

30: حضرت سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا بشیر رضی اللہ عنہ کنیت ابوالنعمان اور والد کا نام سعد بن ثعلبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے، غزوہ بدر، احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور بعض نے کہا انصار میں

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 286 مکتبہ خلیل لاہور

سب سے پہلے سقیفہ بنوسعد میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت آپ رضی اللہ عنہ نے کی ،آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ یمامہ سے واپسی پر 12 ہجری کو جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

رب عالم کی بشارت سے مشرّف تھے بشیر
مہرِ عالمتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ نُور سے تھے مُستنیر
دیں کی خاطر تھے وہ ساجدؔ لڑتے ہر میدان میں
بیعتِ صدیق میں اوّل تھے وہ مردِ شہیر

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

ت

31:حضرت سیدنا تمیم مولیٰ خراش رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا خراش بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔اپنے آقا حضرت سیدنا خراش رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، مِنَ الْأَنْصَارِ، تَمِيمٌ مَوْلَى خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ۔[2]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 269 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ التَّاءِ ۔تَمِيمٌ مَوْلَى خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔رقم الحدیث 1292 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

اُن میں سے ایک حضرت سیدنا خراش بن صمہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کے اور حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔[1]

کیا مرتبہ بیان ہو حضرت تمیم کا
اُن پر کرم تھا خاص رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
ساجدؔ ہوئے وہ بدر کے غزوہ میں تھے شریک
پَروانہ اُن کو مِل گیا خلدِ نعیم کا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

32۔ حضرت سیدنا تمیم غنمی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ غنمی ہیں کیونکہ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس بن حارثہ انصاری اوسی بدری کے غلام ہیں آپ رضی اللہ عنہ بھی اپنے آقا کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جراءت و بہادری کی داستانیں رقم کیں۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، تَمِيمٌ مَوْلَى بَنِي غَنْمٍ۔[2]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ کا بھی ہے جو کہ بنی غنم کے غلام ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 295 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۔باب التاء ۔تَمِيمٌ مَوْلَى بَنِي غَنْمِ بْنِ السَّلَمِ ۔ رقم الحدیث 1290 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

غلامِ سیّدِ عالم ﷺ تمیم غنمی ہیں
جبھی مکرّم و اکرم تمیم غنمی ہیں
جنہیں خدا نے نوازا تھا بدر میں ساجدؔ
وہ اعظم اور معظم تمیم غنمی ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

33۔ حضرت سیدنا تمیم بن یعار رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام یعار بن قیس ہے

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور ناموس رسالت ﷺ پہ پہرہ دیا۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ تَمِيمُ بْنُ يُعَارٍ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا تمیم بن یعار رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

جو بنے ناموس شاہِ دوسرا کے پہریدار
اُن پہ ربِ دوجہاں کی رحمتیں ہیں بے شمار
ساجدؔ اُن کی عظمتوں کا ہے بیاں قُرآن میں
نامِ نامی اُن کا ہے حضرت تمیم ابنِ یسار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔ بَابُ التَّاءِ ۔ تَمِيمُ بْنُ يُعَارٍ الْأَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الْخُدْرِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 1288 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

ث

34۔حضرت سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ:

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اقرم بن ثعلبہ ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں اور دوسرے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔جیسا کہ امام طبرانی نے لکھا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمَ ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے جب حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو جھنڈا انہیں دیا گیا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَنَا دَفَعْتُ الرَّايَةَ، إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَأُصِيبَ، فَدَفَعَهَا إِلَى ثَابِتِ بْنِ أَقْرَمَ الْأَنْصَارِيِّ، فَدَفَعَهَا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُهَا إِلَيَّ؟ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِالْقِتَالِ مِنِّي ۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 1345 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

[2] المعجم الأوسط ۔بَابُ الْأَلِفِ ۔رقم الحدیث 1645 (دار الحرمین - القاھرۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو یسر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا جب وہ شہید ہونے لگے تو انہوں نے حضرت سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کو دے دیا انہوں نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیتے ہوئے کہا کہ مجھے جھنڈا کیوں دیتے ہو حالانکہ آپ فنِ حرب کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔

حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا اور انہیں اُس کا امیر بنایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ الْعُمْرَةِ، مِنْ نَجْدٍ أَمِيرُهُمْ ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمَ فَأُصِيبَ فِيهَا ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمَ ۔[۱]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ سے پہلے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا جس کا امیر حضرت سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کو بنایا اور اسی واقعہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

اور بعض نے کہا کہ 11 یا 12 ہجری کو قتالِ مرتدین میں آپ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔[۲]

---

۱ المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔
رقم الحدیث 1347 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

۲ اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 229 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت ثابت بن اَقرم پر رحمت خاص خُدا کی ہے
شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قُربت جو رب نے اُنہیں عطا کی ہے
ساجدؔ اہلِ بدر میں ہیں وہ ہر مومن کے پیارے ہیں
اُن کے لئے محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدر میں خاص دُعا کی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

35۔حضرت سیدنا ثابت بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارث انصاری ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث بھی روایت ہے جس کو امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ كَانَتْ يَهُودُ تَقُولُ إِنْ أُهْلِكَ لَهُمْ صَبِيٌّ صَغِيرٌ، قَالُوا هُوَ صِدِّيقٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ مَا مِنْ نَسَمَةٍ يَخْلُقُهَا اللهُ، فِي بَطْنِ أُمِّهِ إِلَّا أَنَّهُ شَقِيٌّ، وَسَعِيدٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ ذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةَ {هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 300 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَابِتُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ۔ رقم الحدیث 1368 (مکتبۃ ابن تیمیۃ ۔القاھرۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت سیدنا ثابت بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کی یہ عادت تھی کہ جب ان کا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا تھا تو وہ کہتے تھے یہ صدیق ہے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو ماں کے پیٹ میں بناتا ہے تو اسی وقت اُسے شقی اور سعید (بدبخت اور نیک بخت) لکھ دیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیہ کریمہ نازل فرمائی۔ ''وہ اللہ تم سے خوب واقف ہے جب کہ اُس نے تمھیں زمین سے پیدا فرمایا اور جبکہ تم اپنی ماں کے پیٹ میں بچے تھے''۔

حضرت ثابت بن حارث نے رُتبہ عالی پایا ہے
نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صُحبت نے خُوب اُنہیں چمکایا ہے
حضرت ثابت، ثابت قدم رہے تھے غزوہ بدر کے دِن
ساجدؔ ثابت بِن حارث نے دیں کا چمن مہکایا ہے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

36۔ حضرت سیدنا ثابت بن خالد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کا نام خالد بن نعمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ ثَابِتُ بْنُ خَالِدٍ۔ [1]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ بْنِ النُّعْمَانِ۔ رقم الحدیث 1351 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

ترجمہ: شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثابت بن خالد رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں بھی شریک تھے اور جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا، جیسا کہ امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ، مِنَ الْأَنْصَارِ، ثَابِتُ بْنُ خَالِدٍ۔ [1]

ترجمہ: شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثابت بن خالد رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

حضرت ثابت بن خالد کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل قُربت تھی
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان لُٹا دوں اُن کے دِل کی چاہت تھی
بدر و اُحد کے ساجدؔ غازی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق ثابت تھے
جنگِ یمامہ میں ثابت کو حاصل ہوئی شہادت تھی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

37۔ حضرت سیدنا ثابت بن عمرو بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ بنی نجار میں سے انصار کے حلیف تھے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الثَّاءِ۔ ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ بْنِ النُّعْمَانِ۔ رقم الحدیث 1350 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو ۔[1]

ترجمہ: شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثابت بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

ثابت ابنِ عمرو ہیں شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غُلام
بدر کے غزوہ میں بھی شامِل تھے وہ اَرفع مقام
تھے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ جان لُٹانا جانتے
اُن پہ رب کی رحمتیں ہوتی رہیں ساجدؔ مدام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

38۔ حضرت سیدنا ثابت بن ھزّال رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ہزال بن عمرو انصاری ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہرہ دیا۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، مِنَ الْأَنْصَارِ ثَابِتُ بْنُ هَزَّالٍ ۔[3]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔ بَابُ الثَّاءِ ۔ ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 1361 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 307 مکتبہ خلیل لاہور

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۔ بَابُ الثَّاءِ ۔ ثَابِتُ بْنُ هَزَّالٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 1359 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثابت بن ہزال رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اور جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے صحابی حضرت ثابت بن ھزال
آپ نے اپنی آنکھ سے دیکھا نُورِ خدا کا پاک جمال
ساجدؔ بدر میں شامِل ہو کر عظمت اُن کو خاص مِلی
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قُربت سے تھا اُن کو حاصِل ہوا کمال

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

39۔ حضرت سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حاطب بن عمرو ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبٍ۔[2]

ترجمہ: شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 313 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 1391 (مکتبة ابن تیمیة-القاهرة)

ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔[1]

حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری کی ہے اُونچی شان
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پہ قُرباں کرنے کو تیار تھے جان
بدر کی جنگ کے ساجدؔ غازی بزم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تارے ہیں
اُن کی عظمت کی ہے گواہی دیتا اللہ کا قُرآن

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

40۔حضرت سیدنا ثعلبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن محصن انصاری ہے۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

آپ رضی اللہ عنہ نے جسر کی لڑائی میں جام شہادت نوش فرمایا۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ جِسْرِ الْمَدَائِنِ، مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، ثَعْلَبَةِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مِحْصَنٍ۔[3]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 319 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 325 مکتبہ خلیل لاہور

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ قُتِلَ يَوْمَ جِسْرِ الْمَدَائِنِ ۔رقم الحدیث 1395 (مکتبة ابن تیمیة - القاهرة)

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جولوگ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ جسر کی لڑائی میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثعلبہ بن عمرو بن محصن رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

ثعلبہ بن عمرو پر اللہ کی رحمت دیکھئے
اُن کو حاصل تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت دیکھئے
سب کے سب غزوات میں شامل ہوئے ساجدؔ تھے وہ
اُن کی عظمت دیکھئے شوقِ شہادت دیکھئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

41۔حضرت سیدنا ثعلبہ بن عنمہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عنمہ بن عدی ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سُلمی ہیں آپ رضی اللہ عنہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَنَمَةَ بْنِ عَدِيٍّ۔[1]

ترجمہ: شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جولوگ عقبہ کی بیعت میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثعلبہ بن عنمہ بن عدی رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور

---

[1] لمعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الثَّاءِ۔ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَنَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ عَقَبِيٌّ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔ رقم الحدیث 1402 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

غزوہ خندق میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَنَمَةَ بْنِ عَدِيٍّ، وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثعلبہ بن عنمہ بن عدی رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔

جن لوگوں نے قبیلہ بنی سلمہ کے بُت توڑے تھے اُن میں حضرت سیدنا ثعلبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل اور حضرت سیدنا ثعلبہ بن عنمہ رضی اللہ عنہما دونوں انصاری صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ جب نیا چاند نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے بڑا ہوجاتا ہے اور پھر گول ہوجاتا ہے اور پھر گھٹنا شروع ہوجاتا ہے یہاں تک کہ جیسا تھا ویسا ہی رہ جاتا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟ تو اِن کے سوال پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں درج ذیل آیت کریمہ نازل فرمائی۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ
(البقرہ آیت 189)

ترجمہ۔ تم سے نئے چاند کے بارے پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 5020 (بيروت)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

لوگوں اور حج کے لئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا تھا جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک واقعہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ ثَعْلَبَةَ بْنَ عَنَمَةَ وَفَدَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَلَّمَ وَفِي إِصْبَعِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ، يُسَلِّمُ عَلَيْكَ ثَعْلَبَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَرَاهُ يَنْضَحُ وَجْهِي بِجَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فِي يَدِهِ فَرَمَى ثَعْلَبَةُ بِالْخَاتَمِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ثعلبہ بن عنمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کیا اور ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہیں دیا پھر سلام پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثعلبہ بن عنمہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہیں ارشاد فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ میرے چہرے کی رنگ تبدیل ہوگئی کیونکہ اس نے اپنے

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 5021 (بيروت)

ہاتھ میں جہنم کا انگارہ پہن رکھا ہے تو حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔

ثعلبہ بن عنمہ انصاری غلامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اُن کے دِل میں جاگزیں تھا احترامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بیعتِ عقبیٰ میں ساجدؔ وہ تھے شامِل دونوں بار
دِل کے کانوں سے وہ سُنتے تھے کلامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

42۔حضرت سیدنا ثقف بن عمرو رضی اللہ عنہ : مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثقف رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن سمیط ہے آپ رضی اللہ عنہ بنی اسد بن خزیمہ کے خاندان سے تھے اور جنگ خیبر میں جام شہادت نوش فرمایا، جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنۡ عُرۡوَةَ، قَالَ وَقُتِلَ يَوۡمَ خَيۡبَرَ مِنۡ قُرَيۡشٍ، ثَقِفُ بۡنُ عَمۡرٍو۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ قریش میں سے حضرت سیدنا ثقف بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن جامِ شہادت نوش فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔[2]

---

[1] المعجم الکبیرللطبرانی ۔بَابُ الثَّاءِ ۔ثَقِفُ بۡنُ عَمۡرٍو الۡأَسَدِيُّ۔ رقم الحدیث1456(مکتبة ابن تیمیة-القاهرة)

[2] اسد الغابہ، جلد1 صفحہ 327 مکتبہ خلیل لاہور

حضرتِ ثقف بن عمرو کو مصطفیٰ کی رفاقت مِلی ، کیسی عظمت مِلی
غزوۂ بدر میں بھی وہ شامل ہوئے یہ سعادت مِلی ، کیسی عظمت مِلی
ناصِرِ دین رب العُلیٰ بن گئے ، کیا سے کیا بن گئے
اُن کو خیبر میں ساجدؔ شہادت مِلی ، کیسی عظمت مِلی
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

43۔حضرت سیدنا ثعلبہ بن قیظی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیظی بن صخر ہے آپ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے۔ اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْحَضْرَمِيُّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ ثَعْلَبَةُ بْنُ قَيْظِيِّ بْنِ صَخْرِ بْنِ سَلَمَةَ بَدْرِيٌّ۔[1]

ترجمہ: محمد بن عبداللہ الحضرمی کہتے ہیں کہ ابن ابی رافع کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت سیدنا ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بدری ہیں۔

حضرت ثعلبہ بن قیظی انصاری عشق میں کامل تر
رحمتِ عالم نُورِ مجسّم کی تھی اُن پر خاص نظر
نُورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لی ہے ساؔجد حضرت ثعلبہ نے تنویر
اہلِ ایماں کے وہ پیارے اہلِ یقیں کے ہیں رہبر
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی باب الثاء، ثعلبہ بن قیظی انصاری ، رقم الحدیث 1390

44۔حضرت سیدنا ثعلبہ بن سعد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سعد بن مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ساعدی ہیں اور حضرت سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے چچا اور حضرت سیدنا سہل بن سعد کے بھائی ہیں۔غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ شَهِدَ أَخِي ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعْدٍ، بَدْرًا، وَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت سیدنا ثعلبہ بن سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

جنابِ ثعلبہ اصحاب میں ہیں ذی اکرام
ہے آفتاب کی صُورت جہاں میں اُن کا نام
بنے تھے بدر میں ساجدؔ وہ دین کے حامی
اُحد میں پائی شہادت، ہوئے وہ خوش انجام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

45۔حضرت سیدنا ثعلبہ بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن حارث ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے جیسا کہ امام ابوبکر بن ابی عاصم نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الثَّاءِ۔ ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَخُو سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 1400 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاهرة)

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ ثَعْلَبَةُ بْنُ زَيْدٍ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ بیعت عقبہ میں شریک تھے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ثعلبہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور واقعہ طائف میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

بیعتِ عقبیٰ میں شامل ثعلبہ بن زید تھے
بن گئے دیں کے سپاہی فضل اعلیٰ مِل گیا
بدر میں غازی بنے ساجدؔ تھے حضرت ثعلبہ
رُتبہ طائف میں شہادت کا نرالا مِل گیا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

ج

46۔ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ بن ریاب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبداللہ بن ریاب ہے۔ بیعت عقبہ اولی میں انصار میں سے سب سے پہلے جو اسلام لائے وہ آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے جیسا کہ

---

[1] الآحاد والمثانی۔تَسْمِيَةُ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔
رقم الحدیث 1823 (دار الرایۃ-الریاض)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 321 مکتبہ خلیل لاہور

امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوکر پوری جانثاری کے ساتھ ناموس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیا۔[2]

آپ رضی اللہ عنہ سے احادیث پاک بھی مروی ہیں جیسا کہ امام طبرانی نے آپ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کو نقل کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ رِيَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرَّ بِي جِبْرِيلُ وَأَنَا أُصَلِّي فَضَحِكَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمْتُ إِلَيْهِ۔[3]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن ریاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا کہ جبرائیل امین کا میرے پاس سے گزر ہوا تو وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میں نے اُس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الْجِيمِ۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ رِيَابٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 1764 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 338 مکتبہ خلیل لاہور

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الْجِيمِ۔ وَمَا أَسْنَدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِيَابٍ۔ رقم الحدیث 1767 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

جابر بن عبداللہ کو ہے عشقِ نبی ﷺ کا نُور مِلا
وہ ایمان حضور ﷺ پہ لائے دین کا اُنہیں شعور مِلا
غزوۂ بدر میں شامل ہو کر ساجدؔ پائی اُونچی شان
ہر اہلِ ایمان کو اُن کے ذکر سے کیف سرور مِلا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

47۔حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ،کنیت ابوعبداللہ یا عبدالرحمٰن اور والد کا نام حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام اور والدہ کا نام نسیبہ بنت عقبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ چھوٹی سی عمر میں اپنے باپ کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ اور بعض کے نزدیک غزوہ بدر اور اُحد میں بھی شریک ہوئے ۔آپ رضی اللہ عنہ مونچھوں کو مُنڈواتے اور زرد خضاب لگاتے تھے بعض نے کہا ہے کہ غزوہ اُحد میں ان کے والد محترم جب شہید ہوگئے تو پھر یہ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ کا ایک اونٹ تھا جو بسیار کوشش کے باوجود بھی چلتا نہیں تھا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اُس کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی پیٹھ پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو وہ اتنا تیز ہوگیا کہ سبحان اللہ، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ اونٹ خرید لیا اور مدینہ منورہ میں جا کر اونٹ کی قیمت بھی ادا کی اور اونٹ بھی واپس کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اونٹ والی رات رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے پچیس مرتبہ استغفار کیا (اونٹ والی رات سے مراد وہی رات جس میں

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 338 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ نے اونٹ خریدا) جیسا کہ امام نسائی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً لَيْلَةَ الْبَعِيرِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونٹ والی رات رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے پچیس مرتبہ استغفار فرمایا۔

شرکاء بیعت عقبہ میں جتنے لوگ شریک تھے اُن میں سب سے بعد 74 یا 77 ہجری میں 94 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا اور حضرت سیدنا اُبان بن عثمان رضی اللہ عنہ (جو کہ اُس وقت حاکم مدینہ تھے) نے آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[2]

ابو عبداللہ جابر پر تھی پیارے نبی ﷺ کی خاص عَطا
غزوۂ اُحد میں اُن کے والد پیارے نبی ﷺ پر ہوئے فِدا
ساجدؔ وہ سردار ہیں سب کے، مومن اُن سے کریں پیار
اُن کو مِلی ہے شاہِ زمن محبوبِ خدا ﷺ کی خاص دُعا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

48۔ حضرت سیدنا جُبّار بن صخر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا جبار رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ، والدہ کا نام صخر بن اُمیّہ

---

[1] السنن الکبری۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ ۔ فَضْلُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔ رقم الحدیث 8191 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 339 مکتبہ خلیل لاہور

اور والدہ کا نام سعاد بنت سلمہ ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور بیعت عقبہ میں بھی حاضر خدمت تھے۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے تھے جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت گزاری کا ایک واقعہ کتب احادیث میں بھی ملتا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر کے دوران حوض بھرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچنے سے پہلے حوض کو بھر دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے 30 ہجری کو 62 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

تُوُفِّيَ جُبَّارُ بْنُ صَخْرٍ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ ثَلَاثِينَ، وَسِنُّهُ ثِنْتَيْنِ وَسِتِّينَ سَنَةً۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا جبار بن صخر رضی اللہ عنہ نے 30 ہجری کو 62 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔

اللہ اللہ دیکھو رُتبہ حضرتِ جُبّار کا
قُرب اُن کو ہو گیا حاصِل نبی مُختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر صحیفۂ محبت میں ہے ساجدؔ اُن کا ذِکر
دیکھتے جُبّار جلوہ تھے خدا کے یار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 347 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الْجِيمِ ۔جُبَارُ بْنُ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَقِبِيٌّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 2135 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

49۔حضرت سیدنا جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا جبر رضی اللہ عنہ (اور بعض نے جابر بھی ذکر کیا ہے) والد کا نام عتیک بن قیس اور والدہ کا نام جمیلہ بنت زید ہے۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَبْرُ بْنُ عَتِيكٍ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔جب یہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے گئے جیسا کہ الاحاد والمثانی میں لکھا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالرحمان بن جبر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لے آئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 61 ہجری میں 90 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[3]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الْجِيمِ۔ جَابِرُ بْنُ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 1769 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

[2] الآحاد والمثانی ۔جَبْرُ بْنُ عَتِيكٍ۔رقم الحدیث 197 (الریاض)

[3] اسد الغابہ،جلد 1 صفحہ 349 مکتبہ خلیل لاہور

اہلِ عالم پر مُسلّم ہے کرامت اُن کی
کیسے ساجدؔ ہو بیاں شان و فضیلت اُن کی
جبر سے سیّدِ عالم ﷺ کی محبّت دیکھو
کی تھی خود آ کے مسیحا ﷺ نے عیادت اُن کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

50:حضرت سیدنا جُبیر بن ایاس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ایاس بن خلدہ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جُبَيْرُ بْنُ إِيَاسٍ۔ [1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا جبیر بن ایاس رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

حضرت جبیر کو ہے مِلا مرتبہ عظیم
راضی خُدا ہے اُن پہ تو راضی نبی کریم ﷺ
بدر و اُحد میں دادِ شجاعت ہے ایسے دی
خُلدِ جناں میں ہو گئے ساجدؔ ہیں وہ مقیم

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الْجِيمِ ۔جُبَيْرُ بْنُ إِيَاسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 1610 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

ح

51: سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ: (مہاجر)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو یعلی یا ابو عمارہ اور لقب سید الشہداء ہے آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام حضرت سیدہ ہالہ بنت وہیب رضی اللہ عنہا ہے۔ جو کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ) کی چچا زاد بہن ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سیدہ ثویبہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا جو کہ ابولہب کی لونڈی تھیں آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو یا چار سال بڑے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بعثت کے دوسرے سال اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ [1]

آپ رضی اللہ عنہ جنگوں میں شتر مرغ کے پروں والے کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ غزوہ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر کفار سے جنگ کی جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ، أَنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِسَيْفَيْنِ وَيَقُولُ أَنَا أَسَدُ اللهِ، وَأَسَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 560 مکتبہ خلیل لاہور

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ۔ كِتَابُ الْفَضَائِلِ ۔ فَضْلُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۔ رقم الحدیث 32208 (الریاض)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت سیدنا عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے دو تلواروں سے لڑتے ہوئے کہہ رہے تھے میں اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شیر ہوں۔

جنگ بدر میں جو لوگ قیدی بنے اُن میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ لڑائی کے دن وہ شخص کون تھا جو شتر مرغ کے پَر لگائے ہوئے تھا۔ جب لوگوں نے جواب دیا کہ وہ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو اُنہوں نے کہا کہ اُس نے ہمارے اوپر بہت زیادہ سختیاں کی ہیں۔[۱]

آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں بھی شرکت فرمائی اور جراءت و بہادری کی وہ داستانیں رقم کیں کہ تاریخ عالم میں اُن کی مثال نہیں ملتی، غزوہ اُحد کے دن آپ رضی اللہ عنہ نے اکتیس (31) کافروں کو واصل جہنم کیا اور اسی غزوہ اُحد میں آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ (جو کہ اُس وقت اسلام نہیں لائے تھے) کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ غزوہ اُحد میں جتنے بھی لوگ شہید ہوئے کفار نے اُن سب کا مثلہ کیا۔ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھی مثلہ کیا گیا بلکہ حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سیدہ ہندہ رضی اللہ عنہا (جو کہ اُس وقت دونوں میاں بیوی اسلام نہیں لائے تھے) نے آپ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کرکے جگر نکال کر دانتوں میں چبایا مگر نگل نہیں سکی تھیں۔[۲]

---

[۱] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 561 مکتبہ خلیل لاہور

[۲] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 562 مکتبہ خلیل لاہور

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اِس حالت کو دیکھا تو آپ ﷺ کو بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا چچا اللہ پاک تمہارے اوپر رحم فرمائے آپ بہت صلہ رحمی اور نیکی کرنے والے تھے۔

رسول اللہ ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے میرا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا شیر ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے یہی کلمات پھر دہرائے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ عِنْدَ اللهِ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا یحییٰ بن عبدالرحمان بن ابی لبیبہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں پر لکھ دیا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہیدوں کے سردار ہیں۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔ بَابُ الْحَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۔ رقم الحدیث 2952 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْزَةُ۔[۱]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء کے سردار ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُحد کے شہداء کو دو دو کر کے ایک قبر میں دفن فرما رہے تھے تو حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے بھانجے حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو ایک قبر میں دفن فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کو جس چادر میں کفن دیا گیا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا آخر کار آپ رضی اللہ عنہ کا سر ڈھانپ دیا گیا اور پاؤں مبارک پر اذخر نامی گھاس ڈال دی گئی۔[۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا ستر یا بہتر مرتبہ جنازہ پڑھایا یعنی ہر جنازے کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا جاتا تھا۔[۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر فرمایا کہ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ دافع البلاء ہیں جیسا کہ کتب سیر میں لکھا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا أَشَدَّ مِنْ بُكَائِهِ عَلَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔۔۔ حَتّٰى بَلَغَ بِهِ الْغَشِيُّ يَقُولُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللهِ، وَأَسَدَ اللهِ، وَأَسَدَ رَسُولِ اللهِ،

---

[۱] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ إِسْلَامِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ رقم الحديث 4900 (بيروت)

[۲] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 564 مکتبہ خلیل لاہور

[۳] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 563 مکتبہ خلیل لاہور

يَا حَمْزَةُ يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ، يَا حَمْزَةُ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ، يَا حَمْزَةُ يَا ذَآبُّ عَنْ وَّجْهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جتنا روتے ہوئے دیکھا ہے اس قدر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو روتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر غشی کا عالم طاری ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا جان اے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شیر، اے حمزہ اے نیکیاں کرنے والے، اے حمزہ اے دافع البلاء، اے حمزہ اے چہرہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دشمنوں کو دور کرنے والے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دُعا تعلیم فرمائی آپ رضی اللہ عنہ اُسے خود بھی پڑھا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے وہ دُعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَرِضْوَانِكَ الْأَكْبَرِ ۔[2]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسمِ اعظم اور تیری عظیم رضا کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

---

[1] السيرة الحلبية ۔باب ذكر مغازيه صلى الله عليه وسلم۔ ذكر غزوة أحد۔ جلد2صفحه335(دار الكتب العلمية-بيروت)

المواهب اللدنية۔الفصل الرابع فى أعمامه وعماته وإخوته من الرضاعة وجداته۔ جلد1 صفحه515۔(المكتبة التوفيقية، القاهرة-مصر)

تاريخ الخميس فى أحوال أنفس النفيس۔ ذكر غزوة أحد۔ جلد1 صفحه442۔(بيروت)

[2] المعجم الكبير للطبرانى ۔باب الحاء۔ مَا أَسْنَدَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 2959 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

آپ رضی اللہ عنہ نے تین ہجری 15 شوال المکرم کو 57 یا 59 سال کی عمر میں غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا آپ کا مزار پُر انوار اُحد پہاڑ کے دامن میں ہے۔[1]

جناں کے دولہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے قرارِ جاں ہیں امیرحمزہ
غموں کے طوفان اور اَلم میں ، مِری اماں ہیں امیرحمزہ
وہ عمِّ سرکارِ دوجہاں ہیں وہ عظمتوں کا نشاں ہیں ساجدؔ
وہ سب شہیدوں کے شاہ ٹھہرے شہِ جہاں ہیں امیرحمزہ
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

52:حضرت سیدنا حارث بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں اور غزوہ بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے بعض نے ان کا نام انس بن رافع لکھا ہے۔[2]

حارث انصاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں غُلام
اُن کا قُدسی بھی ہیں کرتے احترام
بدر میں پہنچے برائے دینِ حق
سآجد اُن کو مِل گیا اعلیٰ مقام
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 563 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 408 مکتبہ خلیل لاہور

53: حضرت سیدنا حارث بن معاذ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کنیت ابواوس اور والد کا نام اوس بن معاذ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور 28 سال کی عمر میں غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

ابو اوس حارث کو عظمت ملی ہے
شہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیّت مِلی ہے
وہ بدری وہ ساجدؔ ، صحابی وہ غازی
اُنہیں عزّوشانِ شہادت ملی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

54: حضرت سیدنا حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام حاطب بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے بھائی حضرت سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر کی طرف تشریف لے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن دونوں کو مقام روحا سے واپس کردیا، حضرت سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا حاکم اور حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کو بنی عمرو بن عوف کا امیر بنادیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن دونوں کو مالِ غنیمت میں سے حصہ اور ثواب کی نوید بھی عطا فرمائی، پس یہ دونوں اُن لوگوں کی مثل ہوئے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 408 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 416 مکتبہ خلیل لاہور

بنی عمرو کا اُنہیں امیر بنایا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
اہل بدر میں شامِل ہے فرمایا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
حارث بن حاطب کی ساجدؔ عظمت کوئی دیکھے تو
اُن کی قِسمت کا تارا چمکایا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

55: حضرت سیدنا حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام خزمہ بن عدی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ یہ وہی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی تلاش کر کے لائے تھے۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی گُم ہوگئی جب مِل نہیں رہی تھی تو منافقین نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اونٹنی کی تو خبر رکھتے نہیں ہیں آسمانوں کی خبر کیسے جان سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب ان کی گفتگو کا حال معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں وہی باتیں جانتا ہوں جن کی اللہ تعالیٰ مجھے اطلاع دیتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اُس کا مقام بتلا دیا ہے کہ وہ کہاں ہے سنو وہ فلاں وادی کی فلاں گھاٹی میں کھڑی ہے جاؤ جا کے لے آؤ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطلاع پر جو شخص اونٹنی کو لینے گئے تھے اُن کا نام حضرت سیدنا حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ ہے۔

جب قرآن پاک جمع ہو رہا تھا تو سورہ توبہ کی آخری آیات نہیں مِل رہی

تھیں تو وہ دو آیتیں اِن کے پاس تھیں جب اِنہوں نے پیش کیں تو قرآن پاک کو جمع کرنے کا سلسلہ مکمل ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 40 ہجری میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[۱]

کر کے پیار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حارث بن خزمہ ذیشان ہوئے
اُن کی عظمت ماننے والے ، اہلِ وفا کی جان ہوئے
ساجدؔ بدر میں حاضر ہو کر اور بھی عظمت پائی ہے
جب قُرآن کو جمع کیا تو حامِل عِشق عِرفان ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

56: حضرت سیدنا حارث بن نعمان بن خزمہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نعمان بن خزمہ بن ابی خزمہ ہے بعض نے کہا ہے خزیمہ بن ثعلبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اِن کے بارے میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ جب جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر خدمت تھے تو انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی۔[۲]

---

[۱] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 420 مکتبہ خلیل لاہور
[۲] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 446 مکتبہ خلیل لاہور

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوؤں میں گم حارث بِن نُعمان ہوئے
قُربِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کے منور اور بھی تھے ذیشان ہوئے
جبرائیل کو اپنی آنکھ سے ساجدؔ دیکھا حارث نے
بدر میں اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اُن کے لئے اِعلان ہوئے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

57: حضرت سیدنا حارث بن نعمان بن رافع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نعمان بن رافع ہے آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی جلیل القدر صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔اور ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ کیا۔[1]

حارث کو کیسا مرتبہ حق نے کیا عَطا
نُصرت کو مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنہیں تھا چُنا گیا
ساجدؔ چلے جو بدر کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
خُلدِ بریں کا راستہ حارث کو تھا مِلا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

58: حضرت سیدنا حارث بن عرفجہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عرفجہ بن حارث ہے۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 446 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 434 مکتبہ خلیل لاہور

حارث ابنِ عرفجہ ہیں مصطفیٰ ﷺ کے وہ غلام
جن کو حاصل ہو گیا تھا بدر میں اعلیٰ مقام
کافروں کے ساتھ جنگ کرنے میں وہ تھے پیش پیش
اُن پہ ساجدؔ رحمتیں ہوں اُن پہ ساجدؔ ہو سلام

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

59: حضرت سیدنا حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کنیت ابوسعد اور والد کا نام صمہ بن عمرو بن عتیک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی غزوہ بدر کے موقع پر یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے تھے لیکن مقام روحا پر جا کر رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس کر دیا اور مال غنیمت اور اجر میں حصہ بھی مقرر فرمادیا۔ گویا یہ اُن لوگوں کی مثل ہوئے جو غزوہ بدر میں عملی طور پر شریک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں بھی شریک تھے اور نہایت ثابت قدمی اختیار کی۔ غزوہ اُحد میں انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا اور اِس کا سامانِ جنگ اُتار کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، اُس دن یہ سعادت صرف انہی کے حصے میں آئی۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موت پر بیعت کی تھی، آپ رضی اللہ عنہ بیر معونہ میں بھی شریک ہوئے اور اسی موقع پر جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ایک عربی شاعر نے یوں خراج عقیدت پیش کیا۔

یارب ان الحارث بن صمه اهل وفاء صادق و ذمه
اقبل فی مهامه ملمه فی لیلة ظلماء مدلهمه
یسوق بالنبی هادی الامة یلتمس الجنة فیماثمه

ترجمہ: اے رب حارث بن صمہ، سچا وفادار اور ذمہ داروں میں سے ہے سخت اور اندھیری رات یعنی گھمسان کی جنگ میں بھی آگے بڑھنے والا ہے جنت کی تلاش میں ھادی امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ چلنے والا ہے۔

بعض نے کہا کہ یہ اشعار حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہیں جو انہوں نے اُحد کے دِن کہے تھے۔[1]

ابو سعد حارث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کو عظمت مِلی ہے
اُنہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیّت کی اعلیٰ سعادت مِلی ہے
جو تھے صاحبِ استقامت اُحد میں رہے پیارے حارث
اُنہیں خُلد حاصل ہوئی اُن کو سؔاجد شہادت ملی ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

60: حضرت سیدنا حارث بن قیس بن خلدہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کنیت خالد اور والد کا نام قیس بن خلدہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں بھی شرکت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 428 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 439 مکتبہ خلیل لاہور

حارث ابنِ قیس انصاری کی ہے کیسی بات بنی
اُن کو قُربت شاہِ دوعالم نُور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے مِلی
بیعتِ عقبیٰ میں بھی تھے وہ اہلِ بدر میں شامل تھے
ساجدؔ اُن کی عظمت دیکھو اُن پر رحمت خاص ہوئی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

61: حضرت سیدنا حارثہ بن سُراقہ رضی اللہ عنہ: شہید، انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ، والد کا نام سُراقہ بن حارث ہے اور والدہ کا نام ربیع بنت نضر ہے جو کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی چھوٹی سی عمر تھی لیکن غزوہ بدر میں شرکت کی آپ رضی اللہ عنہ حوض سے پانی پی رہے تھے کہ حبان بن عرقہ نے انہیں تیر مار کر شہید کر دیا۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبٌ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي جَنَّةٍ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى۔[1]

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ۔ بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ۔ رقم الحدیث 3174 (مصر)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تو ان کی ماں حضرت سیدہ رُبیع بنت نضر رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حارثہ کی خبر دو اگر وہ خیر کو پہنچے ہیں تو میں صبر کروں اور اگر خیر کو نہیں پہنچے تو میں اُن کے لئے دعا کروں ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی امی جنت میں بہت سی جنتیں ہیں اور آپ کا بیٹا سب سے اونچی جنت میں پہنچ چکا ہے۔

امام بخاری نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ، أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ، اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى[1].

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تو ان کی ماں حضرت سیدہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حارثہ کی خبر دو وہ بدر میں تیر لگنے سے شہید ہو گیا ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر خیر کو نہیں پہنچے تو میں اُس کے لئے آہ و بکا کروں گی ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی امی

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ ۔ بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ۔ رقم الحدیث 2809 (دار طوق النجاۃ)

جنت میں بہت سی جنتیں ہیں اور آپ کا بیٹا سب سے اونچی جنت میں پہنچ چکا ہے۔
اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ کی امی ہنستی ہوئی واپس لوٹ گئیں اور یہ کہتی جارہی تھیں اے حارثہ تجھے مبارک ہو۔ [1]

حارثہ ابنِ سراقہ بدر کے پہلے شہید
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی وہ مجاہد وہ رشید
بدر میں کفّار سے ساجدؔ برائے دیں لڑے
خُلد کا پروانہ پایا تھے وہ اِک مردِ سعید
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

62: حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ یا ابومحمد ہے والد کا نام ابوبلتعہ (عمرو بن عمیر بن سلمہ) ہے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سورہ ممتحنہ حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ اس واقعہ کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی مقامات پر نقل کیا ہے۔

عن سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوا مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 453 مکتبہ خلیل لاہور

أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، قُلْنَا لَهَا أَخْرِجِي الكِتَابَ، قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ المُشْرِكِينَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ، مَا هَذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ. فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلاَ رِضًا بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ. فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ السُّورَةَ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الحَقِّ} الممتحنة۔[1]

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَغَازِى۔بَابُ غَزْوَةِ الفَتْحِ۔رقم الحدیث 4274 (دارطوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت سیدنا عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے، حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا ملے گی اُس کے پاس ایک خط ہے وہ خط میرے پاس لے آؤ (اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ سے آگاہ فرمادیا تھا) چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اُس مقام پر جب پہنچے تو وہ بڑھیا ہمیں ملی ہم نے کہا اے بڑھیا خط نکال۔ اُس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم لوگوں نے کہا کہ تجھے خط نکالنا ہوگا ورنہ ہم تجھے برہنہ کردیں گے۔ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر اتنا یقین تھا کہ اس کے پاس موجود ہے) تو اُس نے اس بات کو سُن کر اپنے بالوں کے جُوڑے سے خط نکال دیا۔ جب ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر آئے تو اُس خط میں حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھے حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند معاملات (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فتح مکہ کا ارادہ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار سے پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے) کی خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط کو دیکھ کر فرمایا حاطب یہ کیا بات ہے؟ حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیں (اصل بات یہ ہے کہ) میں ایک شخص ہوں جو قریش میں مل گیا ہوں درحقیقت میں قریش سے نہیں ہوں آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں ان سب کی مکہ میں رشتے داریاں ہیں جس کی وجہ سے یہ اپنے مال اور گھر والوں کو (جو مکہ میں ہیں) حفاظت کرتے ہیں لیکن میری کوئی وہاں رشتہ داری نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ میں اُن پر کچھ احسان

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کروں جس کی وجہ سے یہ میرے عزیز واقارب کی (جو مکہ میں ہیں) حفاظت کریں گے (اسی غرض سے میں نے یہ خط لکھا ہے) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے کفر کی وجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہو کر یہ کام نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ سچ کہتے ہیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حکم ہو تو) اِس منافق کی گردن ماردوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نہیں یہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حال سے مطلع ہے لہٰذا اُس نے فرمادیا ہے۔

اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ فَقَدۡ غَفَرۡتُ لَکُمۡ۔

تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہیں کے حق میں سورۃ ممتحنہ نازل ہوئی۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے 6 ہجری کو مقوقس (شاہ اسکندریہ) کے پاس سفیر بنا کر بھیجا تو آپ نے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر دلائل پیش کیئے تھے ان کے دلائل سے متاثر ہو کر شاہ اسکندریہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کچھ تحائف بھیجے جن میں حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہزادے حضرت سیدنا ابراھیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 30 ہجری کو 65 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ [1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 460 مکتبہ خلیل لاہور

حضرتِ حاطب محمد مصطفیٰ ﷺ کے جاںنثار
دین کی خاطر مہاجر تھے ہوئے وہ ذی وقار
بدر میں سرکار ﷺ کے ہمراہ تھے شامِل ہوئے
ساجدؔ اُن پر ربِ عالم کی ہو رحمت بے شمار
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

63:حضرت سیدنا حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کنیت ابوحاطب اور والد کا نام عمرو بن عبد شمس بن عبدود ہے آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے سرزمین حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں پھر ہجرت مدینہ بھی کی بعض نے کہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حاطب ابنِ عمرو وہ جانباز ہیں
کی ہے ہجرت ہیں مجاہد دین کے
اوّلیں خُدّام میں ساجدؔ ہیں وہ
پاسباں ہیں عشق کے آئین کے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 461 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

64: حضرت سیدنا حباب بن منذر رضی اللہ عنہ: خزرجی

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حباب رضی اللہ عنہ کنیت ابوعمرو اور والد کا نام منذر بن جموح ہے آپ رضی اللہ عنہ جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو آپ کی عمر تینتیس (33) سال تھی ۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانِ بدر میں پہنچے تو وہاں پانی کا پہلا کنواں ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کنویں پر قیام فرمانے لگے تو حضرت سیدنا حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے مشورے کے طور پر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اِس مقام پر قیام نہ فرمائیں بلکہ یہاں سے آگے چلیں اور جس قدر کنوئیں یہاں ہیں سب آپ کی پشت مبارک کی طرف رہ جائیں پھر جس قدر کنوئیں ہیں سب کو خشک کر دیا جائے سوائے ایک کنویں کے اور اُس پر حوض بنواد یا جائے تا کہ جب ہم کافروں سے لڑیں تو ہمیں پانی پینے کو ملے اور اِن کو نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کی رائے کو دادِ تحسین دیتے ہوئے ایسا ہی کیا۔آپ رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے یہاں تک کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

ہیں صحابی سیّدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت حُباب
مشورے جن سے تھے لیتے صاحبِ اُمّ الکتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بَدر میں اللہ سے ساجدؔ اُنہیں نُصرت مِلی
بن گئے وہ بدرِ کامل ہو گئے وہ آفتاب

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 463 مکتبہ خلیل لاہور

65: حضرت سیدنا حبیب بن سعد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سعد ہے اور بعض کے نزدیک ان کے والد کا نام اسود بن سعد ہے آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور جراءت و بہادری کے ساتھ ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ پہرہ دیا۔[1]

حضرت حبیب شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہیں حبیب
اُن کو رسولِ دَہر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قُربت ہوئی نصیب
ساجدؔ نوازا اُن کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
وہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر دم رہے قریب

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

66: حضرت سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حرام رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ملحان (مالک بن خالد) ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ اور بئیر معونہ کے دن بھی شریک تھے اور اِسی دن جام شہادت نوش فرمایا آپ رضی اللہ عنہ رشتے میں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں لگتے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح اور امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں ذکر کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 470 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

بْنُ مِلْحَانَ، وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، قَالَ بِالدَّمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضرت سیدنا حرام بن ملحان کے ماموں ہیں کہ بئیر معونہ کے دن جب آپ رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو کہا یہ خون ہے پھر اپنے ہاتھوں پہ لے کر چہرے اور سَر پر ملتے ہوئے کہا رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حَرَامَ بْنَ مِلْحَانَ وَهُوَ خَالُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَمَّا طُعِنَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ أَخَذَ بِيَدِهِ مِنْ دَمِهِ، فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضرت سیدنا حرام بن ملحان کے ماموں ہیں کہ بئیر معونہ کے دن جب آپ رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو خون اپنے ہاتھوں پہ لے کر چہرے اور سَر پر ملتے ہوئے کہا رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قرآن کی جو آیات منسوخ ہوگئی ہیں اُن میں سے ایک آیت یہ بھی تھی جو کہ بیئر معونہ کے دن شہید ہونے والے اصحاب کے حق اور شان میں نازل ہوئی۔[3]

---

[1] صحيح البخاری۔ كِتَابُ الْمَغَازِی۔ بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ۔ رقم الحديث 4092 (دار طوق النجاة)

[2] مصنف عبدالرزاق۔ كِتَابُ الْجِهَادِ۔ بَابُ الشَّهِيدِ۔ رقم الحديث 9564 (بيروت)

[3] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 497 مکتبہ جلیل القدر

اُس آیت کے الفاظ کو امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

بَلِّغُوا عَنَّا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔[1]

ترجمہ: ہمارے بھائیوں کو خبر پہنچادو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے ہیں وہ ہم سے خوش ہوا اور ہم اُس سے خوش ہوئے۔

غُلامِ سیدِ عالم ﷺ حِرام بن ملحان
نبی ﷺ کے قُرب میں رہ کر وہ ہو گئے ذیشان
مقام و مرتبہ اُن کا بیاں ہو کیا ساجدؔ
لُٹائی دیں کے لئے آپ نے ہے اپنی جَان
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

67: حضرت سیدنا حریث بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حریث رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن عبدرب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ یہ وہی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے اذان کو خواب میں دیکھا تھا۔[2]

آپ رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شرکت کا امام طبرانی نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الْحَاءِ۔ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ الْأَنْصَارِيُّ۔ رقم الحدیث 3607 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 501 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، حُرَيْثُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ .[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا حریث بن زید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

حضرت حریث شاہِ دوعالم کے ہیں غُلام
پیتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصل کا ساجدؔ تھے روز جام
کی وقف زندگی تھی برائے شہِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُن پر خُدا کی ذات کی رحمت رہے مدام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

68: حضرت سیدنا حصین بن حارث رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا حصین رضی اللہ عنہ، والد کا نام حارث، اور دادا جان کا نام حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہے بہ لحاظِ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ان کے ایک بھائی حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں جام شہادت نوش کیا تھا اور دوسرے بھائی کا نام حضرت سیدنا طفیل بن حارث رضی اللہ عنہ ہے۔عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت سیدنا حصین بن حارث رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جنگوں میں شریک ہوئے۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۔بَابُ الْحَاءِ۔حُرَيْثُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ، بَدْرِيٌّ۔رقم الحدیث 3471 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 533 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت حُصین کو مِلا ایمان کا تھا نُور
وہ جانثارِ نُورِ مجسم ﷺ وہ ذی شعور
ہر غزوہ میں صیانتِ دیں اُن کا کام تھا
ساجدؔ وفا سے اُن کی ہوئے راضی آنحضور ﷺ
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

خ

69:حضرت سیدنا خارجہ بن حمیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خارجہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حمیر اَشجعی ہے آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے بھائی حضرت سیدنا عبداللہ بن حمیر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نام حضرت سیدنا حمزہ بن حمیر رضی اللہ عنہ ہے۔[1]

خارجہ بن حمیر ہیں پیارے
مصطفیٰ کی ہیں بزم کے تارے
وہ تھے ساجدؔ وفاؤں کا پیکر
بحرِ عرفان کے تھے وہ دھارے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ،جلد1 صفحہ 591 مکتبہ خلیل لاہور

70: حضرت سیدنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خارجہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن ابی زبیر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور غزوہ اُحد میں اپنے چچا زاد بھائی حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن فرمایا کیونکہ غزوہ اُحد کے شہداء کو اسی طرح دفن کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اکابر اور مشاہیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس رہائش رکھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن دونوں حضرات کے درمیان مواخات قائم فرمادی۔ حضرت سیدنا خارجہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سُسر بھی ہیں آپ کی بیٹی جن کا نام حضرت سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہے وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہونے لگا تو حضرت سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حمل تھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کے پیٹ میں بچی ہے چنانچہ حضرت سیدہ ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ یہ وہی حضرت سیدنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں جن کے بیٹے حضرت سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے وصال کے بعد کلام کیا۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 591 مکتبہ خلیل لاہور

بیعتِ عقبیٰ میں شامِل خارجہ بِن زید تھے
اُلفتِ آقا ﷺ میں کامِل خارجہ بِن زید تھے
بَعد مَرنے کے کیا تھا آپ نے ساجدؔ کلام
اِک حیاتِ نَو کے حامِل خارجہ بِن زید تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

71: حضرت سیدنا خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خالد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام بکیر بن عبد یالیل ہے زمانہ جاہلیت میں ان کی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دادا نفیل بن عبد العزی کے ساتھ حلف کی دوستی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے انہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ میدان بدر میں پہلے بھیجا تھا اور انہیں لوگوں نے عمرو بن حضرمی کو واصل جہنم کیا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 4 ہجری کو ماہ صفر میں جنگ رجیع کے موقع پر 34 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت خالد پر اللہ کی رحمت دیکھو عام ہوئی
پیارے نبی ﷺ کے صدقے خُلد ہے جن کا خاص مقام ہوئی
بَدر میں ساجدؔ پہلے جا کر عمرو کو آگ میں بھیجا تھا
جنگ رجیع میں جان بھی جن کی پیارے نبی ﷺ کے نام ہوئی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 597 مکتبہ خلیل لاہور

72: حضرت سیدنا خالد بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خالد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن نعمان ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ بعض نے کہا کہ ان کا نام حضرت سیدنا خلید بن قیس رضی اللہ عنہ ہے لیکن اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔[1]

حضرتِ خالِد فِدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جان تھی اُن کی برائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بَدر میں حاصل کیا اعلیٰ مقام
وہ تھے ساجدؔ زیر پائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

73: حضرت سیدنا خباب بن الارت رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ یا بعض کے نزدیک ابومحمد یا ابویحییٰ اور والد کا نام ارت بن جندلہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کے نسب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ خزاعی ہیں اور بعض کہتے ہیں تمیمی ہیں۔
آپ رضی اللہ عنہ عربی النسل ہیں اور زمانہ جاہلیت میں گرفتار کر کے مکہ میں بیچ دیئے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اسلام لانے کی طرف سبقت کی (کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے) اور راہ خدا میں سخت قسم کی تکلیفیں جھیلی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 612 مکتبہ خلیل لاہور

ہیں۔امام شعبی نے کہا کہ حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے بہت صبر کیا کفار نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ کی ہڈیوں سے گوشت اُتر گیا۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ کو راہ خدا میں جب تکالیف دی گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اِس کی شکایت کی جس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلاَ تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لاَ يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت کعبہ شریف کے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 619 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ ۔بَابُ عَلاَمَاتِ النُّبُوَّةِ۔رقم الحدیث 3612 (دار طوق النجاۃ)

سائے میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ہم لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمارے لئے مدد کی دُعا کیوں نہیں فرماتے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (بعض روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کے بیٹھ گئے اور چہرہ مبارک سُرخ ہوگیا) تم سے پہلے جو (دین دار) لوگ تھے (اُن کی حالت یہ تھی) کہ اُن میں سے ایک شخص کو پکڑ کر زمین کو کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر اُس کے سَر پر آرا رکھ کر اُسے دو حصوں میں چیر دیا جاتا تھا لیکن یہ بات اُسے اس کے دین سے پھیر نہیں سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے چھیل دیا جاتا تھا اور وہ کنگھیاں اُس کی ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچ جاتی تھیں اور یہ بات اُس کو اُس کے دین سے پھیر نہیں سکتی تھی۔اور یقیناً اللہ تعالیٰ اِس دین کو ایسا کامل فرمائے گا کہ ایک سوار صنعاء (ایک مقام کا نام) سے چلے گا۔اور حضر موت (جگہ کا نام) تک جائے گا لیکن سوائے خدا کے اُس کو کسی کا خوف نہیں ہوگا یا بھیڑ یا بکریوں کی چرواہی کرے گا۔مگر آپ لوگ عجلت کرتے ہو۔

آپ رضی اللہ عنہ اُمّ انمار کے غلام تھے اور لوہار بھی تھے لوہے کی تلواریں بنایا کرتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہ سے بہت محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر طور پر اِن کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔جب ان کی مالکہ کو اِس کی خبر ہوئی تو وہ لوہا گرم کرکے آپ رضی اللہ عنہ کے سَر پر رکھ دیا کرتی تھی۔انہوں نے اِس تکلیف کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا فرمائی اے اللہ خباب کی مدد فرما۔تو اللہ تعالیٰ نے یوں مدد فرمائی کہ اُمّ انمار کے سَر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی اور وہ کتے کی طرح بھونکتی تھی۔جب وہ اطباء کے پاس گئی تو انہوں نے مشورہ

دیا کہ لوہے کو گرم کروا کر اپنے سر پر داغ دِلواؤ تب تجھے سکون ملے گا۔ تو چشمِ فلک نے یہ منظر بھی دیکھا کہ حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ لوہے کو گرم کر کے اُس کے سر پر داغ دیا کرتے تھے۔[۱]

مصائب جھیل جھیل کر آپ رضی اللہ عنہ کی پُشت پر نشانات بن گئے تھے جیسا کہ امام شعبی نے نقل کیا۔

قَالَ الشَّعْبِيُّ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خَبَّابًا رَضِيَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا لَقِيَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُنْظُرْ إِلٰى ظَهْرِيْ فَنَظَرَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ظَهْرَ رَجُلٍ قَالَ خَبَّابُ لَقَدْ أُوْقِدَتْ نَارًا وَسُحِبْتُ عَلَيْهَا فَمَا أَطْفَأَهَا إِلَّا وَدَّكَ ظَهْرِيْ۔[۲]

ترجمہ: امام شعبی نے کہا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے اُن کے مصائب کی کیفیت پوچھی جو اُن کو مشرکین کی طرف سے پہنچائے گئے تو آپ نے عرض کی اے امیر المومنین میری پیٹھ دیکھو جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پیٹھ دیکھی تو کہا میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی (مصائب جھیلنے کی وجہ سے) حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آگ جلائی جاتی تھی اور مجھے اُس میں لِٹا دیا جاتا تھا اور اُس آگ کو میرے جسم کی چربی بجھایا کرتی تھی۔

جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کے اور حضرت

---

[۱] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 620 مکتبہ خلیل لاہور

[۲] إمتاع الأسماع۔ فصل فی ذکر من جعله النبی علیه السلام علی مغانم حروبه۔ جلد 9 صفحه 290۔ (بیروت)

سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ [1]

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 73 ہجری کو سرزمین کوفہ میں وصال فرمایا۔ [2]

دیں پر ہوئے ہیں دیکھو فِدا حضرتِ خباب
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں ٹھہرے وہ کامیاب
سآجد جنہیں دُعائیں مِلی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اصحابِ مصطفیٰ میں ہوئے آپ انتخاب

صاحبزادہ ساجد آلطیف چشتی

74: حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ: مولیٰ عتبہ رضی اللہ عنہ، مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کنیت ابویحییٰ ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ اپنے مالک کے ہمراہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ، نے 19 ہجری میں 50 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ [3]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 620 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 621 مکتبہ خلیل لاہور

[3] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 622 مکتبہ خلیل لاہور

ہر غزوہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھے خباب
دِل میں نبی ﷺ کی رکھتے بہت چاہ تھے خباب
ساجدؔ جو کی غلامی رسالت مآب ﷺ کی
ٹھہرے نبی ﷺ کے عاشقوں کے شاہ تھے خباب

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

75: حضرت سیدنا خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اساف ہے آپ رضی اللہ عنہ اُس وقت اسلام لائے جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے ان کے اسلام لانے کے واقعہ کو امام احمد نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔

حَدَّثَنَا خُبَيْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ غَزْوًا أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلَمْ نُسْلِمْ فَقُلْنَا إِنَّا نَسْتَحْيِي أَنْ يَشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا لَا نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ، قَالَ أَوَأَسْلَمْتُمَا؟ قُلْنَا لَا قَالَ فَلَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا مَعَهُ، فَقَتَلْتُ رَجُلًا وَضَرَبَنِي ضَرْبَةً وَتَزَوَّجْتُ بِابْنَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَتْ تَقُولُ لَا عَدِمْتَ رَجُلًا وَشَّحَكَ هَذَا الْوِشَاحَ فَأَقُولُ لَا عَدِمْتِ رَجُلًا عَجَّلَ أَبَاكِ النَّارَ۔[1]

---

[1] مسند الإمام أحمد بن حنبل۔مُسْنَدُ الْمَكِّيِّينَ ۔حَدِيثُ جَدِّ خُبَيْبٍ۔ رقم الحديث15763(مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: حضرت سیدنا خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے انہوں نے اُن کے دادا سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ بدر تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں میری اور میری قوم کے ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات ہوئی، اور ابھی تک ہم نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی کہ ہمیں اس بات سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ ہماری قوم لڑائی پہ جائے اور ہم اُس کے ساتھ نہ جائیں۔ (لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ چلیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہم مشرکوں کے مقابلے میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتے حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یہ بات سُن کر مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے ایک شخص نے میرے شانے پر تلوار ماری تو شانہ جھک گیا۔ (شانے پر تلوار لگنے سے پہلو جھک گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لعاب مبارک لگا کر ہاتھ پھیرا تو وہ درست ہو گیا) پھر میں نے اُسے قتل کر دیا اور بعد میں اُس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا وہ مجھ سے کہا کرتی تھی کہ میں ہمیشہ اُس شخص کو یاد کرتی ہوں جس نے تمہیں یہ حمائل (زخم کا نشان) پہنائی اور میں اُسے کہتا تھا کہ میں ہمیشہ اُس شخص کو یاد کرتا ہوں جس نے تمہارے باپ کو جلدی دوزخ کی طرف بھیج دیا۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد اور خندق میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور مدینہ طیبہ میں ہی رہائش رکھی اور وصال بھی مدینہ طیبہ میں فرمایا۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 623 مکتبہ خلیل لاہور

رسولِ دوجہان ﷺ پر ہوئے فِدا خبیب ہیں
ہر اہل عِشق کے امیر و مقتداء خبیب ہیں
سدا نبی کریم ﷺ کے رہے وہ ساتھ ساتھ تھے
جنہیں مِلی حضور ﷺ کی سدا دُعا خبیب ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

76: حضرت سیدنا خراش بن صمّہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خراش رضی اللہ عنہ اور والد کا نام صمہ بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور غزوہ بدر میں کچھ سواروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔غزوہ اُحد میں بھی شریک ہوئے اور اُحد کے دِن آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پہ دس زخم لگے۔[1]

ہیں خراش نبی ﷺ کے پیارے اُن کی عظمت کیا کہیے
مِلی ہے جن کو نبی ﷺ کی صحبت اُن کی فضیلت کیا کہیے
بدر و اُحد میں ساجدؔ دیں کی خاطر کُفر سے ٹکرائے
اُن کے لئے تو رب نے سجائی خوب ہے جنت کیا کہیے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

77: حضرت سیدنا خزیمہ بن اوس رضی اللہ عنہ: (انصاری)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا اوس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اوس بن یزید بن اصرم

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 631 مکتبہ خلیل لاہور

ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور جسر کی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت خزیمہ ماہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں غُلام
اُن کو مِلا ہے صُحبتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احتشام
ساجدؔ خُدا کے دین کی خاطر ہوئے شہید
عُشاق کے دِلوں میں خزیمہ کا ہے قیام

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

78: حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوعمارہ اور لقب ذوالشہادتین ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ثابت بن فاکہ اور والدہ کا نام کبشہ بنت ابوس ہے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو مردوں کے برابر قرار دیا ہے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 637 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح البخاری۔ کِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۔ رقم الحدیث 2807 (دار طوق النجاۃ)

وہ ہیں جن کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کے برابر قرار دیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہی تھا۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے جس وجہ سے دو مردوں کے برابر قرار دیا ہے۔ اُسے امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں اور دوسرے بہت سے محدثین نے نقل کیا ہے لیکن ہم یہاں مستدرک للحاکم کی عبارت نقل کر رہے ہیں۔

حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ سَوَاءِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ فَرَسًا فَجَحَدَهُ فَشَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ؟ قَالَ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَكِنْ صَدَّقْتُكَ بِمَا قُلْتَ وَعَرَفْتُ أَنَّكَ لَا تَقُولُ إِلَّا حَقًّا. فَقَالَ مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آپ کے بیٹے حضرت سیدنا عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سواء بن قیس محاربی سے ایک گھوڑا خریدا لیکن سواء بن قیس نے جب انکار کیا تو حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے اِن سے پوچھا کہ تم

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 638 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ الْبُيُوعِ۔ حَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔ رقم الحديث 2188۔ (دار الكتب العلمية-بيروت)

نے کیسے گواہی دی؟ حالانکہ (جب ہم نے گھوڑا خریدا تو) تم اُس وقت ہمارے ہمراہ نہیں تھے تو حضرت سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے سچ فرمایا لیکن جو کچھ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں میں نے اُس کی تصدیق کر لی ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہتے۔ (پس میں نے آپ کی اِس بات کو بھی سچا سمجھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے بعد خزیمہ جس کسی کے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انہیں کی گواہی کافی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پہ سجدہ کیا ہے۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے نقل کیا۔

عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ ال لهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ، فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے روایت کیا جو کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں کہ حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پہ سجدہ کیا ہے (اس خواب کو سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا اپنے خواب کو سچا کر لو تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی پہ سجدہ کیا۔

---

[1] مسند الإمام أحمد بن حنبل۔ تتمة مسند الأنصار۔ حَدِيثُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ۔ رقم الحديث21885(مؤسسة الرسالة)

آپ رضی اللہ عنہ نے 37ہجری میں واقعہ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

فِدائے شاہِ دوعالم خزیمہ بن ثابت
سلیم و مسلم و اسلم خزیمہ بن ثابت
گواہی اُن کی برابر ہے دو گواہوں کے
ہیں ساجدؔ ایسے معظّم خزیمہ بن ثابت

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

79: حضرت سیدنا خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خلاد رضی اللہ عنہ کنیت ابویحییٰ اور والد کا نام رافع بن مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کے غزوہ بدر کی طرف جانے کا واقعہ بڑا خوبصورت ہے جو کہ کتبِ سیر میں ملتا ہے جیسا کہ امام واقدی نے مغازی میں ذکر کیا ہے۔

فَحَدّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ خَرَجْت مَعَ النّبِيّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ إلَى بَدْرٍ، وَكَانَ كُلّ ثَلَاثَةٍ يَتَعَاقَبُونَ بَعِيرًا، فَكُنْت أَنَا وَأَخِي خَلّادُ بْنُ رَافِعٍ عَلَى بَكْرٍ لَنَا، وَمَعَنَا عبيد بن زيد ابن عَامِرٍ، فَكُنّا نَتَعَاقَبُ فَسِرْنَا حَتّى إذَا كُنّا بِالرّوْحَاءِ، أَذَمّ بِنَا بَكْرُنَا، فَبَرَكَ عَلَيْنَا، وَأَعْيَا، فَقَالَ أَخِي اللّهُمّ، إنّ لَك عَلَيّ نَذْرًا، لَئِنْ رَدَدْتَنَا إلَى الْمَدِينَةِ لَأَنْحَرَنّهُ. قَالَ فَمَرّ بِنَا النّبِيّ

---

[1] اسد الغابہ، جلد1 صفحہ 638 مکتبہ خلیل لاہور

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ، بَرَكَ عَلَيْنَا بَكْرُنَا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَتَمَضْمَضَ وَتَوَضَّأَ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ قَالَ: افْتَحَا فَاهُ فَفَعَلْنَا ثُمَّ صَبَّهُ فِي فِيهِ، ثُمَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ عَلَى حَارِكِهِ ثُمَّ عَلَى سَنَامِهِ ثُمَّ عَلَى عَجُزِهِ ثُمَّ عَلَى ذَنَبِهِ، ثُمَّ قَالَ ارْكَبَا وَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقْنَاهُ أَسْفَلَ الْمُنْصَرَفِ وَإِنَّ بَكْرَنَا لَيَنْفِرُ بِنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمُصَلَّى رَاجِعِينَ مِنْ بَدْرٍ بَرَكَ عَلَيْنَا فَنَحَرَهُ أَخِي فَقَسَّمَ لَحْمَهُ وَتَصَدَّقَ بِهِ۔ [1]

ترجمہ: عبید بن یحییٰ نے معاذ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی خلاد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر میں ایک دُبلے اونٹ پہ سوار ہو کر گئے اور عبید بن زید بن عامر بھی ہمارے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب ہم مقام روحا پہ پہنچے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا تو ہم نے نذر مانی یااللہ اگر ہم مدینہ طیبہ (اسی اونٹ پر) پہنچ جائیں تو ہم تیرے لئے نذر کرتے ہیں کہ اِس اونٹ کو تیری راہ میں قربان کر دیں گے۔ پس ہم اسی حال میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے تو ہم نے آپ ﷺ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ (سواری سے) اُتر

---

[1] المغازی الواقدی۔ الجزء الثانی۔ ذِكْرُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ ابْنِ أُبَيٍّ۔ جلد1 صفحہ25۔ (دارالأعلمی-بیروت)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

پڑے اور وضو فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنے غسالہ وضو میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کے منہ کو کھولا جائے جب ہم نے ایسا کیا تو وہ پانی اونٹ کے منہ میں اور کچھ سَر پر اور پھر گردن پر پھر اُس کے کندھے اور کوہان پر پھر اُس کی سُرین پر اور دُم پر چھڑک کر فرمایا سوار ہو جاؤ (ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ رافع اور خلاد کو اسی اونٹ پر منزل تک پہنچا) اور رسول اللہ ﷺ بھی چل پڑے (وہ اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ) وادی منصرف کی ابتداء میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل گئے۔ اور ہمارا وہ اونٹ قافلے سے آگے آگے رہتا تھا (ایک روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو آپ ﷺ مسکرانے لگے) پھر جب ہم میدانِ بدر پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا تو پھر ہم نے اُس اونٹ کو ذبح کر کے اُس کا گوشت تقسیم کر دیا۔

حضرت خلاد انصاری کو عظمت مِل گئی
جب اُنہیں سردارِ دوعالم ﷺ کی قُربت مل گئی
بدر میں شامل ہوئے ساجدؔ بصد حُسنِ طلب
اُن کو رِفعت مِل گئی اُن کو شہادت مِل گئی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

80: حضرت سیدنا خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خلاد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سوید بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ، غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ قریظہ میں پتھر لگنے کی وجہ سے جام شہادت نوش فرمایا۔ جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْوَاقِدِيِّ، أَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّ خَلَّادَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيَّ دَلَّتْ عَلَيْهِ فُلَانَةُ، امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، رَحًا فَشَدَخَتْ رَأْسَهُ، فَذُكِرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ فَقَتَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ، وَكَانَ خَلَّادُ بْنُ سُوَيْدٍ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَبَنِي قُرَيْظَةَ۔[1]

ترجمہ: محمد بن سعد واقدی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا خلاد بن سوید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو بنی قریظہ کی ایک عورت نے پتھر مارا تو آپ رضی اللہ عنہ کا سر پھٹ گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کا اجر دو شہیدوں کے برابر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس عورت کو قتل کروا دیا اور حضرت سیدنا خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور قریظہ کی جنگ میں شریک تھے۔

---

[1] السنن الکبری۔ کِتَابُ السِّيَرِ۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ۔ رقم الحدیث 18109 (دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام جزری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹے حضرت سیدنا سائب بن خلاد اور حضرت سیدنا ابراھیم بن خلاد رضی اللہ عنہما صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔[۱]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فِدا خلاد تھے
اُن کو گر عِشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یاد تھے
دُہری عظمت کے ہوئے حقدار وہ
ساجدؔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ رکھتے یاد تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

81: حضرت سیدنا خلاد بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خلاد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حضرت سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سیدنا عمرو بن جموح اور تینوں بھائیوں حضرت سیدنا معاذ، حضرت سیدنا معوذ اور حضرت سیدنا ابوایمن رضی اللہ عنہم سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[۲]

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد میں ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ پہرہ دیتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ خَلَّادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، قُتِلَ بِأُحُدٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[۳]

۱۔ اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 646 مکتبہ خلیل لاہور

۲۔ اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 646 مکتبہ خلیل لاہور

۳۔ المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ فَأَمَّا أَخُوهُ خَلَّادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ۔ رقم الحديث 5796 (دار الكتب العلمية - بيروت)

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا خلاد بن سوید بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

عاشقِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا خلاد کا سارا ہی گھر
خُوش مقدر ، اہلِ ایماں میں تھے وہ عالی نظر
ہو گئے قُربان ساجدؔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر
عاشقوں کی ہیں نگاہوں میں ہوئے وہ مُعتبر

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

82: حضرت سیدنا خلید بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خلید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن نعمان ہے بعض نے آپ کا نام خلدہ بن قیس بھی لکھا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حضرت خُلَید پر تھی نظر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
چاہت تھی اُن کے دِل میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ساجدؔ بفیضِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو ملی ہے خُلد
اُن کو سلامی ملتی ہے ہر شیخ و شاب کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 648 مکتبہ خلیل لاہور

83: حضرت سیدنا خلیفہ بن عدی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خلیفہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عدّی بن معلیٰ ہے

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور حضرت سیدنا عبید اللہ بن رافع کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ بھی لڑائیوں میں شریک رہے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلِيفَةُ بْنُ عَدِيٍّ بَدْرِيٌّ۔[1]

ترجمہ: عبید اللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جو لوگ انصار میں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ لڑائیوں میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا خلیفہ بن عدی بدری کا بھی ہے۔

شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی ہیں خلیفہ بن عدی
رحمتِ عالم کی نسبت سے اُنہیں عظمت مِلی
مصطفیٰ پر جاں لُٹانے کو سدا تیّار تھے
وہ تھے ساجدؔ وہ تھے عاشق وہ تھے جوّاد و جری

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الْخَاءِ۔ خَلِيفَةُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔
رقم الحدیث 4178 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

84: حضرت سیدنا خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خنیس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حذافہ بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی اور پھر واپس لوٹ کر ہجرت مدینہ طیبہ بھی کی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما حضرت سیدنا خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ (کے فوت ہونے) سے بیوہ ہو گئیں۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر میں بھی حاضر تھے اور مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثُمَّ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] صحيح البخارى۔ كِتَابُ المَغَازِي۔ بَابُ شُهُودِ المَلاَئِكَةِ بَدْرًا۔ رقم الحديث 4005 (دار طوق النجاة)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَكَانَتْ مِنْ قَبْلِهِ تَحْتَ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ۔[1]

ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شادی فرمائی اس سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

ہیں خنیس ابنِ حذافہ بانصیب و باکمال
ہو گئے سرکار ﷺ کی نسبت سے ہیں وہ لازوال
وہ مہاجر ہیں حبش کے وہ ہیں غازی بدر کے
اُن کی عظمت ہو بیاں ساجدؔ یہ ہے اَمرِ محال

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

85: حضرت سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خوات رضی اللہ عنہ کنیت ابوصالح ہے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ يُكْنَى أَبَا صَالِحٍ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوصالح ہے۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔ رقم الحديث 6750 (دار الكتب العلمية-بيروت)

[2] المعجم الكبير للطبرانى۔ بَابُ الْخَاءِ۔ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحديث 4141 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام جبیر بن نعمان ہے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بھی لڑائیوں میں شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواروں میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میدان بدر کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں مقام صفرا پر جب پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں پتھر لگ گیا اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں واپس بھیج دیا اور مال غنیمت اور ثواب میں حصہ بھی عطا فرمایا اس لئے یہ اُن لوگوں کی طرح ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ بَدْرِيٌّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رَجَعَ مِنَ الطَّرِيقِ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمًا۔ [1]

ترجمہ: محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک رہے اُن میں سے حضرت سیدنا خوات بن جبیر بدری بھی ہیں جو راستے سے واپس لوٹ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کا (مال غنیمت) میں حصہ بھی لگا دیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 40 ہجری کو 74 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ [2]

---

[1] المعجم الكبير للطبراني۔ بَابُ الْخَاءِ ۔ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔
رقم الحديث 4142 (مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 651 مکتبہ خلیل لاہور

سیدِ عالم کے اسواروں میں تھے شامِل خوات
معتبر سرکار ﷺ کی صحبت سے ٹھہری اُن کی ذات
مصطفیٰ ﷺ و مُرتضیٰ سے کرتے تھے ساجدؔ وہ پیار
دِل کی ہے تسکیں کا باعث ذِکر اُن کا ، اُن کی بات

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

86: حضرت سیدنا خولی بن ابی خولی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا خولی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابوخولی عجلی ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں بھائیوں سمیت غزوہ بدر اور پھر بعد کے تمام غزوات میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ فتنوں کے زمانے میں تم مُلکِ شام چلے جانا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

حضرت خولی بن خولی کو حاصِل شرفِ صُحبت ہے
وہ ہیں مجاہد وہ ہیں غازی ، نبی ﷺ سے اُن کی قُربت ہے
بدر کے غزوہ میں تھے ساجدؔ دین کی خاطر آپ شریک
اُن پر کیسا کرم ہوا ہے کیسی اُن کی عظمت ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 652 مکتبہ خلیل لاہور

ذ

87: حضرت سیدنا ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ: (انصاری)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ذکوان رضی اللہ عنہ کنیت ابو السبع اور والد کا نام عبد قیس بن خلدہ ہے آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ دونوں میں شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو لوگ انصاری مہاجری کہا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے اُس وقت مکۃ المکرمہ تشریف لے گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی مکۃ المکرمہ میں ہی تشریف فرماتھے وہاں جا کر انہوں نے اسلام قبول کیا اور پھر غزوہ بدر میں بھی شرکت کی۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ ذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ خَلْدَةَ، وَكَانَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا۔ [1]

ترجمہ: حضرت عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بیعت عقبہ اور بدر میں جو لوگ شریک ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ کا ہے جنہوں نے مدینہ طیبہ سے مکۃ المکرمہ کی طرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہجرت کی۔

آپ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد پھر مدینہ طیبہ واپس لوٹ آئے پس یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھ کر سرزمینِ مدینہ میں داخل ہوئے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الذَّالِ۔ ذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 4219 (مکتبۃ ابن تیمیۃ۔ القاہرۃ)

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور پھر غزوہ اُحد میں ہی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، ذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوکر شہید ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

بیعتِ عقبیٰ میں بھی شامل تھے حضرت ذکوان
انصاری ہیں وہ ہیں مہاجر اُن کی اُونچی شان
طیبہ میں وہ رہنے والے ساجدؔ پہلے مومن تھے
ناموسِ سرکار پہ اُحد میں واری آپ نے اپنی جان

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

88: حضرت سیدنا ذوالشمالین بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ: شہید، مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ذوالشمالین (عمیر) اور والد کا نام عبد عمرو بن نضلہ ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں ہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ الذَّالِ۔ذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 4220 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ بْنِ غَبْشَانَ، مِنْ خُزَاعَةَ قَالَ وَاسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ رَجُلَانِ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا ذوالشمالین بن عبدعمرو بن نضلہ بن غبشان کا ہے اور غزوہ بدر میں بنی زھرہ بن کلاب سے جو دولوگ شہید ہوئے اُن میں سے ایک حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص اور دوسرے حضرت سیدنا ذوالشمالین بن عبدعمرو بن نضلہ رضی اللہ عنہما ہیں۔

بدر کے شہیدوں میں شامِل ذوالشمالین نام آپ کا ہے
ہیں غُلامِ شہِ دوجہاں وہ، خُوب تر یہ مقام آپ کا ہے
بدر کی وادی خُوں سے سجادی، جان دینِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لٹا دی
اِس پہ نظرِ کرم آپ کر دیں یہ تو ساجدؔ غُلام آپ کا ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

89: حضرت سیدنا رافع بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارث بن سواد ہے

---

[1] السنن الکبریٰ۔ کِتَابُ الصَّلَاةِ۔ رقم الحدیث 3927 (دار الکتب العلمیة، بیروت)

آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

حضرت رافع بِن حارث کو عِشق مِلا عِرفان مِلا
حاصِل قُرب ہے اُن کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا، اعلیٰ تر ایمان مِلا
ہر غزوہ میں ساجدؔ شامِل حضرت رافع ہوتے تھے
اُن کو تمغہ جو بھی مِلا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عالی شان مِلا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

90: حضرت سیدنا رافع بن جعدبہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ اور والد کا نام جعدبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ. فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَافِعُ بْنُ جَعْدَبَةَ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے انصار میں سے ایک نام حضرت سیدنا رافع بن جعدبہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 680 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّاءِ۔ رَافِعُ بْنُ جَعْدَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 4473 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

حضرت رافع اوسی کو ایمان مِلا ایقان مِلا
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بنے صحابی کیسا حسین ایمان مِلا
بدر و اُحد میں اور خندق میں ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہے
خُلد خُدا نے بخشی اُن کو رُتبہ عالیشان مِلا
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

92: حضرت سیدنا رافع بن عُنجُدَہ رضی اللہ عنہ: (انصاری)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے والدہ کا نام عنجدہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی روایت کو امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَافِعُ بْنُ عُنْجُدَةَ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے انصار میں سے ایک نام حضرت سیدنا رافع بن عنجدہ کا بھی ہے۔

ابنِ عُنجدہ رافع نے یہ کیسی رفعت پائی ہے
سب غزوات میں حاضر ہو کر خوب فضیلت پائی ہے
ساجدؔ خُلد بقیع بھی حاصل دُنیا ہی میں کر لی ہے
چُوم کے قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلیٰ جنت پائی ہے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّاء رَافِعُ بْنُ عُنْجُدَةَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 4476 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

93: حضرت سیدنا رافع بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ، کنیت ابو مالک یا ابو رفاعہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ میں بھی شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ الزُّرَقِيُّ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ عقبہ کی بیعت میں شریک ہونے والے انصار میں سے ایک نام حضرت سیدنا رافع بن مالک زرقی کا بھی ہے۔

یاد رہے کہ انصار مکۃ المکرمۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کے لئے آئے تھے پہلے عقبہ میں بارہ اور دوسرے میں ستر لوگ شامل تھے اصحاب بدر کی فضیلت والی حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہ نے ہی روایت کی ہے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ، قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّا۔ رَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الْعَجْلَانِ۔ رقم الحدیث 4452 (مکتبۃ ابن تیمیۃ- القاھرۃ)

[2] صحیح البخاری۔ کِتَابُ الْمَغَازِی۔ بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا۔ رقم الحدیث 3992 (دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے نزدیک اصحاب بدر کا کیا مرتبہ ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ میری اُمت میں بزرگ ترین لوگ ہیں تو جبرائیل امین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کا مرتبہ ہم میں ہے)

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ مکۃ الکرمۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے تو سورۃ طٰہٰ نازل ہوئی تو اس سورۃ پاک کی کتابت آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔[1]

ابو رفاعہ رافِع کو عرفانِ محبت حاصِل ہے
حضرت رافع کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت و قربت حاصِل ہے
بیعتِ عقبیٰ میں شامِل تھے اُن پر راضی ہوا خُدا
کاتب تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساجدؔ دوہری فضیلت حاصل ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

94: حضرت سیدنا رافع بن معلیٰ رضی اللہ عنہ: شہید، انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ اور والد کا نام معلیٰ بن لوذان ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 689 مکتبہ خلیل لاہور

عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، رَافِعُ بْنُ الْمُعَلَّى وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ بَدْرٍ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک تھے ان میں سے ایک نام حضرت سیدنا رافع بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔اور آپ نے بدر کے دن ہی جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرتِ رافع کو رُتبہ ہو گیا حاصل کمال
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیکھتے تھے روز و شب نُور و جمال
اُن کو ساجدؔ بدر میں حاصل شہادت ہو گئی
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غُلامی سے ہوئے وہ لازوال

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

95: حضرت سیدنا رافع بن یزید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ اور والد کا نام یزید بن سکن ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں۔غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، رَافِعُ بْنُ يَزِيدَ۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ الرَّاءِ۔رَافِعُ بْنُ الْمُعَلَّى أَبُو سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ رقم الحدیث4464(مکتبة ابن تیمیة-القاھرة)

[2] المعجم الکبیرللطبرانی۔بَابُ الرَّا ۔رَافِعُ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔رقم الحدیث 4470(مکتبة ابن تیمیة-القاھرة)

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے انصار میں سے ایک نام حضرت سیدنا رافع بن یزید رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

حضرتِ رافِع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غُلام
خوش نصیب و خُوش مقدر ، خُوش کلام
بدر میں شامِل ہوئے سآجد تھے وہ
ہیں مکرّم، محترم، ذِی احتشام!

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

96: حضرت سیدنا ربعی بن رافع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ربعی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام رافع بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے۔غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

حضرت ربعی بن رافع نے پائی خاص ہے عزّوشان
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت تھی حضرت ربعی کا ایمان
حضرت ربعی بدر کے غزوہ میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے
ساجدؔ اُن کے عزّوشرف کو ظاہر کرتا ہے رحمان

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

97۔ حضرت سیدنا ربعی بن ابی ربعی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ربعی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابو ربعی ہے آپ رضی اللہ عنہ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 694 مکتبہ خلیل لاہور

انصاری اوسی ہیں اور انصار کے خاندان بنی عجلان سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، مِنَ الْأَنْصَارِ، مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ، رِبْعِيُّ بْنُ أَبِي رِبْعِيٍّ۔ [1]

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ انصار کے خاندان بن عجلان میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک تھے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ربعی ابن ابی ربعی رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

ہیں قبیلہ بنی عجلان کی وہ روشنی
اُن کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غُلامی سے ہے عظمت مِل گئی
ہیں ربعی ابنِ ربعی اپنے امیر و رہنما
نام ساجدؔ ایسے ہیں جیسے ہو پھُولوں کی لڑی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

98۔حضرت سیدنا ربعی بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ربعی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار سے ہے غزوہ بدر میں اور پھر حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بھی جنگوں میں شریک تھے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ الرَّاءِ۔رِبْعِيُّ بْنُ أَبِي رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔رقم الحدیث 4611 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رِبْعِيُّ بْنُ عَمْرٍو بَدْرِيٌّ.[1]

ترجمہ: عبیداللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ جو لوگ شریک تھے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا ربعی بن عمرو رضی اللہ عنہ بدری کا بھی ہے۔

ہیں ربعی ابنِ عَمرو محبوبِ داور کے حبیب
عشقِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگیا اُن کو نصیب
ہر زمانہ میں رہے گا اُن کا ساجدؔ احترام
تھے ربعی ابن عَمرو حق آشنا حق کے نقیب

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

99: حضرت سیدنا ربیع بن ایاس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ربیع رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ایاس بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّاءِ۔ رِبْعِيُّ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ۔
رقم الحدیث 4609 (مکتبة ابن تیمیة - القاھرة)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، رَبِيعُ بْنُ إِيَاسٍ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے انصار میں سے ایک نام حضرت سیدنا ربیع بن ایاس کا بھی ہے۔

عظمت کمال مِل گئی حضرت ربیع کو
ایماں کی روشن مِلی حضرت ربیع کو
سرکارِ دوجہاں ﷺ کی عنایت ہوئی ہے خاص
ساؔجد مِلی ہے آگہی حضرت ربیع کو

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

100: حضرت سیدنا ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو یزید اور والد کا نام اکثم بن سنجرہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کا قد مبارک چھوٹا تھا۔ تیس برس کی عمر میں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّا ۔ رَبِيعُ بْنُ إِيَاسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔
رقم الحدیث 4605 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاہرۃ)

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّا ۔ رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ الْأَسَدِيُّ ۔
رقم الحدیث 4599 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاہرۃ)

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے بعد اُحد، خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک تھے۔[1] اور غزوہ خیبر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا۔

فَأَمَّا رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ فَإِنَّهُ اسْتُشْهِدَ بِخَيْبَرَ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ نے جنگ خیبر میں جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت ربیعہ کو مِلا ایمان کا تھا نُور
وہ تھے مہاجر اُن کی وفا پر تھے خُوش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ناموسِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ تھے بدر میں
ساجدؔ غلام پر وہ کریں گے نظر ضرور

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

101: حضرت سیدنا رخیلہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رخیلہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ثعلبہ بن خالد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، رُخَيْلَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ خَلْدَةَ۔[3]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 698 مکتبہ خلیل لاہور

[2] السنن الکبری۔ كِتَابُ الطَّهَارَةِ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِيَاكِ عَرْضًا۔ رقم الحدیث 173 (دار الکتب العلمیة، بیروت)

[3] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّا۔ رُخَيْلَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 4639 (مکتبة ابن تیمیة - القاهرة)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا رخیلہ بن ثعلبہ کا بھی ہے۔

حضرت رُخیلہ اہلِ حرم میں ہیں معتبر
انصاری، خزرجی ہیں وہ بدری وہ رَاہ بر
ساجدؔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچّے غُلام ہیں
اُن کے ہیں آگے سرنِگوں دُنیا کے تاجور

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

102: حضرت سیدنا رفاعہ بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارث بن رفاعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حضرت رفاعہ کو مِلی قُربت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دِل میں تھی اُن کے چاہت و اُلفت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ساجدؔ برائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر تھی اُن کی جان
اُن کو عطا ہوئی تھی معیّت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

103: حضرت سیدنا رفاعہ بن رافع بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو معاذ اور والد کا نام حضرسیدنا رافع بن مالک رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام اُمّ مالک بنت ابی بن سلول ہے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 712 مکتبہ خلیل لاہور

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے اور غزوہ بدر، اُحد، خندق بیعت الرضوان اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی غزوہ بدر میں شرکت کا امام بخاری نے بھی ذکر فرمایا ہے۔

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادِ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

رفاعہ ابنِ رافع کا ستارا رب نے چمکایا
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لُطف و کرم کا اُن پہ تھا سایا
ہوئے وہ بدر میں اور بیعتِ رضوان میں شامِل
ہوا راضی خدا اُن پر یہ ہے قُرآن میں آیا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

104: حضرت سیدنا رفاعہ بن عبدمنذر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابولبابہ اور والد کا نام عبدالمنذر بن زنبر بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابولبابہ سے مشہور ہیں آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں عملی طور پر شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ راستے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں حاکم مدینہ بنا کر واپس بھیج دیا۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو مال غنیمت میں حصہ

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَغَازِي۔ بَابُ شُهُودِ المَلاَئِكَةِ بَدْرًا ۔ رقم الحدیث 4041 (دارطوق النجاۃ)

اور ثواب کی نوید بھی عطا فرمائی۔لہٰذا یہ اُن حضرات کی طرح ہیں جو غزوہ بدر میں عملی طور پر شریک ہوئے۔یہی وجہ ہے کہ امام طبرانی نے ان کا اُن لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوہ بدر میں شریک تھے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا رفاعہ بن عبد منذر رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی توبہ کا واقعہ بھی بہت مشہور ہے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں بنی قریظہ کے محاصرے کے وقت بنی قریظہ کی طرف بھیجا کیونکہ بنی قریظہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف پیغام بھیجا تھا کہ حضرت سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیجا جائے چنانچہ جب اُن کے پاس پہنچے تو مرد،عورتیں اور بچے روتے ہوئے کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں قلعہ سے اُترنے کے لئے کہا ہے کیا تم ہمیں رائے دیتے ہو کہ ہم ایسا کریں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ کو اُن پر رحم آ گیا اور زبان سے تو ہاں کہہ دیا لیکن ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے۔آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خیانت کی ہے تو میرے پاؤں تھرتھرانے لگے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف نہیں گیا بلکہ مسجد نبوی شریف میں آ گیا اور اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ کر کہا کہ میں اتنے تک اپنے آپ کو آزاد

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ الرَّا۔رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَقَبِيٌّ بَدْرِيٌّ۔رقم الحدیث 4555 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

نہیں کروں گا جب تک میرے لئے معافی کا اعلان نہ ہو جائے۔ جب دیر ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس نہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پوچھنے پر اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ سیدھے میرے پاس آجاتے تو میں ان کے لئے استغفار فرما دیتا لیکن اب چونکہ انہوں نے اپنے آپ کوستون کے ساتھ باندھ دیا ہے اب ہم اُن کو اس وقت تک نہیں کھولیں گے جتنے تک اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول نہ فرمالے حتی کہ سات دن تک آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر کچھ کھائے پیئے اپنے آپ کو باندھے رکھا (بعض نے کہا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں کا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرانے لگے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکراتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی رسیاں کھول کر آزاد فرمادیا۔[1]

آج بھی مسجد نبوی شریف کے ایک ستون پر لکھا ہے ستونِ ابی لبابہ یعنی یہ ستون آپ رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کی وجہ سے یادگار بن گیا۔

ابولبابہ رفاعہ پر تھا کرم ہوا پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
خدا کی رحمت مِلی تھی اُن کو صِلہ مِلا تھا اُنہیں دُعا کا
غُلامی کر کے رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رب سے اعلیٰ مقام پایا
خدا نے ساجدؔ بھرا تھا دامن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِس گدا کا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 718 مکتبہ خلیل لاہور

105: حضرت سیدنا رفاعہ بن عمرو بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوالولید اور والد کا نام عمرو بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ، رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرٍو وَشَهِدَ بَدْرًا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا رفاعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرٍو ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ احد میں شہید ہوئے ان میں سے ایک نام حضرت سیدنا رفاعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّا۔ رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ۔ رقم الحدیث 4552 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاہرۃ)

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الرَّا۔ رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ۔ رقم الحدیث 4553 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاہرۃ)

رفاعہ بن عمرو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وہ تھے روشن تریں تارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
شہیدِ اُحد کو سآجد سلامی
رہے کرتے جو نظارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

ز

106: حضرت سیدنا زیاد بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ انصار کے حلیف تھے۔[1]

حضرت زیاد شاہِ مدینہ کے ہیں غلام
پیتے رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں سے نُوری جام
سآجد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قُربت اُنہیں مِلی
مومن تو کیا ہیں قُدسی بھی اُن کو کریں سلام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

107: حضرت سیدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام لبید

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 760 مکتبہ خلیل لاہور

بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔مکہ معظّمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر ہجرت تک وہیں رہے۔آپ رضی اللہ عنہ کو مہاجری انصاری کہا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ، زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ،وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے بعد غزوہ اُحد،خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو حضرموت پر عامل بھی مقرر فرمایا تھا۔[2]

حضرت زیاد پر ہوئی رحمت خدا کی ہے
اُن پر نگاہِ لُطف و کرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے
سؔاجد بچشمِ شوق ہے کرتا اُنہیں سلام
اِس کو طلب زیاد کی چشمِ عطا کی ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ الزَّايِ۔زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ ۔ رقم الحدیث 5289(مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

[2] اسد الغابہ،جلد 1 صفحہ 760 مکتبہ خلیل لاہور

108: حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اسلم بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگِ بزاخہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ [1]

زید بن اسلم کو ہے رُتبہ دیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
خاص رحمت کے لئے اُن کو چُنا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بدر میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ وہ شامِل ہوئے
پیار کا ساجدؔ دیا کیسا صِلہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

109: حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ کنیت ابواُسامہ، والد کا نام حارثہ اور والدہ کا نام سُعدی بنت ثعلبہ ہے جن کا تعلق بنو طے کی شاخ بنومعن سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا کہا آپ وہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر نام کے ساتھ قرآن مجید میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا ۔ (احزاب 37)

ترجمہ: پھر جب (آپ کے متبنٰی) زید نے اسے طلاق دینے کی غرض پوری کر لی،

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 764 مکتبہ خلیل لاہور

جب حضور ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو چند لوگوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ طائف کے سفر میں زید حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب وہاں کے اوباشوں نے آپ پر سنگ باری کی تو حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے یہ پتھر اپنے جسم پر روکے۔ حضور ﷺ نے آپ کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے کروادی تھی۔ ان میں نباہ نہ ہوسکا اور طلاق ہوگئی۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنا بھائی فرمایا جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔[1]

ترجمہ: اور (حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا) تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔

رسول اللہ ﷺ کو حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے جو پیار تھا اُس کا اظہار درج ذیل الفاظ میں فرمایا، جن کو امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ

---

[1] صحیح البخاری۔ کِتَابُ الصُّلْحِ۔ رقم الحدیث 2699 (دار طوق النجاۃ)

اللہِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید کو بنایا، ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم وہ (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب اُن کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو ڈاکوؤں نے پکڑ لیا تھا اور عکاظ کے بازار میں یا بعض کے نزدیک بطحاء مکہ میں آٹھ سال کی عمر میں فروخت کیا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرید کر آزاد فرما کر اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو پتا چلا تو والد اور چچا لینے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زید اگر جانا چاہے تو ہم نہیں روکیں گے مگر حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا کہ جو پیار، محبت اور شفقت مجھے یہاں ملا ہے وہ گھر والوں کے پاس سے نہیں مل سکے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت کی اور 8 ہجری کو غزوہ موتہ میں مسلم فوج کی کمانڈ کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ [2]

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ۔ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَايْمُ اللهِ)۔ رقم الحدیث 6627 (دار طوق النجاۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 770 مکتبہ خلیل لاہور

زید ابنِ حارثہ تھے یکتا اپنی شان میں
نام آیا آپ ہی کا ہے فقط قُرآن میں
اوّلیں اصحاب میں شامِل ہوئے ساجدؔ تھے وہ
تھے جری وہ جنگ میں کامِل تریں ایمان میں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

110: حضرت سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ۔مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبد الرحمن والد کا نام خطاب بن نفیل اور والدہ کا نام اسماء بنت وہب ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے والد کی طرف سے بھائی ہیں (دونوں کے والد ایک ہیں) کیونکہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق، حدیبیہ اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے موقع پر مواخاتِ مدینہ قائم فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمادی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 12 ہجری کو جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

ابنِ خطاب زید کی عظمت تو دیکھئے
عظمت بھی ہے کمال عزیمت تو دیکھئے
ہر غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ ساتھ ساتھ تھے
ساجدؔ یہ اُن کا شوقِ شہادت تو دیکھئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 773 مکتبہ خلیل لاہور

111: حضرت سیدنا زید بن مزین رضی اللہ عنہ انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام مزین بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

زید بن مزین کا رُتبہ کیسا عالی ہے
زید کو ہوئی حاصِل شان بے مثالی ہے
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں زید کا بسیرا ہے
ساجدؔ اُن کے سر پر تو دوجہاں کا والی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

112: حضرت سیدنا زید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ودیعہ بن عمرو ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ زَيْدُ بْنُ وَدِيعَةَ ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 786 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الزَّايِ۔ زَيْدُ بْنُ وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 5159 (مکتبة ابن تیمیة - القاهرة)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ایک نام حضرت سیدنا زید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

جنابِ زید کو حاصِل وِلائے مصطفائی تھی
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قُرب میں رہ کر مِلی ہر اِک بھلائی تھی
رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے نُوری جلوے اُن کی نظروں میں
اُحد میں زید نے سآجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاں لٹائی تھی
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

س

113: حضرت سیدنا سنان بن صیفی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سنان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام صیفی بن صخر ہے بڑے ہی جلیل القدر انصاری (خزرجی) صحابی ہیں ستر آدمیوں والی بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شرکت کی اور غزوہ احزاب میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

بیعتِ عقبیٰ میں بھی شامِل تھے وہ ذی احتشام
حضرتِ سنان بن صیفی نبی کے تھے غلام
سید کونین کی صحبت مِلی ساجدؔ اُنہیں
غزوۂ احزاب میں پایا شہادت کا مقام
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 912 مکتبہ خلیل لاہور

114: حضرت سیدنا سنان بن ابی سنان اسدی رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سنان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابو سنان بن محصن ہے حضرت سیدنا عکاشہ بن خزیمہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ بنی عبد الشمس کے حلیف ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور بیعت رضوان میں درخت کے نیچے ان کے باپ نے اور انہوں نے سب سے پہلے بیعت کی تھی، 32 ہجری کو وصال فرمایا۔[1]

بیعتِ رضوان میں شامِل ہوئے سنّان تھے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ چھڑکتے دِل سے اپنی جان تھے
بدر میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساجدؔ تھے قریب
تھے مجاہد وہ تھے غازی عِشق کی پہچان تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

115: حضرت سیدنا سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمیر بن ثابت ہے آپ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ان خوش قسمت صحابہ کرام میں سے ہیں جو کہ جہاد کے لیے جانا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس سواریوں کا بندوبست نہیں تھا وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس بھی زائد سواری نہیں ہے جو تمہیں عطا کی جائے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 911 مکتبہ خلیل لاہور

تو رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سن کر شوق جہاد میں وہ جس انداز سے آنسو بہاتے ہوئے وہ لوٹ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اُس کی منظر کشی کچھ یوں کی ہے ملاحظہ ہو۔

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ۔

(سورۃ توبہ، آیت 92)

ترجمہ: اور نہ ایسے لوگوں پر (طعنہ والزام کی راہ ہے) جبکہ وہ آپ کی خدمت میں (اس لئے) حاضر ہوئے کہ آپ انہیں (جہاد کے لئے) سوار کریں (کیونکہ ان کے پاس اپنی کوئی سواری نہ تھی تو) آپ نے فرمایا: میں (بھی) کوئی (زائد سواری) نہیں پاتا ہوں جس پر تمہیں سوار کرسکوں، (تو) وہ (آپ کے اذن سے) اس حالت میں لوٹے کہ ان کی آنکھیں (جہاد سے محرومی کے) غم میں اشکبار تھیں کہ (افسوس) وہ (اس قدر) زادِراہ نہیں پاتے جسے وہ خرچ کرسکیں (اور شریک جہاد ہوسکیں)

بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور غزوہ احد کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

حضرتِ سالم کو آقا ﷺ کی رفاقت مِل گئی
شرفِ صحبت مِل گیا ہر اِک سعادت مِل گئی
بدر میں جانے کا اُن کو شوق، بے پایاں مِلا
ساجدؔ اُن کو آیتِ قرآں سے رفعت مِل گئی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 794 مکتبہ خلیل لاہور

116: حضرت سیدنا سائب بن عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ: (مہاجر)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سائب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عثمان بن مظعون ہے یہ ابتداء اسلام میں مسلمان ہوئے دوسری ہجرت حبشہ بھی کی اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے تقریباً تیس سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

سائب نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قُربت سے ہے پائی اُونچی شان
عزم و یقیں کا بنے حوالہ حضرت سائب بن عثمان
وہ تھے مہاجر حبشہ کے بھی، ساجدؔ بدر کے غازی تھے
جنگِ یمامہ میں سائب نے دین پہ واری اپنی جان

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

117: حضرت سیدنا سبرہ بن فاتک رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام فاتک بن اخرم اسدی ہے عبداللہ بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ سبرہ بن فاتک وہی ہیں جنھوں نے دمشق کو مسلمانوں کے درمیان بانٹ دیا تھا ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے ان کے بھتیجے ایمن بن خریم نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اور چچا بدری تھے انھوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے لڑنا نہیں ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حدیث روایت کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ترازو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 800 مکتبہ خلیل لاہور

وہ جس قوم کو چاہتا ہے بلند کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے پست کر دیتا ہے۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جرأت و بہادری کی داستانیں رقم کیں۔ [1]

حضرت سَبُرہ غلامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جانتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بدر میں سآجد لڑے کفّار سے
چاہتے تھے وہ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

118: حضرت سیدنا سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن عطیہ ہے قبیلہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں بنی مازن بن نجار کے خاندان سے ہیں۔ غزوہ بدر، احد، خندق، حدیبیہ، خیبر اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے اور غزوۂ موتہ میں حضرت سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا۔ [2]

حضرت سراقہ ابنِ عمرو گنجِ عشق تھے
سرکارِ دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ جانثار تھے
جامِ شہادت آپ نے موتہ میں تھا پیا
ساجدؔ ہوئے وہ واصلِ پروردگار تھے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 806 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 810 مکتبہ خلیل لاہور

119: حضرت سیدنا سراقہ بن کعب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کا نام کعب بن عمرو ہے بڑے ہی جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر اور غزوہ احد سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں وصال فرمایا اور بعض نے کہا جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فِدائی تھے سراقہ ابنِ کعب
وقف تھا دیں کے لئے حضرت سراقہ کا شباب
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُن کو ساجدؔ تھی غلامی مِل گئی
رَب نے کھولا اُن کی خاطر خُلد کا ہر ایک باب

صاحبزادہ [illegible] لطیف چشتی

120. حضرت سیدنا سعد بن خولی رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کا نام خولی ہے۔ آپ حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ قبیلہ کلب سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ اور ان کے مالک حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جرأت و بہادری کی داستانیں رقم کیں، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے بیٹے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے انصار میں حصہ مقرر کیا تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

---

[1] اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 811 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ساتھ غزوہ احد میں شرکت کی اور جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرتِ سَعد کو ہر سعادت مِلی
شاہِ کون و مکاں ﷺ کی ہے قُربت مِلی
اُن کو ہجرت کا ساجدؔ شرف ہے مِلا
ہے شہادت مِلی، کیسی عظمت مِلی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

121: حضرت سیدنا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور آپ کے والد کا نام خولہ ہے سابقین اسلام میں سے ہیں دوسری بار ہجرت حبشہ کی پھر ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے اور حجۃ الوداع کے موقع پر وصال فرمایا۔[2]

سَعد بن خولہ کرامت کا جہاں
اُن کی عظمت کے ہیں شاھد آسماں
ساجدؔ آقا ﷺ کی غلامی کے طفیل
اُن پہ آتے ہیں سلامِ قُدسیاں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

122: حضرت سیدنا سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ: شہید، انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ، کنیت ابوخیثمہ یا ابوعبداللہ اور آپ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 822 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 821 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کے والد کا نام خثیمہ رضی اللہ عنہ ہے۔ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ پہنچے تو ان کے گھر کو لوگوں کے لیے بیٹھنے کی جگہ قرار دیا اور بعض کے نزدیک ان کے گھر میں قدم رنجا فرما کر پہلی قیام گاہ بنا کر ان کے گھر کو رشک قمر بنایا بعد میں حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا اور جب جنگ بدر پر جانے کی تیاری کی تو ان کے باپ خثیمہ نے ان کو کہا کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو گھر رہنا چاہیے اس لیے آپ گھر رہو اور میں جنگ بدر میں شرکت کروں گا اور مزید کہا کہ یہ جنت کا معاملہ ہے اور میں اس جہاد میں اپنی شہادت دیکھ رہا ہوں جب بات طویل ہوئی تو باپ بیٹے کے درمیان طے ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے جس کے نام نکل آیا وہی جہاد پہ جائے گا جب قرعہ ڈالا گیا تو وہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے نام نکلا تو بہت خوش ہو کر جنگ بدر میں شرکت کی اور بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

سعد ابنِ خثیمہ تھے وہ سعید
میزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے وہ رشید
اُن کو ساجدؔ تھا شہادت کا یقیں
بدر میں جاں دے کے جنت لی خرید

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 823 مکتبہ خلیل لاہور

123: حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ربیع بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں انصار کے نقیبوں میں سے تھے، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو دور جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ میں بھی شریک تھے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں جب زخمی حالت میں پڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی خبر لا دے؟ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خبر لا دیتا ہوں اور جا کر مقتولین کی لاشوں میں گھومنے لگے تو ایک طرف حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو زخموں سے کراہتے ہوئے دیکھا تو پاس گئے اور کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھیں سلام کہہ رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور بتانا کہ مجھے دشمن سے لڑتے ہوئے نیزے کے بارہ زخم لگے ہیں اور صحابہ کرام کو میرا پیغام دینا کہ تمہارے ایک کے زندہ رہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ سب کو معاف نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے پاس کوئی عذر پیش کرنے کیلئے نہیں ہوگا۔ یہ کلمات ادا کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 825 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

سعد تھے سرکار ﷺ کے سچے غُلام

عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں امام

اُحد میں ساجدؔ نبی ﷺ پر جان دی

اُن پہ ہوں عُشّاق کے لاکھوں سلام

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

124: حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہ: مولیٰ ابی حذیفہ، مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کنیّت ابوعبداللہ اور والد کا نام عبید بن ربیعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے متبنّٰی (منہ بولے بیٹے) ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سیدہ ثُبَیتہ کے غلام تھے تو جب اُنھوں نے آزاد کردیا تو حضرت سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنالیا اور اپنی بھتیجی حضرت سیدہ فاطمہ بنت ولید رضی اللہ عنہا کی شادی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردی۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پہلے آنے والے مہاجرین کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 791 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح البخاری۔ کِتَابُ الأَذَانِ۔ بَابُ إِمَامَةِ العَبْدِ وَالمَوْلَى۔ رقم الحدیث 692 (دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہجرت کر کے آنے والے مہاجرین کی قباء کے مقام پر حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہ امامت کرواتے تھے کیونکہ یہ اچھے قاری تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا معاذ بن ماعص رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا، جیسا کہ امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

جنگ یمامہ کے دن آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں علم تھا لڑتے لڑتے جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو تلوار بائیں ہاتھ میں لے کر علَم کو اپنی گردن اور کندھے کے درمیان دبالیا اور جرأت و بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چار لوگوں سے (قرآن کا زیادہ علم ہونے کی وجہ سے) قرآن پاک سیکھنے کا فرمایا اُن میں سے ایک نام آپ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل فرمایا ہے۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ كِتَابُ الْوَلَاءِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ۔رقم الحدیث 16237 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 792 مکتبہ خلیل لاہور

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چار لوگوں سے قرآن پاک سیکھو۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود، حضرت سیدنا ابی بن کعب، حضرت سیدنا معاذ بن جبل اور حضرت سیدنا ابوحذیفہ کے غلام حضرت سیدنا سالم رضی اللہ عنہم سے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کا قرآن سُن کر فرمایا اللہ پاک کا شکر ہے جس نے سالم رضی اللہ عنہ جیسے شخص کو میری اُمت میں پیدا فرمایا۔ جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيِّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ أَبْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعَ لَهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ هَذَا سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هَذَا ۔[2]

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رقم الحدیث 3810 (مصر)

[2] سنن ابن ماجه۔ كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا۔ بَابٌ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ۔ رقم الحدیث 1338 (دار إحياء الكتب العربية)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن سابط جہنی رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین فرماتی ہیں ایک دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہوئے دیر ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبب پوچھا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اصحاب میں سے ایک بندہ قرآن کی تلاوت کررہا تھا میں اُس کی تلاوتِ قرآن سُننے لگ گئی اور میں نے اُن جیسا قرآن کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں سُنا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس تلاوت کو سُننے کے لیے نکلے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سُنی تو میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا یہ حضرت سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام (حضرت سیدنا) سالم رضی اللہ عنہ ہیں اور اُس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے اِس جیسے اِنسان کو میری اُمت میں پیدا فرمایا۔

محترم سالم ہوئے اِسلام میں ایمان میں
عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا رچا اِس قاریٔ قرآن میں
حفظِ قرآں میں بھی ساجدؔ اُن کا تھا اعلیٰ مقام
خوبیاں ہی خوبیاں تھیں سالمِ ذیشان میں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

125: حضرت سیدنا سعد بن زید بن فاکہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن فاکہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 827 مکتبہ خلیل لاہور

سعد ابنِ زید کو اعلیٰ تریں رتبہ مِلا
سعد ابنِ زید پیارے جانثارِ مصطفیٰ
بدر کا درپیش ساجدؔ جب ہوا تھا معرکہ
مصطفیٰ ﷺ پر ہونے قرباں آئے تھے یہ ذُوالعُلیٰ
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

126: حضرت سیدنا سعد بن زید بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن مالک ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔
جیسا کہ امام طبرانی نے آپ رضی اللہ عنہ کی غزوہ بدر میں شرکت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔
عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، سَعْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مَالِكٍ۔[1]
ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا زید بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

سعد اوسی نے ہے پایا قُربِ شاہِ انبیاء ﷺ
دیکھتے تھے روز و شب وہ رُوئے احمد ﷺ کی ضیاء
سب کے سب غزوات میں ساجدؔ نبی ﷺ کے ساتھ تھے
خدمتِ سرکار ﷺ سے حاصِل ہوئی اُن کو بقاء
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَشْهَلِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 5422 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

127: حضرت سیدنا سعد بن سعد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سعد ساعدی ہے آپ رضی اللہ عنہ سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں غزوہ بدر میں عملی طور پر شریک نہیں ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو مال غنیمت سے حصہ اور غزوہ بدر کی شمولیت کے ثواب کی نوید بھی عطا فرمائی۔[1]

سعد ابنِ سعد کو کیسی سعادت ہے مِلی
انبیاء کے سید و سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت مِلی
وہ فدائے شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ہمارے ہیں امام
اُن کو ساؔجد تھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت مِلی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

128: حضرت سیدنا سعد بن سہیل رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سہیل یا بعض کے نزدیک سہل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

وہ سعد بن سہیل جانثار شاہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
وہ عاشقانِ مصطفیٰ کے ہیں امیرِ کارواں
خدا کے دین کے لئے تھی ساؔجد اُن کی زندگی
فدائے شاہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ہو گئے ہیں جاوِداں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

1. اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 829 مکتبہ خلیل لاہور
2. اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 829 مکتبہ خلیل لاہور

129: حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کنیت ابو ثابت اور والد کا نام عبادہ بن دلیم ہے آپ رضی اللہ عنہ کا پورا گھرانہ سخاوت میں مشہور تھا۔ روزانہ ایک بڑا سا پیالہ گوشت اور ثرید کا بھرا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ انصار کے سردار تھے اور تمام غزوات میں انصار کا علم آپ ہی کے پاس ہوتا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ بہت غیرت مند انسان ہیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی غیرت پر تعجب نہیں کرتے؟ میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غزوہ بدر کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جان نثارانہ تقریر فرمائی لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی طرف بار بار توجہ فرما رہے تھے (کیونکہ بیعتِ عقبہ میں اُن کے ساتھ یہ عہد و پیمان ہوا تھا کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اور دشمنانِ دین سے مدافعت اپنے گھروں میں رہ کر کریں گے اور تلوار اُس وقت اُٹھائیں گے جب

---

[1] صحیح البخاری۔ کِتَابُ النِّكَاحِ۔ بَابُ الغَيْرَةِ۔ رقم الحدیث 5663 (دار طوق النجاۃ)

دشمن مدینہ منورہ پر چڑھ آئے گا) تو حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر اپنی محبت کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ... فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا۔[1]

ترجمہ: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ طلب فرمایا تو (آخر میں) حضرت سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اُنہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اُس ذاتِ (اَقدس) کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور سمندر میں کود پڑیں گے اور اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو "برک الغماد" (حبشہ کے شہروں میں سے ایک شہر ہے) تک بھگا دیں تو ہم ہر طرح سے آپ کے حکم کے تابع ہیں۔

ہم میں سے کوئی ایک بھی آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے دُعائے خیر فرمائی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت کی اور مُلک شام میں 14 یا 15 ہجری کو وصال فرمایا۔

---

[1] صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ۔ رقم الحديث 1779 (دار إحياء التراث العربي-بيروت)

سعد بن عبادہ کا مرتبہ نِرالا ہے
سعد کا تو گھر کا گھر سارا شان والا ہے
مصطفٰی ﷺ کی اُلفت کا نُور جو مِلا ساجدؔ
ملکِ شام میں بانٹا آپ نے اُجالا ہے
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

130: حضرت سیدنا سعد بن عبید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کنیت ابوزید اور والد کا نام عبید بن نعمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کے زمانۂ پاک میں قاری کے لقب سے مشہور تھے اور قادسیہ کی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا جسکی خبر پہلے اپنی زبان سے دے چکے تھے جیسا کہ امام عبدالرزاق نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ يُدْعَى فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَارِى قَالَ فَخَطَبَهُمْ بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا وَإِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ فَلَا تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا وَلَا نُكَفَّنُ إِلَّا فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا سعد بن عبید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قاری کہہ کر بلایا جاتا تھا اور فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے قادسیہ میں ہمارے سامنے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ وَغُسْلِهِ۔ رقم الحدیث 6642 (بیروت)

کہ ہم کل انشاء اللہ دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہم شہید بھی ہونگے پس تم ہم سے خون کو دور نہ کرنا ہمارے کپڑوں میں ہی ہمیں کفن دینا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انصار میں سے جن چار شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ اقدس میں قرآن پاک کو حفظ کیا تھا ان میں سے سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ ہی کو قرآن پاک حفظ کرنے کا شرف عطا ہوا۔ اور یہ اعزاز بھی آپ رضی اللہ عنہ ہی کو حاصل ہے کہ قبیلۂ اوس میں آپ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی حافظ قرآن نہیں تھا۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ۔[2]

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا سعد بن عبید رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

وہ حافظِ قرآں تھے، وہ قاریِٔ قرآں تھے
تھے سعد سعادت مند آقا پہ وہ قرباں تھے
وہ بدر کے غازی بھی ساجدؔ تھے حجازی بھی
وہ جانِ شہیداں تھے، اُلفت کا گلستاں تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 834 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ الْقَارِئُ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 5488 (مکتبۃ ابن تیمیۃ- القاھرۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

131: حضرت سیدنا سعد مولی عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور مالک کا نام حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنے مالک حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔[1]

سعد بِن عُتبہ غلامِ سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
شاہدِ حُسنِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مطلعِ انوار تھے
بدر میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ بشانہ وہ رہے
وہ تھے ساجدؔ ناصرِ دیں، خُلد کے حقدار تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

132: حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کنیّت ابوعمرو والد کا نام معاذ بن نعمان اور والدہ کا نام حضرت سیدہ کبشہ بنت رافع رضی اللہ عنہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں لوگوں کو احکاماتِ اسلام سکھانے کیلئے بھیجا تو اُس وقت حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ پر مسلمان ہوئے اور چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلۂ عبدالاشھل سے تھا تو انھوں نے عبدالاشھل کی اولاد سے کہا کہ تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے جب تک کہ تم لوگ مسلمان نہ ہوجاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہوگئے یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا سعد بن

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 834 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

معاذ رضی اللہ عنہ اسلام میں تمام لوگوں سے مفید ثابت ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

غزوہ خندق میں جب آپ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے اندر سیدنا عبیدہ بن اسلم رضی اللہ عنہ کے خیمے میں آپ کو ٹھہرا دیا جائے تا کہ قریب سے آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی جائے۔ جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔[2]

ترجمہ: امّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خندق والے دن حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جب ایک شخص (ابواسامہ جشمی) نے نیزہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد کے اندر خیمے میں ٹھہرائے جائیں تا کہ قریب سے اِن کی عیادت کر سکیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما عیادت بھی کر رہے تھے اور رو بھی رہے تھے۔ جب حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون زیادہ بہنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 845 مکتبہ خلیل لاہور

[2] سنن أبي داود۔ كِتَاب الْجَنَائِزِ۔ بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا۔ رقم الحديث 3101 (بیروت)

آپ رضی اللہ عنہ کا سر اپنی گود مبارک میں رکھ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کپڑوں پر خون بہہ رہا تھا۔عین اِسی حالت میں جبرائیل علیہ السلام استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ شخص کون ہے جس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں؟[1]

آپ کے لیے یہ بات بھی بہت اعزاز کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے اللہ تعالیٰ کا عرش اعظم ہل گیا ہے۔جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر عرش اعظم ہل گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو فرشتوں نے کندھا دیا۔جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 846 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحيح البخاري۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 3803 (دار طوق النجاة)

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اتنا ہلکا کیوں ہے؟ یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُنھیں فرشتے اُٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے اُترے جنھوں نے زمین پر کبھی پرنہیں رکھا تھا۔[2]

غزوہ بدر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بار بار مشورہ طلب فرمایا تو حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرح انصار کے سردار حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی درج ذیل الفاظ میں اپنی محبت کا اظہار کیا۔

بِهٰذِهِ الْاِسْتِشَارَةُ فَوَقَفَ رَئِيْسُهُمْ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيْدُنَا مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدُ قَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ وَشَهِدْنَا أَنْ مَّا جِئْتَ بِهِ هُوَ الْحَقُّ وَأَعْطَيْنَاكَ عَلَى ذٰلِكَ عُهُوْدَنَا وَمَوَاثِيْقَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَلَعَلَّكَ تَخْشٰى أَنْ يَّكُوْنَ الْأَنْصَارُ لَا يَنْصُرُوْكَ إِلاَّ فِيْ دِيَارِهِمْ وَإِنِّيْ أَقُوْلُ عَنِ الْأَنْصَارِ فَامْضِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَا أَرَدْتَّ،

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحدیث 3849 (مصر)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 847 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

فَنَحْنُ مَعَكَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوِ اسْتَعْرَضْتَ بِنَا هٰذَا الْبَحْرَ فَخُضْتَهٗ لَخُضْنَاهُ مَعَكَ مَا تَخَلَّفَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّمَا نَكْرَهُ أَنْ تَلْقٰى بِنَا عَدُوَّنَا غَدًا وَإِنَّا لَصُبُرٌ فِي الْحَرْبِ صُدُقٌ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَعَلَّ اللهَ يُرِيْكَ مِنَّا مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُكَ فَسِرْ بِنَا عَلٰى بَرَكَةِ اللهِ فَزَادَ سُرُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

ترجمہ: اِس بار مشورہ لینے پر انصار کے سردار حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاید آپ گروہ انصار سے مشورہ لینا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! تو حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہم نے آپ کی اطاعت کا عہد کیا ہے اور شاید آپ کو یہ خدشہ ہو کہ انصار آپ کی مدد نہیں کریں گے (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک ہم انصار ہیں آپ نے جو ارادہ کیا ہے آپ اِس کو پورا کیجیے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اُس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں لے کر اِس دریا میں بھی گُھسنا چاہیں تو ہم آپ کے ساتھ اِس میں بھی گُھس جائیں گے اور ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ پھر بھلا اِس بات کو کیوں پسند نہ کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر دشمنوں سے مقابلہ کریں (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم

---

[1] منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری۔ کتاب المغازی۔ باب قصة بدر۔ جلد4 صفحہ320۔ (مکتبۃ دار البیان، دمشق)

لڑائی کے وقت صابر رہیں گے اور جب ہم اُن کے مقابلے میں جائیں گے تو شاید اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی وہ بات آپ ﷺ کو دکھائے کہ آپ ﷺ کی مقدس آنکھیں ٹھنڈی ہوں پس آپ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہمیں ساتھ لے چلیئے تو رسول اللہ ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سُن کر بہت خوش ہوئے۔

ہے سعد بن معاذ کو مقامِ خاص مِل گیا
لِکھی جو اُن کی داستاں تو یوں لگا کہ دِل گیا
حضور ﷺ جن کے واسطے تھے اشکبار ہو گئے
شہید جب ہوئے تو ساجدؔ عرشِ اعلیٰ ہِل گیا
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

133: حضرت سیدنا سفیان بن نسر بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نسر بن زید بن حارث ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔[1]

پیارے نبی ﷺ کے عشق میں کامِل تھے حضرت سفیان
حاصِل کرتے تھے آقا ﷺ سے ہر دم وہ فیضان
جان لٹا دی بدر میں ساجدؔ خلد میں پہنچے وہ
آئے اُن کے استقبال کو، حُوریں اور رضوان
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 872 مکتبہ خلیل لاہور

134: حضرت سیدنا سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کنیّت ابوسعد اور والد کا نام اسلم بن حریش ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور غزوہ بدر میں جب اِن کے ہاتھ سے تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کو ایک چھڑی عطا فرمائی۔ جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا۔

اِنْکَسَرَ سَیْفُ سَلَمَۃَ بْنِ أَسْلَمَ فَأَعْطَاہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضِیبًا کَانَ فِی یَدِہِ فَقَالَ اضْرِبْ بِہِ فَإِذَا ھُوَ سَیْفٌ جَیِّدٌ فَلَمْ یَزَلْ عِنْدَہُ حَتّٰی قُتِلَ یَوْمَ جِسْرِ أَبِی عُبَیْدٍ وَفِی قِصَّۃِ بَدْرٍ۔ [1]

ترجمہ: (امام واقدی کہتے ہیں) غزوہ بدر میں حضرت سیدنا سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کے ہاتھ میں چھڑی دیتے ہوئے فرمایا کہ اِس کے ساتھ لڑو۔ پس وہ عمدہ قسم کی تلوار بن گئی اور زندگی بھر اِن کے پاس رہی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 14 ہجری کو جسر کی لڑائی میں 38 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ [2]

---

[1] الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد۔ بَابُ الْقَوْلِ فِي إِثْبَاتِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جلد 1 صفحہ 289 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 883 مکتبہ خلیل لاہور

پائی سلمہ بن اسلم نے ربِ جہاں سے اُونچی شان
مسلم تھے، مومن تھے اُن کا کامِل تھا ایمان
اُن کی چھڑی تلوار بنی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تھا یہ خاص اعجاز
دین کی خاطر وقف تھی ساجدؔ سلمہ بن اسلم کی جان

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

135: حضرت سیدنا سلمہ بن ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ثابت بن وقش ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اشہلی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

سلمہ بن ثابت نے حاصِل کر لیا اعلیٰ مقام
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عِشق سے حاصِل ہُوا اُن کو دَوام
ابنِ ثابت، اُحد میں، ساؔجد رہے ثابت قدم
کر لیا حاصِل خدا سے سلمہ نے شرف و دوام

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

136: حضرت سیدنا سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کنیّت ابوعوف، والد کا نام سلامہ بن وقش اور والدہ کا نام سلمٰی بنت سلمہ بن خالد انصاریہ حارثیہ ہے ۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 885 مکتبہ خلیل لاہور

ہمراہ شریک تھے۔اور بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ میں بھی بالاتفاق شریک ہوئے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ، سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ۔[1]

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے بیعت عقبہ میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 34ہجری کو ستّر سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[2]

سلمہ انصاری پہ رحمت ہو خُدا کی بے شمار
دیں کے وہ سچّے سپاہی، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار
برسرِ پیکار ساجدؔ وہ رہے تھے کُفر سے
اہلِ ایماں کی نظر میں وہ ہوئے عالی وقار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

137: حضرت سیدنا سلیط بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلیط رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن عمرو ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ السِّينِ۔سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَقَبِيٌّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث6324(مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

[2] اسد الغابہ،جلد1 صفحہ 888 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَلِيطُ بْنُ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا سلیط بن قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے جسر ابی عبید کی لڑائی میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

حضرت سلیط رونقِ بزمِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں
عُشّاق کی نگاہ میں جلووں کا طُور ہیں
ساجدؔ اُنہیں غلامی مِلی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے
کرتے غلامی اُن کی سبھی باشعور ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

138: حضرت سید سُلیم بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلیم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارث بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر، اُحد، اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں جام شہادت نوش فرمایا۔[3]

---

[1] المعجم الكبير للطبراني۔ بَابُ السِّينِ۔ سَلِيطٌ أَبُو سُلَيْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحديث 6509 (مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 897 مکتبہ خلیل لاہور

[3] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 900 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت سُلَیم پر تھی نظر شاہِ دین ﷺ کی
صُحبت مِلی تھی اُن کو کریم و امین ﷺ کی
نُصرت نبی ﷺ کی ہر جگہ ساجدؔ تھے کرتے وہ
کیسے بیاں ہو شان جِناں کے مکین کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

139: حضرت سیدنا سُلَیم بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلیم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن حدیدہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیعت عقبہ میں ستّر لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور غزوہ احد میں آپ اور آپ کے غلام حضرت سیدنا عنترہ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت سُلَیم ابنِ عَمرو واصلِ خُدا
عظمت کمال اُن کی نِرالا تھا حوصلا
ساجدؔ لٹائی جاں ہے نبی ﷺ پر سُلَیم نے
اُن کو عظیم مرتبہ رب نے کیا عطا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

140: حضرت سیدنا سُلَیم بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سُلَیم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن فہد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری اور حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس کے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 902 مکتبہ خلیل لاہور

بھائی ہیں غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔[1]

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام سے جب آشنا ہوئے
حضرت سُلَیم عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں فنا ہوئے
ہر غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قُربت اُنہیں مِلی
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور سے وہ پُرضیا ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

141: حضرت سیدنا سلیم بن ملحان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سلیم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام مالک بن خالد (ملحان) ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری اور حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں اپنے بھائی حضرت سیدنا حرام رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے اور معرکہ بیئر معونہ میں اپنے بھائی سمیت جامِ شہادت نوش فرمایا۔[2]

حضرت سُلَیم کو مِلا قلبِ سلیم ہے
حصّہ میں اُن کے آ گئی خلدِ نعیم ہے
اُن کو مِلا ہے مرتبہ ساجدؔ شہید کا
ہر اِک شرف میں کاملِ و اکمل عظیم ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 902 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 902 مکتبہ خلیل لاہور

142: حضرت سیدنا سماک بن سعد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سماک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سعد بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی اور حضرت سیدنا بشیر بن سعد کے بھائی اور حضرت سیدنا نعمان بن بشیر کے والد ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں اپنے بھائی حضرت سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔[1]

کُفر اور ظُلم و شِرک پر بیٹھی تھی جِس کی دھاک
وہ تھے صحابیِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرتِ سماک
ساجدؔ لٹا دی جان ہے شاہِ جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
آلائشِ جہان سے وہ ہو گئے ہیں پاک

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

143: حضرت سیدنا سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کنیّت ابو سعد یا ابو سعید یا بعض کے نزدیک ابو عبداللہ یا ابو الولید اور والد کا نام حُنَیف بن وہب ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ غزوہ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ کی شرکت کو امام طبرانی نے درج ذیل الفاظ میں نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 906 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبٍ۔ رقم الحدیث 5542 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

غزوہ اُحد کے دن آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ بہت خوبصورت تھے جسکی وجہ سے آپ کو نظر لگ گئی اور بیمار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دَم فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے بلادِ فارس کا والی مقرر فرمایا۔ 38 ہجری کو کوفہ میں ہی وصال فرمایا اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔[1]

سہل بڑے حسین تھے جمیل و پُر جمال تھے
صحابیٔ رسول تھے وہ صاحبِ کمال تھے
علی کے وہ رفیق تھے فِدائی تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وہ ساجدؔ و شہید تھے، جمال تھے جلال تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

144: حضرت سیدنا سہیل بن قیس بن ابی کعب رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن ابی کعب ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 919 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَهْلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ۔[1]

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ جولوگ انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا سہل بن قیس رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، سَهْلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ۔[2]

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے غزوہ احد میں شہید ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا سہل بن قیس رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حضرت سہل عزم و عزیمت کی داستاں
جاں دین پر لٹا کے ہوئے ہیں وہ جاوداں
اَوصاف میں کمال میں ساجدؔ وہ فرد ہیں
راضی رہے تھے اُن پہ سدا شاہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

145: حضرت سیدنا سہل بن عتیک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سہل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عتیک بن نعمان ہے

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ سُهَيْلُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 5643 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ سُهَيْلُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 5644 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔[1]

حضرت سہیل ابن عتیک عاشقوں کی جان
غزوۂ بدر میں ہوئے شامل وہ ذی حشم
ساجدؔ تھا اُن کو مِل گیا فیضانِ شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اہلِ نظر کی نظروں میں ٹھہرے وہ مُحترم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

146: حضرت سیدنا سہیل بن رافع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام رافع بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی شریف تعمیر فرمائی یہ زمین ان کی اور ان کے بھائی حضرت سیدنا سہل بن رافع رضی اللہ عنہ کی تھی جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، سُهَيْلُ بْنُ رَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَكَانَ لَهُ وَلِأَخِيهِ مَسْجِدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 921 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّینِ۔ سُهَيْلُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 6035 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

ترجمہ: ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا سہیل بن رافع رضی اللہ عنہ انصاری اُن لوگوں میں سے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی زمین آپ اور آپ کے بھائی رضی اللہ عنہما کی ملکیت تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔[1]

وہ سہیل اللہ کے پیارے وہ فِدائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مسجدِ نبوی کا حصّہ بن گئی جِن کی زمیں
ساری جنگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ تھا ساجدؔ دیا
حامیٔ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عاشقوں میں بہتریں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

147: حضرت سیدنا سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام بیضاء ہے آپ رضی اللہ عنہ قریشی اور قدیم الاسلام صحابی ہیں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر دوسری ہجرت مدینہ طیبہ کی طرف کی تو اِس طرح آپ رضی اللہ عنہ دو ہجرتوں کے جامع ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں زیادہ عُمر والے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہما ہیں۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 925 خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 924 مکتبہ خلیل لاہور

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی شریف کے اندر پڑھائی جیسا کہ امام عبدالرزاق نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔[1]

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ کے علاوہ مسجد میں کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

جاں نثارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سہیل
جن پہ ہے راضی خُدا حضرت سہیل
مرکز ہیں وہ کُرّہ انوار کا
اپنے ساجدؔ مقتدا حضرت سہیل

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

148: حضرت سیدنا سواد بن یزید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سواد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام یزید یا بعض کے نزدیک رزین ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ رقم الحدیث 6578 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 931 مکتبہ خلیل لاہور

جو تھے کرتے روز و شب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دید
مردِ میداں تھے سواد ابنِ یزید
بدر میں اور اُحد میں شامل ہوئے
وہ تھے ساجدؔ وہ تھے حامد وہ حمید
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

149: حضرت سیدنا سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سواد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام غزیہ بن عدی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر، احد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں خالد بن ہشام مخزومی کو قید کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو خیبر کا عامل بھی مقرر فرمایا۔ جیسا کہ امام دارقطنی نے نقل کیا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَّرَهُ عَلَى خَيْبَرَ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو سعید خدری اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کا عامل مقرّر فرمایا۔

---

[1] سنن الدارقطني۔ كِتَابُ الْبُيُوعِ۔ رقم الحديث2849۔ (مؤسسة الرسالة، بيروت)

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ بدر کے دن آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن مبارک پر بوسہ دینے کا شرف نصیب ہوا۔ جیسا کہ امام واقدی اور دیگر اہل سیر نے لکھا ہے۔

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ عَدَّلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّفُوفَ یَوْمَئِذٍ فَتَقَدَّمَ سَوَادُ بْنُ غَزِیَّۃَ أَمَامَ الصَّفِّ فَدَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِی بَطْنِ سواد بن غزیّۃ فَقَالَ لَہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَوِیَا سَوَادُ! فَقَالَ لَہُ سَوَادُ أوجعتنی وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا أَقِدْنِی! فَکَشَفَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہِ ثُمَّ قَالَ اسْتَقِدْ! فَاعْتَنَقَہُ وَقَبَّلَہُ وَقَالَ لَہُ مَا حَمَلَكَ عَلَی مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ حَضَرَ مِنْ أَمْرِ اللّٰہِ مَا قَدْ تَرَی وَخَشِیتُ الْقَتْلَ فَأَرَدْتُ أَنْ یَکُونَ آخِرَ عَھْدِی بِكَ أَنْ أَعْتَنِقَكَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفّوں کو برابر فرمارہے تھے تو حضرت سیدنا سواد رضی اللہ عنہ صف سے آگے نکل کر کھڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کے پیٹ پر چھڑی مارتے ہوئے فرمایا اے سواد سیدھے صف میں کھڑے ہو جاؤ۔ تو حضرت سیدنا سواد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے مجھے درد پہنچایا ہے اور چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے لہٰذا آپ مجھے بدلہ دیجیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شکم اطہر سے

1۔ مغازی الواقدی۔ بدر القتال۔ جلد1 صفحہ56۔ (بیروت)

چادر ہٹادی اور فرمایا بدلہ لے لو۔ تو حضرت سیدنا سواد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک سے لپٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک کو بوسہ دینے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے سواد تم نے ایسا کیوں کیا تو حضرت سیدنا سواد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دیکھ رہے ہیں جنگ درپیش ہے اور میں قتل سے بے خوف نہیں ہوں اِس وجہ سے میں نے چاہا کہ میری آخری ملاقات آپ سے ہوجائے اِس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک سے لپٹ گیا۔

اور امام سہیلی نے بھی اِس روایت کو نقل کیا ہے لیکن وہاں آخر پر الفاظ کچھ اِس طرح ہیں۔

قَالَ یَا رَسُولَ اللهِ حَضَرَ مَا تَرَی فَأَرَدْتُ أَنْ یَکُونَ آخِرَ الْعَهْدِ بِكَ أَنْ یَمَسَّ جِلْدِی جِلْدَكَ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْرٍ۔ [1]

ترجمہ: (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا) تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مشاہدہ فرمارہے ہیں کہ جنگ درپیش ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ میری آخری ملاقات آپ سے ہوجائے (اور میری خواہش تھی) کہ میرا بدن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے مَس ہوجائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دُعائے خیر عطا فرمائی۔

---

[1] الروض الأنف فی شرح السیرة النبویة لابن هشام۔ غَزْوَةُ بَدْرٍ الْکُبْرَی۔ جلد5 صفحہ83۔ (دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

وہ بنی نجّار سے خُوش بخت تھے حضرت سواد
تھا سبق جن کو رسولِ پاک ﷺ کی اُلفت کا یاد
عاملِ خیبر بنایا تھا اُنہیں سرکار ﷺ نے
اُن کو ساجدؔ کی سلامی وہ رہیں گے زِندہ باد

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

150: حضرت سیدنا سویبط بن حرملہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سویبط رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حرملہ بن مالک اور والدہ کا نام ہنیدہ خزاعیہ ہے آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر ہجرتِ مدینہ بھی کی اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

ہے سویبط کو عطا عظمت ہوئی
وہ مہاجر وہ ہیں شیدائے نبی ﷺ
اُن کو ساجدؔ ربِ اکبر نے چُنا
تھی برائے دین اُن کی زندگی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

ش

151: حضرت سیدنا شریک بن ابی حیسر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا شریک رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام ابی حیسر (انس)

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 931 مکتبہ خلیل لاہور

ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں اور اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حضرت شریک کو ہے مِلا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیار
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غُلام تھے سچّے تھے جانثار
ساجدؔ رہے وہ بدر میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے
اُن کو کیا ہے قُربِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باوقار

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

152: حضرت سیدنا شجاع بن ابی وہب رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا شجاع رضی اللہ عنہ کنیّت ابو وہب اور والد کا نام ابو وہب بن ربیعہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ دوسری ہجرت حبشہ بھی فرمائی اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت سیدنا عقبہ بن ابی وہب رضی اللہ عنہ سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور پھر غزوہ بدر کے بعد بھی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا ابن خولی رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا جسم کمزوری کی وجہ سے جُھکا ہوا تھا اور چالیس برس سے کچھ اوپر عُمر پا کر جنگ یمامہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 954 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 943 مکتبہ خلیل لاہور)

حضرت شجاع نُورِ مجسّم ﷺ کے تھے غُلام
اُن کو مِلا حضور ﷺ سے ایماں کا نُوری جام
ساجدؔ نبی ﷺ کے عِشق میں وہ ہو گئے فنا
اللہ نے اُن کو کر دیا تھا صاحبِ مقام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

153: حضرت سیدنا شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا شماس رضی اللہ عنہ، والد کا نام عثمان بن شرید اور والدہ کا نام حضرت سیدہ صفّیہ بنت ربیعہ رضی اللہ عنہا ہے آپ رضی اللہ عنہ اوّل زمانے میں اسلام لائے اور اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ہجرت حبشہ کی اور پھر مکہ شریف واپس لوٹ کر ہجرت مدینہ بھی کی۔ پھر غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں ثابت قدم رہتے ہوئے جانثاری کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے لیے ڈھال بنے رہے۔رسول اللہ ﷺ اِن کی جنگی صلاحیت کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ جب غزوہ اُحد میں زخمی ہوئے تو جنگ ختم ہونے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ ایک دن اور رات تک زندہ رہے پھر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چونتیس سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِن کو اِنھیں خون آلود کپڑوں میں شہداء، اُحد کے ساتھ دفن کیا جائے ۔ آپ ﷺ نے انھیں غسل وکفن نہیں دیا حالانکہ یہ حکم تو اُس شہید کے لیے جو میدان کا رزار میں لڑتے ہوئے شہید ہوجاتا ہے یہ تو گھر آکر ایک رات اور دن زندہ رہے۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایسا کر کے اِن کا شمار انھیں شہداء میں فرمادیا جو

میدان کارزار میں لڑتے ہوئے شہید ہوتے ہیں۔ ۱

وہ اوّلیں مہاجرِ دینِ متین تھے
ساجدؔ عطا تھا ہو گیا رُتبہ بھی اُن کو خاص
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ لُٹا دی اُحد میں جان
حضرت شماس ہو گئے ہر امتحاں میں پاس

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

ص

154: حضرت سیدنا صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کنیّت ابو بیضاء اور والد کا نام وہب بن ربیعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ قریشی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور پوری جانثاری کے ساتھ ناموس رسالت پہ پہرا دیا۔ ۲

صفوان پر تھی نظرِ عطا آپ ﷺ کی ہوئی
راضی خدائے بحروبر تھا اُن پہ ہو گیا
وہ بدر میں حضور ﷺ پر ساجدؔ فدا ہوئے
ہر اہلِ ذوق و عِشق فدا اُن پہ ہو گیا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

۱ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 44 مکتبہ خلیل لاہور

۲ اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 71 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

155: حضرت سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ: رومی، مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کنیّت ابو یحییٰ اور والد کا نام سنّان بن مالک اور والدہ کا نام سلمیٰ بنت قعید ہے آپ رضی اللہ عنہ کی یہ کنیّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو رومی اِس لیے کہتے ہیں کہ کمسنی کی حالت میں اہل روم آپ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لے گئے تھے۔ کیونکہ اِن کے والد اور چچا شاہ فارس کسریٰ کی طرف سے مقام ابلہ کے حاکم تھے اور اِن کے مکان شہر موصل کے قریب دجلہ کے کنارے یا بعض کے نزدیک فرات کے کنارے واقع تھے تو اہل روم نے اِن پر شب خون مارا اور حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ (جو کہ ابھی بچے تھے) کو پکڑ کر لے گئے آپ رضی اللہ عنہ نے روم میں ہی نشو ونما پائی۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی زبان پر عجمیّت غالب تھی اور آپ کو رومی کہا جاتا تھا۔

پھر اہل روم نے آپ رضی اللہ عنہ کو قبیلۂ کلب کے لوگوں پر بیچ دیا یہ آپ رضی اللہ عنہ کو مکۃ المکرمہ لے آئے اور یہاں آکر آپ رضی اللہ عنہ کو قبیلۂ کلب کے ایک شخص (جس کا نام عبداللہ بن جدیمان تیمی تھا) نے خرید کر آزاد کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ میں ہی رہائش پذیر رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن اسلام لائے جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لَقِيتُ صُهَيْبَ بْنَ سِنَانٍ عَلَى بَابِ دَارِ

الْأَرْقَمِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ؟ فَقَالَ لِي مَا تُرِيدُ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ عَلَى مُحَمَّدٍ فَأَسْمَعَ كَلَامَهُ قَالَ وَأَنَا أُرِيدُ ذٰلِكَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَعَرَضَ عَلَيْنَا الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَا، ثُمَّ مَكَثْنَا يَوْمَنَا عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى أَمْسَيْنَا۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دارِ ارقم کے دروازے پر حضرت سیدنا صہیب رومی سے ملاقات کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دارِ ارقم میں موجود تھے۔ تو میں نے اُن سے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو انہوں نے مجھے کہا تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو میں نے انہیں کہا کہ میرا تو آج ارادہ یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دے کر اُن کی بات سنوں۔ تو انہوں نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ پس ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے اوپر اسلام کو پیش فرمایا تو ہم نے اسلام قبول کر لیا۔

اُس وقت تک تیس یا تیس سے کچھ اوپر لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے آپ رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ کے اُن کمزور لوگوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ تکلیف دی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا میں ہی موجود تھے جب آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرما دی۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ۔ رقم الحديث 5698 (دار الكتب العلمية - بيروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 75 مکتبہ خلیل لاہور

آپ رضی اللہ عنہ جب ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ آنے لگے تو کفار نے راستے میں رُکاوٹ ڈالی اور شرط لگائی کہ اگر آپ چاہتے ہو کہ ہم آپ کا راستہ نہ روکیں تو پھر اپنا سارا مال ہمیں دے کر جانا ہوگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ قبول فرمالی جیسا کہ امام ابن حبّان نے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ صُهَيْبًا حِينَ أَرَادَ الْهِجْرَةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ لَهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ أَتَيْتَنَا صُعْلُوكًا فَكَثُرَ مَالُكَ عِنْدَنَا وَبَلَغْتَ ما بلغت ثم تريد أن تَخْرُجَ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَاللهِ لَا يَكُونُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَعْطَيْتُكُمْ مَالِي أَتُخَلُّونَ سَبِيلِي؟ فَقَالُوا نَعَمْ. فَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُمْ مَالِي، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبِحَ صُهَيْبٌ، رَبِحَ صهيب۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوعثمان نھدی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا ارادہ فرمایا تو کفار نے کہا تمہارا بہت سارا مال یہاں ہمارے پاس ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ تم اپنے مال سمیت چلے جاؤ گے؟ اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا کہ اگر میں تمہیں اپنا مال دے دوں تو کیا تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گے؟ تو انھوں نے جواب دیا ''ہاں'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ منظور ہے میرا سارا مال لے لو۔ جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صہیب کی تجارت بہت اچھی رہی۔

---

[1] صحیح ابن حبان۔ كِتَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مناقب الصحابة۔ ذِكْرُ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 7082 (بيروت)

امام حاکم نے لکھا ہے کہ درج ذیل آیت اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا صہیب رومی اور حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل فرمائی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ۝ (البقرہ 207)

ترجمہ: اور (اس کے برعکس) لوگوں میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بھی بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ} نَزَلَتْ فِي صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ، وَأَبِي ذَرٍّ۔ [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فرمان (ومن الناس ۔۔الی آخرہ) کے بارے میں ابن جریج کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت سیدنا صہیب رومی اور حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سبقت کرنے والے چار ہیں۔ اہل عرب میں سبقت کرنے والا میں ہوں، اہل روم میں اسلام کی طرف سبقت کرنے والے حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ، اہل فارس میں حضرت سید سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، اور اہل حبش میں حضرت سیدنا بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ ہیں۔ [2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ۔ رقم الحديث 5707 (دار الكتب العلمية-بيروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 76 مکتبہ خلیل لاہور

آپ رضی اللہ عنہ نے 38 ہجری میں 70 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع شریف میں مدفون ہوئے جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ صُهَیْبُ الرُّومِ بَلَغَ سَبْعِینَ سَنَةً، وَمَاتَ بِالْمَدِینَةِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِینَ وَدُفِنَ بِالْبَقِیعِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن نمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے 70 سال عمر پائی 38 ہجری ماہ شوال میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

صہیب رُومی کی شان و عظمت کی رفعتیں کون جان پائے
صہیب رُومی نے دیں کی خاطر ہیں اپنی جاں پر ستم اُٹھائے
غُلامی ساجدؔ ہوئی جو حاصل اُنہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی
صہیب رُومی کے آگے جب ہی تو تاجداروں نے سر جُھکائے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

156: حضرت صیفی بن سواد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا صیفی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سواد بن عباد ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے اور حضرت سیدنا عروہ بن زبیر کے نزدیک غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ۔ رقم الحديث 5699 (دار الكتب العلمية-بيروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 78 مکتبہ خلیل لاہور

اہلِ حق کے راہ بر ہیں اہلِ عرفاں کی مُراد
ہیں صحابی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صیفی بن حضرت سواد
اُن کے لب پر ذکر ساجدؔ ہر گھڑی رب کا رہا
اب بھی سب اہلِ محبّت کرتے صیفی کو ہیں یاد

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

ض

157: حضرت سیدنا ضحاک بن حارثہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارثہ بن زید ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سُلمی ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ لِبَيْعَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ الضَّحَّاكُ بْنُ حَارِثَةَ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ جو لوگ انصار میں سے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک حضرت سیدنا ضحاک بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حضرت ضحاک پر تھا کرم بار رَب ہوا
اُن کو غُلامی مِل گئی رب کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ساجدؔ ہوئے تھے بدر کے غزوہ میں وہ شریک
کیا بات ہے ضحاک کے اعلیٰ نصیب کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الضَّادِ۔ ضَحَّاكُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ عَقَبِيٌّ۔ رقم الحدیث 8144 (مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

158: حضرت سیدنا ضحاک بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبد عمرو بن مسعود ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور اپنے بھائی حضرت سیدنا نعمان بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔[۱]

حضرت ضحاک خزرجی کی شان خُوب ہے
اُن کو مِلا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیضان خُوب ہے
ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ساجدؔ تھے پاسباں
ایقان اُن کا خُوب ہے ایمان خُوب ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

159: حضرت سیدنا ضمرہ بن عمرو جہنی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو یا بعض کے نزدیک بِشر ہے اور اکثر لوگوں نے کہا کہ آپ کے والد کا نام عمرو بن عدّی ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[۲]

حضرت ضمرہ نے اللہ سے پائی شان کمالی ہے
اُن کے دِل کی دُنیا عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوب اُجالی ہے
دیں کی خاطر جان لٹانا ساجدؔ ضمرہ سے سیکھو
ضمرہ پر خوش اُن کا خدا ہے جو ہم سب کا والی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[۱] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 81 مکتبہ خلیل لاہور
[۲] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 90 مکتبہ خلیل لاہور

ط

160: حضرت سیدنا طفیل بن حارث رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ، والد کا نام حارث، والدہ کا نام سخیلہ بنت خزاعی اور دادا جان کا نام حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہے بہ لحاظ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ان کے برادر حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا تھا ایک اور بھائی حصین بن حارث رضی اللہ عنہ کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ بنو مطلب میں فرزندان حارث کو قبول حق کے سلسلہ میں سبقت کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ کو شرف ایمان کے بعد ہجرت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مواخاۃ حضرت سفیان بن نسر رضی اللہ عنہ سے کروائی۔ آپ رضی اللہ عنہ بڑے جری، ماہر حرب اور شجیع تھے۔ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں داد شجاعت حاصل کی۔ عشق الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے قلب مبارک منور تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت فدائی اور جاں نثار تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان پر خاص عنایت فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت شریف کے وقت تقریباً 25 سال عمر تھی آپ رضی اللہ عنہ نے 31 ہجری میں 70 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[1]

طفیل ابنِ حارث کو ربِ جہاں نے طفیل اپنے پیارے کے عظمت عطا کی
شرف اُن کو ایمان کا رب نے بخشا، تو ہجرت کی اُن کو سعادت عطا کی
بڑے ماہر حرب تھے وہ جری تھے، شجاعت میں ساجدؔ تھے کامل مکمل
اُنہیں نور عرفاں بخشا ہے رب نے کرامت عطا کی، فضیلت عطا کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 99 مکتبہ خلیل لاہور

161: حضرت سیدنا طفیل بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام مالک بن خنساء ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور بیعت عقبہ، غزوہ بدر او رغزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ غزوہ اُحد میں آپ رضی اللہ عنہ کو تیرہ زخم لگے مگر زندہ رہے اور غزوہ خندق میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

طفیل ابنِ مالکِ شہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے
طفیل ابنِ مالِک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستارے
غلامی مِلی اُن کو ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
غلام اُن کے ہم ہیں وہ آقا ہمارے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

162: حضرت سیدنا طفیل بن نعمان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نعمان بن خنساء ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سلمی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 102 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 103 مکتبہ خلیل لاہور

طفیل ابنِ نعمان کی شان اعلیٰ
کہ جن پر ہے راضی مِرا کملی والا ﷺ
شہادت کا رُتبہ مِلا اُن کو سآجد
تھا جاں دے کے بنیادِ دیں کو سنبھالا
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

163: حضرت سیدنا طُلَیب بن عمیر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا طُلَیب رضی اللہ عنہ کنیّت ابو عدّی، والد کا نام عمیر بن وہب اور والدہ کا نام اروٰی بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ قریشی عبدی ہیں اُس زمانہ میں اسلام لائے جب رسول اللہ ﷺ دارِ ارقم میں تشریف فرما تھے۔ جب اسلام لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَسْلَمَ طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي دَارِ الْأَرْقَمِ، ثُمَّ دَخَلَ فَخَرَجَ عَلَى أُمِّهِ وَهِيَ أَرْوَى بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا وَأَسْلَمْتُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَلَّ ذِكْرُهُ فَقَالَتْ أُمُّهُ إِنَّ أَحَقَّ مَنْ وَازَرْتَ وَمَنْ عَاضَدْتَ ابْنُ خَالِكَ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَقْدِرُ عَلَى مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ لَتَبِعْنَاهُ وَلَذَبَبْنَا عَنْهُ، قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ، وَمَا قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ وَمَا يَمْنَعُكِ أَنْ تُسْلِمِي وَتَتَّبِعِيهِ فَقَدْ أَسْلَمَ أَخُوكِ حَمْزَةُ؟ فَقَالَتْ أَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ أَخَوَاتِي، ثُمَّ أَكُونُ إِحْدَاهُنَّ قَالَ قُلْتُ أَسْأَلُكِ بِاللّٰهِ أَلَا أَتَيْتِهِ فَسَلَّمْتِ عَلَيْهِ وَصَدَّقْتِهِ

وَشَهِدتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَتْ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ بَعْدَ تُعَضِّدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِهَا وَتَحُضُّ ابْنَهَا عَلَى نُصْرَتِهِ وَبِالْقِيَامِ بِأَمْرِهِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا طُلَیب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے دارِ ارقم میں اسلام قبول کیا اور پھر اپنی والدہ حضرت سیدہ اروی بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر کہا میں نے مُحمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کر لی ہے اور اللہ رب العالمین کی ذات کو بھی تسلیم کرلیا ہے تو ماں نے کہا (تم نے بہت اچھا کیا) اور تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے ماموں کے بیٹے ہیں اللہ کی قسم اگر عورتیں وہ کام کر سکتیں جو مرد کر سکتے ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کرتیں۔ حضرت سیدنا طُلَیب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے ماں آپ کیوں نہیں اسلام قبول کرتیں؟ حالانکہ آپ کے بھائی حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے تو قبول کرلیا ہے تو ماں نے جواب دیا بیٹا میں اپنی بہنوں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ وہ کیا کرتی ہیں پھر میں بھی اُسی طرح کروں گی تو حضرت سیدنا طُلَیب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ماں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کروں گا کہ آپ اسلام قبول کرلیں اور تصدیق کرلیں اور گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ۔ رقم الحديث 5047 (دار الكتب العلمية-بيروت)

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اور میں اپنی زبان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی مدد کرتی ہوں اور اپنے بیٹے کی مدد کو تقویت دیتی ہوں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت حبشہ اور پھر غزوہ بدر میں بھی شرکت کی آپ رضی اللہ عنہ کا شمار نیکو کار صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اجنادین میں یا بعض کے نزدیک جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

ہجرتِ حبشہ میں شامِل تھے طلیب ابنِ عمیر
دارِ ارقم میں تھی کی بیعت شہِ ابرار ﷺ کی
رہتے تھے ساجدؔ عبادت میں خدا کی رات دن
دی شہادت اپنے خُوں سے اعلیٰ تر کردار کی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

ع

164: حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ: شہید، مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابو حارث یا ابو معاویہ، والد کا نام حارث، والدہ کا نام سخیلہ بنت خزاعی اور دادا جان کا نام حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں، درمیانہ قد اور بہت خوبصورت تھے رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام قبول کیا اور اپنے دونوں بھائیوں (طفیل بن حارث، حصین بن حارث) کے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 114 مکتبہ خلیل لاہور

ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت سیدنا عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر رہائش اختیار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں ان کی بڑی قدرو منزلت تھی یہ ان تینوں میں سے ایک ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے پہلے مقابلے کے لیے بھیجا یعنی (حضرت سیدنا امیر حمزہ، حضرت سیدعلی المرتضیٰ اور حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم) بعض نے کہا کہ غزوہ بدر کے شرکاء میں حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ سب سے معمر تھے اس لڑائی میں ان کا پاؤں کٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا سر اپنے زانو پہ رکھ لیا تو انہوں نے عرض کی آج اگر جناب ابوطالب مجھے دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے اس شعر کا عبیدہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے۔

ونسلمه حتی نصرع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ترجمہ: ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ہم ان کے گرد مقتول ہو کے گر جائیں اور ہم اپنے فرزندوں اور عورتوں کو بھی ان کی حمایت میں فراموش کر دیں گے۔

63 برس کی عمر میں بدر سے واپسی پر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مقام صفراء (بدر کے قریب ایک موضع) پر جام شہادت نوش فرمایا اور وہیں آپ کا مزار پر انوار ہے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ گزر ہوا تو آپ کے اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں اِس مقام سے مُشک کی خوشبو آرہی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں یہاں ابو معاویہ (عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ) کی قبر ہے۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 452 مکتبہ خلیل لاہور

ابو حارث عبیدہ ابنِ حارث شان والے ہیں
جمال و حُسن کے پیکر ، حسیں ایمان والے ہیں
اُنہیں ساجدؔ غُلامی مِل گئی شاہِ دوعالم ﷺ کی
ہوئے دِیں پر فِدا وہ تقویٰ و ایقان والے ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

165: حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابومحمد، والد کا نام جحش اور والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دارارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام قبول کیا ہجرت حبشہ بھی کی اور جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک سریہ کا سردار مقرر فرمایا، انہوں نے غزوہ احد سے ایک دن پہلے شہادت کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی دُعا کو قبول فرمایا۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَحْشٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ أَنْ أَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا فَيَقْتُلُونِي ثُمَّ يَبْقُرُوا بَطْنِي وَيَجْدَعُوا أَنْفِي وَأُذُنِي ثُمَّ تَسْأَلُنِي بِمَا ذَاكَ؟ فَأَقُولُ فِيكَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَبَرَّ اللهُ آخِرَ قَسَمِهِ كَمَا بَرَّ أَوَّلَهُ۔[1]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ کل جب میں دشمن سے مقابلہ کروں تو وہ

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ۔ رقم الحديث 4902 (دار الكتب العلمية - بيروت)

مجھ پر غالب آ کر مجھے شہید کر کے میرے ناک کان کاٹ لے پھر جس وقت میں تجھ سے ملوں تو، تو مجھ سے پوچھے کہ کس کی راہ میں یہ تمہاری حالت ہوئی ہے؟ تو میں عرض کروں کہ تیری راہ میں۔ ابن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ (ان کی) اخیر قسم کو ایسے ہی پورا کرے گا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہے۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ آخِرَ النَّهَارِ وَإِنَّ أُذُنَهُ وَأَنْفَهُ لَمُعَلَّقَانِ فِي خَيْطٍ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شہادت کے بعد جب میں نے ان کو دیکھا تو عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی ناک اور دونوں کان ایک دھاگے میں معلق تھے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی اُحد کے دن تلوار گم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ایک چھڑی عطا فرمائی جو کہ اِن کے ہاتھ میں تلوار بن گئی جیسا کہ جامع معمر بن راشد میں ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحْشٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ ذَهَبَ سَيْفُهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيبًا مِنْ نَخْلٍ، فَرَجَعَ فِي يَدِهِ سَيْفًا۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ الْجِهَادِ۔ رقم الحديث 2409 (دار الكتب العلمية-بيروت)

[2] جامع معمر بن راشد۔ بَابُ النُّبُوَّةِ۔ رقم الحديث 20539 (بيروت)

ترجمہ: حضرت سیدنا سعید بن عبد الرحمان کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس حال میں آئے کہ ان کی تلوار گم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک کھجور کی چھڑی عطا فرمائی جو کہ اِن کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔

آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے جنگ احد کے دن چالیس سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا اور ان کو ان کے ماموں جان حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔[1]

عبداللہ بن جحش کی عزیمت کمال ہے
اُن کو مِلی ہر ایک سعادت کمال ہے
عبداللہ بن جحش کی دُعا پوری ہو گئی!
ساجدؔ مِلی جو اُن کو شہادت کمال ہے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

166: حضرت سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو محصن اور والد کا نام محصن بن حرثان بن قیس ہے بنی عبدالشّمس کے حلیف تھے۔ بزرگ صحابہ کرام میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور لڑتے لڑتے جب تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک چھڑی عطا فرمائی جو کہ ان کے ہاتھ میں جا کر تیز دھار اور چمکدار تلوار بن گئی جس سے لڑتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اس تلوار کا نام عون تھا اسی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 194 مکتبہ خلیل لاہور

تلوار کو لے کر غزوہ احد اور غزوہ خندق کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے انہیں رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی تھی کہ تم بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے آپ رضی اللہ عنہ بہت ہی حسین و جمیل تھے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر چوالیس برس تھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں اہل ردت کے ساتھ جو قتال ہوا اس میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت عکاشہ بن محصن جری جرّار پر
رحمتیں ہوں مصطفےٰ ﷺ کے اِس حَسیں شہکار پر
خُلد کے حقدار ہوں گے بِن دیئے ساؔجد حساب
قُدسیوں کی ہے سلامی آپ کے کِردار پر

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

167: حضرت سیدنا عقبہ بن ابی وہب رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابو سنان اور والد کا نام ابو وہب بن ربیعہ ہے۔ بنی عبد الشّمس کے حلیف اور قدیم الاسلام صحابی ہیں، مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ناموس پر پہرہ دیا۔[2]

خُوش نصیب و خُوش ادا و با اَدب
حضرتِ عقبیٰ پہ راضی پیارا رب
بدر کے غازی ہیں ساؔجد باکمال
پائی عظمت قُرب احمد کے سَبب

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 529 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 523 مکتبہ خلیل لاہور

168: حضرت سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ثابت بن ابی افلح ہے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب حمی الدبر ہے انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کا سردار بھی بنایا تھا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اِس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سریہ کا سردار بنا کر بھیجا تو قبیلۂ ہذیل کے خاندان بنی لحیان نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو کفار نے آپ کا سَر کاٹنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لیے بِھڑوں کو بھیج دیا تو بھڑوں نے سائبان کی طرح آپ کے جسم کو گھیر لیا اور مشرکین کو آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک نہیں کاٹنے دیا۔ جب وہ لوگ عاجز آ گئے تو کہنے لگے کہ رات کو جب بِھڑیں اُڑ جائیں گی تو ہم اپنا کام کر لیں گے لیکن رات کو اللہ تعالیٰ نے سخت قسم کی بارش نازل فرمائی جس کا پانی آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کو بہا کر لے گیا کفّار و مشرکین آپ رضی اللہ عنہ کا سر اِس لیے کاٹنا چاہتے تھے کہ غزوہ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا اور مسافع بن طلحہ اور اِسکے بھائی کو زخمی کیا تھا تو اِن دونوں بھائیوں میں سے ایک نے جا کر اپنی ماں کو کہا کہ جس شخص نے ہمیں زخمی کیا ہے وہ تیر مارتے وقت یہ کہہ رہا تھا میرے اِس حملے کو سنبھالو میں ابن افلح ہوں اِسی وجہ سے اِن کی ماں سلاقہ نے نذر مانی تھی کہ اگر عاصم بن ثابت بن افلح کا سر مجھے مِل گیا تو میں اُس کے اندر شراب پیوں گی تو کفار اِن کے سَر انور کو قلم کر کے سلاقہ پر بیچنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے بِھڑوں کو بھیج کر محفوظ رکھا۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 124 مکتبہ خلیل لاہور

اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اِس لیے اِن کے شر سے محفوظ رکھا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی تھی جسے امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ يَحْفَظُ اللهُ الْمُؤْمِنَ كَانَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْأَفْلَحِ نَذَرَ أَنْ لَا يَمَسَّ مُشْرِكًا وَلَا يَمَسَّهُ مُشْرِكٌ فَمَنَعَهُ اللهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَمَا امْتَنَعَ مِنْهُمْ فِي حَيَاتِهِ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی حفاظت فرماتا ہے جیسے حضرت سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دُعا مانگی کہ نہ انھیں کوئی مشرک چھوئے اور نہ آپ کسی مشرک کو چھوئیں تو اللہ تعالیٰ نے جیسے زندگی میں انہیں محفوظ رکھا اِسی طرح وفات کے بعد بھی محفوظ رکھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی غزوہ بدر میں شرکت کا امام طبرانی نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ۔ [2]

ترجمہ: ابن اسحاق سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں ایک نام حضرت سیدنا عاصم بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة۔ كِتَابُ الزُّهْدِ۔ كَلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 34473 (مكتبة الرشد-الرياض)

[2] المعجم الكبير للطبراني۔ بَابُ العين۔ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الْأَفْلَحِ۔ رقم الحديث 462 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

حضرت عاصم کی عصمت کا محافظ رَب ہوا
جِسم اُن کا بچ گیا اشرار کے ہر وَار سے
رحمتیں اُن پہ ہوں ساجدؔ پیارے رب کی بے شمار
روح مہکی اُن کی یادوں کے حسیں اَذکار سے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

169: حضرت سیدنا عاصم بن عدّی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ، کنیّت ابوعبداللہ اور والد کا نام عدّی بن جد بن عجلان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور 45 ہجری کو ایک سو پندرہ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ [1]

حضرت عاصم بن عدی انصاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم ہیں
اُن کو بدر میں شامِل ہو کر اور بھی عزّ وشان مِلی
ساجدؔ اُن پر لطف خدا کا لحظہ لحظہ بڑھتا ہے
رحمت، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے اُن کو ہر ہر آن مِلی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

170: حضرت سیدنا عاصم بن عکیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عکیر مزنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری مزنی ہیں غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ [2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 126 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 126 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت عاصم مزنی قِسمت کے دَھنی
اُن پہ رب کی رحمتیں ہوں بے شمار
ساجدؔ اُن کے عِشق و اُلفت کو سلام
وہ تھے سچّے مصطفیٰ ﷺ کے جانثار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

171: حضرت سیدنا عاصم بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن ثابت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

عاصم ابنِ قیس کو ایماں کی دولت مِل گئ
مالکِ عالم ﷺ کی اُن کو خادمیّت مِل گئ
اہلِ ایماں کو ہے ساجدؔ لُطف اُن کا مِل گیا
اِس وسیلہ سے نبی ﷺ پیارے کی قُربت مِل گئ

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

172: حضرت سیدنا عامر بن اُمیہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اُمیہ بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور جراءت و بہادری کی داستانیں رقم کیں اور غزوہ اُحد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 127 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 128 مکتبہ خلیل لاہور

عامر انصاری شجاعت میں بہت تھے باکمال
کر کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ہو گئے وہ لازوال
ناصرِ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ تھے ساجدؔ جانِ عشق
وہ بہادر وہ جری تھے وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھے ڈھال

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

173: حضرت سیدنا عامر بن بکیر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام بکیر لیثی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حضرت عامر لیثی نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قُربت پائی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُلفت کے صدقے ہی ہر اِک عزّت پائی ہے
بدر کے غزوہ میں ساجدؔ کفّار کو دُھول چٹائی تھی
صِلہ غلامی کا ہے پایا رب سے جنّت پائی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

174: حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کنیت ابو عبداللہ اور والد کا نام ربیعہ بن کعب بن مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں اپنی بیوی حضرت سیدہ لیلیٰ بنت حثمہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر حالات موافق ہونے پر

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 129 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

مکۃ المکرمہ واپس لوٹ کر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی ۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد،خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ سے احادیث بھی مروی ہیں اُن میں سے ایک درج ذیل حدیث پاک کو متعدد محدثین نے اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جِنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ.[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نمازِ جنازہ کو دیکھے اور ساتھ نہ جانا چاہے تو اُسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 32 ہجری کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک وصال فرمایا۔[3]

وہ مہاجر وہ مجاہد وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار
ہیں وہ عامر بن ربیعہ ذی حشم عالی وقار
اُن کا تو ہر اِک عمل آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خُوشنودی میں تھا
ربِ عالم کی ہو ساجدؔ اُن پہ رحمت بے شمار

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ،جلد 2 صفحہ 131 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح البخاری۔ کِتَابُ الجَنَائِزِ۔بَابٌ: مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟۔ رقم الحدیث 1308 (دار طوق النجاۃ)

[3] اسد الغابہ،جلد 2 صفحہ 132 مکتبہ خلیل لاہور

175: حضرت سیدنا عامر بن سعد بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سعد بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے، اور واقعہ بیئر معونہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ثَقِيفٍ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ جو لوگ واقعہ بیئر معونہ میں شہید ہوئے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا عامر بن سعد بن عمر بن ثقیف رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

عامر ابنِ سعد کو ہر اِک سعادت مل گئی
طاعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ کی رحمت مِل گئی
اُن سے اُلفت کا صلہ ساجدؔ مِلا ہے قُربِ رب
چُومے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم تو اُن کو جنت مِل گئی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

176: حضرت سیدنا عامر بن سلمہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سلمہ بن عامر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ العین۔ سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ رقم الحدیث 5646 (مکتبة ابن تیمیة - القاهرة)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 133 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت عامِر بن سلمہ پر رحمت رب نے کی ہے عام
بدر کے تین سو تیرہ میں ہے شامِل عامر کا بھی نام
سآجد اہلِ عِشق کو پیارے نبی ﷺ کے عاشق سے ہے پیار
پیارے نبی ﷺ کے پیار کے صدقے اُن کو ملے گی خلد انعام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

177: حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کنیت ابوعمرو اور والد کا نام فہیرہ ہے آپ رضی اللہ عنہ عربی النسل ہیں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی (ماں کی طرف سے) بھائی اور عبداللہ بن طفیل رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم جانے سے پہلے اسلام قبول فرما چکے تھے۔ جب آپ کو اسلام لانے پر اذیت دی گئی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد فرما دیا۔ ہجرت کے موقع پر جس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غارِ ثور میں موجود تھے تو آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ سارا دن دوسرے چرواہوں کے ساتھ بکریاں چرا کر شام کو اپنی بکریاں غارِ ثور پر لے جاتے تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غارِ ثور سے باہر تشریف لا کر دودھ دوھ کر نوش فرمایا کرتے تھے اور حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اُسی وقت غارِ ثور سے کفار کی خبریں دے کر واپس لوٹتے تو آپ رضی اللہ عنہ بکریوں کو لے کر اِن کے پیچھے پیچھے چلتے تا کہ قدموں کے نشانات مِٹ جائیں۔ جب رسول اللہ ﷺ غارِ ثور سے نکل

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کر مدینہ طیبہ جانے لگے تو حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ساتھ ہجرت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور 4ہجری کو واقعہ بیئرمعونہ میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ۔[1]

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن طفیل کے غلام تھے جو کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چرواہے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی تو وہ بھی دونوں کا تعاقب کرتے ہوئے ساتھ نکلے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ پس حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ واقعہ بیئرمعونہ میں شہید کئے گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے جسمِ اقدس کو فرشتے آسمانوں پر اُٹھا کر لے گئے جیسا کہ متعدد محدثین نے اسے ذکر کیا ہے لیکن ہم یہاں صحیح بخاری کی عبارت نقل کر رہے ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الْمَغَازِي۔ بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ۔ رقم الحدیث 4093 (دار طوق النجاۃ)

عَنْ أَبِي أُسَامَةَ. قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا؟ فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ. فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابواُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب واقعہ بیرِ معونہ میں لوگ شہید ہوئے تو وہاں سے چلتے ہوئے عمرو بن اُمیہ ضمری سے عامر بن طفیل نے ایک شہید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو عامر بن اُمیہ نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہے تو حضرت سیدنا عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ شہید ہوئے تو میں نے دیکھا کہ انہیں آسمان کی طرف اُٹھایا گیا یہاں تک کہ میں انہیں زمین و آسمان کی طرف اُٹھتے ہوئے دیکھتا رہا۔ پھر انہیں نیچے رکھ دیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 40 سال کی عمر میں واقعہ بیرِ معونہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ [2]

ہیں عامر ابنِ فہیرہ غُلامِ شاہِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
خدا کے دین کی خاطر تھی وقف اُن کی جاں
ہوئے شہید تو قُدسی بڑھے سلامی کو
وفا شعاری میں ساجدؔ مثال اُن کی کہاں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] صحیح البخاری۔ کِتَابُ المَغَازِی۔ بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ۔ رقم الحدیث 4093 (دار طوق النجاۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 145 مکتبہ خلیل لاہور

178: حضرت سیدنا عائذ بن ماعص رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عائذ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ماعص بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا سویبط بن حرملہ عبدری کے درمیان مواخات قائم فرمائی آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ [1]

حضرت عائذ بن ماعِص انصاری عظمت والے ہیں
ہیں اہلِ اسلام میں اعلیٰ عزم و عزیمت والے ہیں
جام شہادت نوش کیا ہے ساجدؔ حضرت عائذ نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے عائذ بھی خاص فضیلت والے ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

179: حضرت سیدنا عباد بن بشر بن وقش رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عباد رضی اللہ عنہ کنیت ابوالبشر یا ابوالربیع اور والد کا نام بشر بن وقش ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی اشھلی ہیں اور حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر حضرت سیدنا سعد بن معاذ اور حضرت سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے لئے دُعائے رحمت فرمائی جیسا کہ امام ابویعلیٰ نے نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 155 مکتبہ خلیل لاہور

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَهَجَّدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَتَهَجَّدَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَذَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔[1]

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں نماز تہجد ادا کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آواز سن کر فرمایا اے عائشہ کیا یہ عباد بن بشر ہے؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ عباد پر رحم فرما۔

آپ رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت ہے کہ آپ کے ہاتھ میں چھڑی روشن ہوگئی جیسا کہ امام ابوداود الطیالسی نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَأُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلَاةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ حِنْدِسٍ يَعْنِي ظَلْمَاءَ فَلَمَّا رَجَعَا إِلَى بُيُوتِهِمَا صَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ضَوْءٌ حَتَّى إِذَا أَرَادَا أَنْ يَتَفَرَّقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ضَوْءٌ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عباد بن بشر اور حضرت سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

---

[1] مسند أبي يعلى۔ مُسْنَدُ عَائِشَةَ۔ رقم الحديث 4388 (دار المأمون للتراث - دمشق)

[2] مسند أبي داود الطيالسى۔ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ رقم الحديث۔ 2147۔ (دار هجر - مصر)

پاس نماز کے لئے گئے پھر جب اپنے گھروں کو واپس آنے لگے تو دونوں میں سے ایک کی چھڑی روشن ہوگئی یہاں تک کہ جب دونوں ایک دوسرے سے جُدا ہونے لگے تو دونوں کی چھڑیاں روشن ہوگئیں (پھر اُسی روشنی میں انہوں نے اپنے اپنے گھروں کا سفر طے کیا)۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے اور 45 سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں کارہائے نمایاں ادا کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت عباد عبدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہ رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں گدا
جب تلاوت تھی سُنی عباد سے
مرحبا ساجدؔ تھا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

180: حضرت سیدنا عباد بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عباد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن عبسۃ ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اپنے بھائی حضرت سیدنا سبیع بن قیس رضی اللہ عنہ سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی اور غزوہ موتہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 161 مکتبہ خلیل لاہور

عباد ابنِ قیس انصاری خزرجی
کر کے غُلامی مصطفٰے ﷺ کی سرخرو ہُوئے
دیں پر لٹائی آپ نے سؔاجد ہے اپنی جان
عباد اہلِ عشق کی ہیں آبرو ہوئے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

181: حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابو ولید، والد کا نام صامت بن قیس اور والدہ کا نام قرۃ العین ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ دونوں میں شریک تھے رسول اللہ ﷺ نے آپ اور حضرت سیدنا ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ خاندانِ انصار کے اُن پانچ لوگوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے قرآن پاک کو حفظ کیا، وہ پانچ یہ ہیں (حضرت سیدنا معاذ بن جبل، حضرت سیدنا عبادہ بن صامت، حضرت سیدنا ابی بن کعب، حضرت سیدنا ابوایوب اور حضرت سیدنا ابودرداء، رضی اللہ عنہم) حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اہل صفہ کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔ اور جب ملک شام فتح ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو ملک شام تعلیمِ قرآن دینے کے لئے بھیج دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 34 ہجری کو 72 سال کی عمر میں مقامِ رملہ میں وصال فرمایا۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 165 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حفظِ قرآں کا اُنہیں حاصِل ہوا شرفِ عظیم
وہ عبادہ ابنِ صامت میرے دِل میں ہیں مقیم
کیا بھلا اوصاف ساجدؔ اُن کے ہوں مجھ سے بیاں
وہ مسلّم تھے صحابہ میں بڑے تھے وہ فہیم

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

182: حضرت سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ثعلبہ بن حزمہ بن اصرمہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اپنے بھائی حضرت سیدنا بحاث رضی اللہ عنہ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔[1]

عبداللہ انصاری کو ہے عظمت بخشی اللہ نے
دینِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حامی بن کر شان نرالی پائی ہے
بدر میں اُن کو ربِ جہاں نے ساجدؔ ہیں اعزاز دیے
مہرِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلووٗں نے تو قسمت بھی چمکائی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

183: حضرت سیدنا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام جبیر بن نعمان ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 189 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں انہیں رسول اللہ ﷺ نے پچاس تیر اندازوں پر سردار بنایا تھا جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هٰذَا۔[1]

ترجمہ: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن حضرت سیدنا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پچاس تیر اندازوں کا امیر بنا کر کہا کہ تم اپنی جگہ سے نہیں ہٹو گے اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں۔

لیکن جب مشرکین مکہ کو شکست ہوئی تو لوگ حضرت سیدنا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر مال غنیمت لینے چلے تو آپ نے فرمایا۔

أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟[2]

ترجمہ: کیا تم بھول گئے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا کہا تھا؟

(مگر انہوں نے نہیں مانا) تو اس کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ مشرکین نے آ کر حضرت سیدنا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

---

[1] سنن أبي داود۔ كِتَاب الْجِهَادِ۔ بَابٌ فِي الْكُمَنَاءِ۔ رقم الحديث۔ 2662 (بیروت)

[2] سنن أبي داود۔ كِتَاب الْجِهَادِ۔ بَابٌ فِي الْكُمَنَاءِ۔ رقم الحديث۔ 2662 (بیروت)

عبداللہ بن جبیر کی قسمت تو دیکھئے
اُن کی رسولِ پاک ﷺ سے اُلفت تو دیکھئے
تھی اِستقامت اُن کی اُحد میں برائے دیں
ساجدؔ خریدی کیسے تھی جنت تو دیکھئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

184: حضرت سیدنا عبداللہ بن جد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام جد بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی سلمہ سے تعلق رکھتے ہیں غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حضرت عبداللہ بن جد نے نبی ﷺ سے سچّا پیار کیا
غزوۂ بدر و اُحد میں اپنی نصرت کا اظہار کیا
ساجدؔ نبی ﷺ سے پیار ہے جس کو اُس کی چاہت دل میں ہو
مومن وہ ہے جس نے دِل سے پیار کا ہے اقرار کیا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

185: حضرت سیدنا عبداللہ بن حمیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حمیر اشجعی ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت سیدنا خارجہ رضی اللہ عنہ سمیت غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 194 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 211 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ ہیں بدری اللہ کے وہ پیارے ہیں
اپنی آنکھ سے عبداللہ نے نبی ﷺ کے کئے نظارے ہیں
ساجدؔ دین کی خاطر بدر میں پہنچے پیارے نبی ﷺ کے ساتھ
چاند ہے پیارا کملی والا ﷺ اور عبداللہ تارے ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

186: حضرت سیدنا عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ربیع بن قیس ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔[1]

عبداللہ بن ربیع کا رُتبہ عظیم ہے
اُن کو خُدا نے دے دیا قلبِ سلیم ہے
عشق اُن کو مِل گیا تھا رسالت مآب ﷺ کا
ساجدؔ جبھی مِلا اُنہیں لُطفِ عمیم ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

187: حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد یا بعض کے نزدیک ابورواحہ یا ابو عمرو، والد کا نام رواحہ بن ثعلبہ اور والدہ کا نام کبشہ بنت واقد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ بدر، اُحد،

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 219 مکتبہ خلیل لاہور

خندق ،حدیبیہ، خیبر اور عمرۃ القضاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ حالت سفر میں بھی وقت پر نماز ادا فرماتے تھے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے رحم کی دعا فرمائی۔ جیسا کہ امام عبدالرزاق نے نقل کیا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ يَنْزِلُ فِي السَّفَرِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن رواحہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے وہ سفر میں بھی اپنے وقت پر نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس پر پہرہ دیتے ہوئے دشمن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیہودہ گوئیوں کا جواب دیا کرتے تھے جیسا کہ ایک واقعہ کو متعدد محدثین نے نقل کیا ہے لیکن ہم یہاں امام بخاری کی عبارت نقل کر رہے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبَخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ كِتَابُ الصَّلَاةِ۔بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ، وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔ رقم الحدیث4430(بیروت)

قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ، لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن اُبی کے پاس تبلیغ کے لئے تشریف لے جائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دراز گوش مبارک (گدھے) پر سوار ہو کر چل پڑے مسلمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے محلے میں آئے تو شوریدہ زمین کی وجہ سے گرد اُڑی تو اُس نے کہا اللہ کی قسم مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراز گوش کی بدبو سے تکلیف ہوئی اِسے دور ہٹاؤ تو انصار میں سے ایک شخص (حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ) نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراز گوش کی خوشبو اچھی اور اعلیٰ ہے۔

اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے درج ذیل الفاظ میں جواب دیا۔

فقال بن رَوَاحَة وَاللّٰه لَبَوْل حِمَاره أَطْيَب رِيحًا مِنْ مِسْكك۔[2]

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللهِ، وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ۔ رقم الحدیث 1799 (دار طوق النجاۃ)

[2] تفسیر الجلالین۔ جلد 1 صفحہ 686، سورۃ الحجرات، زیر آیۃ 9۔ (دار الحدیث - القاھرۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حمار مبارک کے بول (پیشاب) کی خوشبو تیری مِسک (خوشبو) سے زیادہ اچھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی محفل کو ایمان کی تر و تازگی قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ امام احمد نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ تَعَالَ نُؤْمِنْ بِرَبِّنَا سَاعَةً فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ، فَغَضِبَ الرَّجُلُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرَى إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ يُرَغِّبُ عَنْ إِيمَانِكَ إِلَى إِيمَانِ سَاعَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ يُحِبُّ الْمَجَالِسَ الَّتِي تَتَبَاهَى بِهَا الْمَلَائِكَةُ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جب اصحاب میں سے کسی کو ملتے تو کہتے آؤ ایک گھڑی اپنے رب پر ایمان لائیں پس ایک دن ایک شخص کو کہا تو وہ غصے میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان کو ایک گھڑی کے ایمان کی طرف ترغیب دیتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے یہ ایسی پسندیدہ محافل ہیں کہ جن پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا جاتا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے)۔

---

[1] مسند الإمام أحمد بن حنبل۔ مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ۔ مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ رقم الحديث 13795۔ (مؤسسة الرسالة)

آپ رضی اللہ عنہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جیسا کہ آپ کی اطاعت کا ایک خوبصورت واقعہ امام عبدالرزاق نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلَا الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالطَّرِيقِ لَمْ يَدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِي بَنِي غَنْمٍ قَالَ فَلَمَّا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ دَخَلَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رُحْتَ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا زَعَمُوا أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔ [1]

ترجمہ: ابن جریج کہتے ہیں کہ ربیعہ بن عبدالرحمن نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اثنائے خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جاؤ تو ایک انصاری نے یہ بات سنی تو وہ مسجد سے باہر تھے وہیں پہ بیٹھ گئے نماز کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر کے ساتھ تحسین فرمائی۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اطاعت کی توفیق عطا فرمائے) یہ شخص حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ بَابُ جُلُوسِ النَّاسِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ۔ رقم الحدیث 5366 (بیروت)

آپ رضی اللہ عنہ دو میل کا فاصلہ طے کر کے نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے آیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ يَأْتِي الْجُمُعَةَ مَاشِيًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الْحَمِيدِ كَمْ كَانَ بَيْنَ مَنْزِلِهِ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ مِيلَيْنِ۔[1]

ترجمہ: ہُشَیم نے ہمیں بتایا کہ عبدالحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے لئے پیدل چل کر آتے تھے تو میں نے پوچھا کہ اُن کے گھر اور جہاں وہ جمعہ ادا کرتے ہیں کتنا فاصلہ ہے؟ تو انہوں نے کہا دو میل۔

آپ رضی اللہ عنہ قادر الکلام شاعر بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا جواب بھی دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے اِن میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

إِنِّي تَفَرَّسْتُ فِيكَ الْخَيْرَ نَافِلَةً
فِرَاسَةً خَالَفْتُهُمْ فِي الَّذِي نَظَرُوا
أَنْتَ الرَّسُولُ فَمَنْ يُحْرَمْ نَوَافِلَهُ
وَالْوَجْهَ مِنْهُ فَقَدْ أَزْرَى بِهِ الْقَدَرُ
فَثَبَّتَ اللهُ مَا آتَاكُمْ مِنْ حَسَنٍ
تَثْبِيتَ مُوسَى وَنَصْرًا كَالَّذِي نُصِرُوا[2]

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ مِنْ كَمْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ۔ رقم الحديث 5085 (مكتبة الرشد-الرياض)

[2] المعجم الكبير للطبراني۔ بَابُ العين۔ وَمِنْ أَخْبَارِهِ۔ رقم الحديث 428 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

ترجمہ: میں نے آپ ﷺ (کی ذات اقدس) میں بھلائی پہچان لی تھی کیونکہ میں بھلائی کو پہچانتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میری بصیرت خطاء نہیں کرتی۔ آپ وہ نبی ﷺ ہیں کہ قیامت کے دن جو شخص آپ کی شفاعت سے محروم کر دیا گیا بے شک تقدیر نے اُسے نکما کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو خوبیاں آپ ﷺ کو دی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قائم رکھے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 8 ہجری کو غزوہ موتہ میں جام شہادت نوش فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اُن شہداء میں سے ہیں جن کی شہادت پر رسول اللہ ﷺ نے آنسو بہائے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ طیبہ میں) صحابہ کرام کو فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا پس وہ شہید ہو گئے پھر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لیا پس وہ بھی شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لیا پس وہ بھی شہید ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں مبارک سے آنسوؤں کی جھڑی رواں تھی پھر (فرمایا) اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لیا پس اُنہیں فتح عطا کی گئی۔

---

[1] صحیح البخاری۔ کِتَابُ الجَنَائِزِ۔ بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ المَيِّتِ بِنَفْسِهِ۔ رقم الحدیث 1246 (دار طوق النجاۃ)

عبداللہ بن رواحہ ثنا خوانِ مصطفیٰ ﷺ
حاصِل ہوا تھا آپ کو عرفانِ مصطفیٰ ﷺ
طاعت میں تھے حضور ﷺ کی رہتے وہ پیش پیش
سآجد تھا اُن کو مِل گیا فیضانِ مصطفیٰ ﷺ

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

188: حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد اور والد کا نام زید بن عبدرب ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے غزوہ بدر اور بعد تمام غزوات میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ كَانَ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ وَشَهِدَ فِي السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي رِوَايَةِ جَمِيعِهِمْ، وَشَهِدَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جن کی کنیت ابو محمد ہے وہ اُن ستر انصار میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ کی رات بیعت کی۔ اور بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ اور بنی حارث بن خزرج کا جھنڈا فتح مکہ کے موقع پر انہیں کے پاس تھا۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ الْأَذَانِ۔۔ رقم الحديث 5447 (دار الكتب العلمية - بيروت)

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خواب میں آپ رضی اللہ عنہ کو اذان دکھائی گئی جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان دکھائی گی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا یہ الفاظ بلال کو بتادو پس جب حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے اذان دی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سُنی تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے الحمد للہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا اِسے یاد رکھو۔ [2]

---

[1] سنن أبي داود۔ كِتَاب الصَّلَاةِ۔بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ۔ رقم الحديث 512 (بيروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 234 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت عبداللہ ابنِ زید عظمت کا نشاں
مصطفٰے ﷺ نے جمع کر دیں آپ میں سب خوبیاں
ساجدؔ ہر غزوہ میں شامل وہ ہوئے دیں کے لیے
خواب میں اُن کو دکھائی پیارے رب نے تھی اذاں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

189: حضرت سیدنا عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، والد کا نام سراقہ بن معتمر اور والدہ کا نام امتہ بنت عبداللہ بن عمیر ہے آپ رضی اللہ عنہ قریشی عدوی ہیں اور اپنے بھائی حضرت سیدنا عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

عبداللہ بن سُراقہ نبی ﷺ کے وفا شعار
وہ مصطفٰی کریم ﷺ کے سچّے تھے جانثار
وہ تھے قریشی عدوی وہ ساؔجد تھے باکمال
عظمت نبی ﷺ کی رب نے کی اُن پر تھی آشکار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

190: حضرت سیدنا عبداللہ بن سلمہ بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد والد کا نام سلمہ بن مالک

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 238 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

اور والدہ کا نام انیسہ بنت عدی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اورغزوہ اُحد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

عبداللہ بن سلمہ کو اِسلام کا رب نے نُور دیا
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عِشق دیا اور جلوؤں کا اِک طور دیا
ساجدؔ دیں پر جان لُٹا کر نئی خُدا سے لے لو جان
عبداللہ بن سلمہ نے ہے عشق کا وہ دستور دیا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

191: حضرت سیدنا عبداللہ بن سہل بن رافع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سہل بن رافع ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اشہلی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور ابن اسحاق کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

عبداللہ بن سہل صحابی انصاری کی اُونچی شان
نئی حیات خدا سے لے لی عبداللہ نے دے کر جان
بدر میں بھی اعزار خدا نے ساجدؔ اُن کو کئے عطا
عبداللہ پر راضی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راضی مولا ہے ہر آن

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسدالغابہ،جلد 2،صفحہ 245 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسدالغابہ،جلد 2صفحہ 247 مکتبہ خلیل لاہور

192: حضرت سیدنا عبداللہ بن سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابو سہل اور والد کا نام سہل بن عمرو ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جب آپ رضی اللہ عنہ واپس مکۃ المکرمہ لوٹ کر آئے تو آپ کے والد نے آپ رضی اللہ عنہ کو قید کر دیا اور دین اسلام کو چھوڑنے کے لیے بہت زیادہ ستانا شروع کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجبوراً اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کا دِل اسلام کی طرف مطمئن رہا۔ جب غزوہ بدر پیش آیا تو یہ اپنے باپ کے ساتھ میدانِ بدر میں گئے اُس وقت تک اپنے والد سے ایمان چھپائے ہوئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر میں تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنے والد سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل گئے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے گواہوں میں سے ایک ہیں۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے اپنے والد کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے امان مانگی تھی آپ رضی اللہ عنہ بزرگ صحابہ میں سے ہیں اور 12 ہجری کو 38 سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا بعض نے آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام سہیل بھی لکھا ہے۔[1]

عبداللہ بن سہل مہاجر پر ہے رحمت اللہ کی
تھے مظلوم مگر وہ دل سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائل تھے
سب کے سب غزوات میں پیارے نبی کی نصرت آپ نے کی
ساجدؔ صلح حُدیبیہ میں اور فتح مکہ میں شامل تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 248 مکتبہ خلیل لاہور

193: حضرت سیدنا عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام طارق ظفری ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اُن چھ آدمیوں میں سے ہیں جنہیں 3 ہجری کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عضل اور قارہ کے چند لوگوں کے پاس قرآن پاک، علم دین اور شرائع اسلام سکھانے کے لئے بھیجا لیکن جب یہ قبیلہ ہذیل کے چشمہ رجیع کے پاس پہنچے تو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اِن سے بے وفائی کی اور قتال کیا تو اِن میں سے دو آدمی وہیں شہید ہو گئے اور باقی لوگوں کو انہوں نے قید کر لیا اور مکہ کی طرف لے کر چل دیئے جب مقام ظہران میں پہنچے تو حضرت سیدنا عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسی سے چُھڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ میں پکڑ لی تو کفار آپ رضی اللہ عنہ کی اس حالت کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے اور پتھر مار کر آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین بھی وہیں مقام ظہران میں ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن طارق تھے ایمان میں کامِل تر
رُخِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصحف کو دیکھتی اُن کی پیاری نظر
ساجدؔ اُن سے کرو محبّت گر ایمان کا دعویٰ ہے
حضرت عبداللہ بن طارق کانِ وفا کا ہیں گوہر

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

194: حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بلوی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عامر بلوی ہے

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

عبداللہ بن عامر بلوی کو دیں کی پہچان مِلی
کر کے غلامی سرورِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُن کو اُونچی شان ملی
بنے صحابی شاہِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُن کی عظمت دیکھو تو
ساجدؔ اُن سے پیار کیا تو رحمت ہر اِک آن مِلی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

195: حضرت سیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی اور اپنے خاندان میں نہایت معزز اور شرافت کا پیکر تھے اسلام سے قبل آپ رضی اللہ عنہ کا نام حباب تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبداللہ رکھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا والد چونکہ منافقین کا سردار تھا تو اُس نے غزوہ بنی مصطلق میں کہا تھا کہ اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر واپس گئے تو جو ہم میں سے باعزت ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ جیسا کہ سورۃ منافقون میں ہے۔

یَقُوۡلُوۡنَ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَةِ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ ؕ (المنافقون آیت 8)

ترجمہ: وہ کہتے ہیں اگر (اب) ہم مدینہ واپس ہوئے تو (ہم) عزّت والے لوگ وہاں سے ذلیل لوگوں (یعنی مسلمانوں) کو باہر نکال دیں گے۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 258 مکتبہ خلیل لاہور

جب عبداللہ بن اُبی نے یہ بات کہی تو اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ (المنافقون آیت 8)

ترجمہ: حالانکہ عزّت تو صرف اللہ کے لئے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے اور مومنوں کے لئے ہے مگر منافقین (اس حقیقت کو) جانتے نہیں ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ جواب ارشاد فرمایا تو اِن کے بیٹے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی قسم ہے وہی ذلیل وخوار ہے اور آپ غالب ومعزز ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ کی اجازت ہوتو میں اپنے باپ کوقتل کردیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کرتے ہوئے فرمایا نہیں تم اپنے والد سے حُسن سلوک کیا کرو اور اُس کی خدمت کیا کرو۔ باوجود اس کے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا والد منافقین کا سردار تھا لیکن جب وہ مرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے کفن کے لئے قمیص عطا فرمائی اور اُس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھائی جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ: ؎[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا باپ عبداللہ بن ابی جب مر گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ اپنی قمیص عطا فرمائیں تاکہ میں اُسے کفن دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی جنازہ بھی پڑھائیں اور مغفرت کی دعا بھی فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قمیص عطا فرمائی اور فرمایا کہ جب تم (غسل وغیرہ) سے فارغ ہوجاؤ تو مجھے بتادینا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن مبارک پکڑ کر عرض کی کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے دونوں باتوں کا اختیار ہے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) چاہے آپ اِن کے لئے استغفار کرو چاہے نہ کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی (جب پڑھائی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی دی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اِن میں سے کوئی مر جائے تو آپ نہ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھیں اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بعد منافقین کا جنازہ نہیں پڑھایا۔

امام بخاری نے بھی اِسی طرح نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ،

؎[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ۔ رقم الحدیث 3098 (مصر)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً} قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ، قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ {وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا باپ عبداللہ بن اُبَی جب مر گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ اپنی قمیص عطا فرماؤ تاکہ میں اُسے کفن دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قمیص عطا فرمائی پھر اس نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی جنازہ بھی پڑھاؤ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تاکہ اس کی جنازہ پڑھائیں تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن مبارک پکڑ کر عرض کی کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کی جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا چاہے آپ اِن کے لئے استغفار کرو چاہے نہ کرو اگر چہ ان کے لیے ستر مرتبہ

---

[1] صحیح بخاری۔ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ۔بَابُ قَوْلِهِ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ رقم الحدیث 4670۔(دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

بھی استغفار کرو (اللہ تعالی ان کی بخشش نہیں کرے گا) تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ منافق ہے۔راوی کہتے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی (جب پڑھالی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اِن میں سے کوئی مرجائے تو آپ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہوں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بعد منافقین کا جنازہ نہیں پڑھایا۔

یہاں پر تھوڑا سا خیال رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اُسے رئیس المنافقین قرار دیا تھا۔اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھالی تو اللہ تعالیٰ نے روک دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ جانے سے پہلے بھی تو روک سکتا تھا لیکن نہیں روکا جس سے پتہ چلا کہ جو حکمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر تھی درحقیقت منشاء ایزدی بھی یہی تھا جس کا اثر یہ ہوا کہ اُس کی قوم کے ایک ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔جیسا کہ علامہ عینی نے ذکر کیا ہے۔

أَنه أسلم من الْخَزْرَج أَلف۔[1]

ترجمہ: (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کی جنازہ پڑھانے کی وجہ سے) خزرج سے ایک ہزار لوگ مسلمان ہوگئے۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُس کی جنازہ پڑھانا قمیص دینا اُس کے لئے مفید نہیں ہے کیونکہ وہ منافق تھا اور بغیر ایمان کے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

---

[1] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ کِتَابُ الجَنَائِزِ۔بَابُ الكَفَنِ فِي القَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لاَ يُكَفُّ۔جلد8 صفحہ54(دار إحياء التراث العربي-بيروت)

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

عبداللہ بن عبداللہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خُوب نوازا ہے
حسنِ ادب سے حسنِ طلب سے کرم خُدا کا پایا ہے
عبداللہ بن عبداللہ نے ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کیا
عبداللہ کی اُلفت ہر اِک مومن کا سرمایا ہے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

196: حضرت سیدنا عبداللہ بن مناف رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابویحییٰ اور والد کا نام عبدمناف بن نعمان ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

ابنِ مناف حضرتِ عبداللہ ذی حشم
بن کر غُلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے وہ محترم
ساجدؔ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کے مستفید
وہ داستانِ عشق تھے کرتے رہے رقم
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسدالغابہ، جلد 2 صفحہ 266 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسدالغابہ، جلد 2 صفحہ 270 مکتبہ خلیل لاہور

197: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوجابر اور والد کا نام عمرو بن حرام بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا جابر انصاری رضی اللہ عنہ کے والد محترم ہیں حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن جب میرے والد محترم شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتے اپنے پروں سے اِن پر سایہ کئے ہوئے ہیں جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 304 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الجَنَائِزِ ۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى المَيِّتِ۔ رقم الحدیث 1293 ۔(دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ اُحد کے دن جب میں اپنے باپ کے پاس آیا تو اُن کا مثلہ ہوا پڑا تھا (اعضاء کاٹ دیئے گئے تھے) حتی کہ جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو اُن کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا میں نے کپڑا کھول کر دیکھنے کی کوشش کی تو میری قوم نے مجھے روک دیا پھر میں کھول کر دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے پھر روک دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ انہیں اُٹھایا جائے تو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رونے والی کی آواز سُن کر پوچھا یہ کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کرام نے عرض کی عمرو کی بیٹی ہے۔ (حضرت سیدنا عبداللہ کی بہن فاطمہ بنت عمرو) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے یا فرمایا نہ رو جب تک انہیں اُٹھایا نہیں گیا اُس وقت تک فرشتے اِن پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغیر پردے کے باتیں کیں۔ جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا۔

طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ، لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللهُ بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ إِنَّهُ سَبَقَ

مِنِّی أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى {وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ} [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا طلحہ بن خراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ جنگ اُحد میں میرے والد شہید ہوگئے تو ایک دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے افسردہ دیکھ کر فرمایا اے جابر کیا وجہ ہے میں تمہیں افسردہ اور غمگین دیکھ رہا ہوں تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے والد شہید ہوگئے اور اہل وعیال اور قرض چھوڑ گئے ہیں تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خوشخبری نہ سناؤں؟ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیوں نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے بات کرتا ہے تو پردے کے پیچھے سے کرتا ہے لیکن تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے بغیر پردے کے کلام فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے والد سے فرمایا اے میرے بندے مجھ سے کچھ مانگ میں تجھے دوں گا۔ تو تمہارے باپ نے عرض کی یا اللہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے پھر زندہ فرما پس میں دوسری بار تیری رضا کے لئے شہید کردیا جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات تو میں کر چکا ہوں کہ لوگ دنیا میں دوبارہ نہیں بھیجے جائیں گے تو تمہارے والد نے عرض کی یا اللہ پھر میرے پیچھے والوں کو یہ خبر پہنچادے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیئے جائیں اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے اُنہیں رزق ملتا ہے۔

---

[1] سنن ابن ماجه۔ افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم۔ بَابٌ فِيمَا أَنْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ۔۔ رقم الحديث 190 (دار إحياء الكتب العربية)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد جانے سے پہلے فرمایا میرے بیٹے خیال رکھنا جو لوگ غزوہ اُحد میں سب سے پہلے شہید ہوں گے میں اُن میں ہوں گا حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُسی طرح میرے والد محترم اُحد کے دن سب سے پہلے شہید ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا عمرو بن جموح اور میرے والد محترم رضی اللہ عنہما کو ایک ہی قبر میں دفن فرما کر فرمایا ان دونوں کو اکھٹا اِس لئے دفن کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں دنیا میں ایک دوسرے سے خالص محبت کرتے تھے (یہ عمرو بن جموح حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی ہیں) چھیالیس برس کے بعد سیلاب کی وجہ سے جب ان کی قبر کو کھولا گیا تو ان کے جسم کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے کل شہید ہوئے جیسا کہ امام ذھبی نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَمْرَو بنَ الجَمُوْحِ وَابنَ حَرَامٍ كَانَ السَّيْلُ قَدْ خَرَّبَ قَبْرَهُمَا فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِيُغَيَّرَا مِنْ مَكَانِهِمَا فَوُجِدَا لَمْ يَتَغَيَّرَا كَأَنَّمَا مَاتَا بِالأَمْسِ وَكَانَ أَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جُرْحِهِ فَدُفِنَ كَذَلِكَ فَأُمِيْطَتْ يَدُهُ عَنْ جُرْحِهِ ثُمَّ أُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ وَكَانَ بَيْنَ يَوْمِ أُحُدٍ وَيَوْمَ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وأربعون سنة۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی صعصعہ کہتے ہیں کہ سیلاب کے وقت حضرت سیدنا عمرو بن جموح اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی قبر جب کھولی گئی تا کہ ان کو

---

[1] سیر أعلام النبلاء۔ السَّابِقُوْنَ الأَوَّلُوْنَ:۔ وَأَبُوْهُم عَمْرُو بنُ الجَمُوْحِ۔ جلد 3 صفحہ 158 (دار الحدیث-القاھرۃ)

دوسری جگہ تبدیل کیا جائے تو اِن دونوں کے اجسام اِس طرح تر و تازہ تھے گویا کہ وہ کل شہید ہوئے اِن میں سے ایک کا ہاتھ تدفین کے وقت زخم والی جگہ پہ تھا تو جب قبر کو کھولا گیا تو ہاتھ وہیں تھا اور جب ہاتھ کو اُس جگہ سے ہٹایا گیا تو ہاتھ دوبارہ اُسی جگہ واپس چلا گیا (یہ بات ازحد قابلِ غور ہے کہ) جب اِن کو نکالا گیا تو اُس وقت غزوہ اُحد کو چھیالیس برس گزر چکے تھے۔

198: حضرت سیدنا عبداللہ بن قیس بن خالد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن خالد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا اور بعض نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1]

عبداللہ بن قیس انصاری ایسا نُور نگینہ ہے
عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیار کا پایا خاص قرینہ ہے
اُس پر رحمت رب کی ساجدؔ خاص ہوئی تھی بدر کے دِن
عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں جان لٹا کر جینا اُن کا جینا ہے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 319 مکتبہ خلیل لاہور

199: حضرت سیدنا عبداللہ بن کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوالحارث اور والد کا نام عمرو بن عوف ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کو خمس کی حفاظت پر مقرر فرمایا کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے 33 ہجری میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بھی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔[1]

عبداللہ بن کعب انصاری عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کامِل تھے
صُحبت میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہ کر عزّ و شرف میں خاص ہوئے
ہر غزوہ میں دین کی خاطر ساجدؔ شامِل ہوتے تھے
عِشق میں ہر قربانی دے کر عبداللہ تھے پاس ہوئے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

200: حضرت سیدنا عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابومحمد، لقب اکبر، والد کا نام مخرمہ بن عبدالعزیٰ اور والدہ کا نام بہنانہ بنت صفوان ہے آپ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی اور حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت حبشہ کی اور پھر مکۃ المکرمہ واپس لوٹ کر ہجرت مدینہ طیبہ بھی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا فروہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہما کے درمیان

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 324 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے اتنے تک موت نہ دینا جتنے تک میرے ہر جوڑ میں اللہ تعالی کے راستے میں زخم نہ لگیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا اور جنگِ یمامہ میں جب آپ رضی اللہ عنہ نے اکتالیس سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کے ہر جوڑ پر زخموں کے نشانات موجود تھے۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی بزرگ اور عابد تھے۔ حتی کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں تھے جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْرَمَةَ صَرِيعًا يَوْمَ الْيَمَامَةِ فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ هَلْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْمِجَنِّ مَاءً لَعَلِّي أُفْطِرُ عَلَيْهِ قَالَ فَأَتَيْتُ الْحَوْضَ وَهُوَ مَمْلُوءٌ دَمًا فَضَرَبْتُهُ بِجَحْفَةٍ مَعِي ثُمَّ اغْتَرَفْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ قَضَى۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یمامہ کے دن میں عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ٹھہرا تو مجھے کہا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دیکھو روزہ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 329 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المصنف فی الأحادیث والآثار۔ کِتَابُ التَّأْرِیخِ۔ حَدِیثُ الْیَمَامَةِ وَمَنْ شَهِدَهَا۔ رقم الحدیث 33720 (مکتبۃ الرشد-الریاض)

افطار ہو گیا ہے؟ تو میں نے کہا جی، ہاں، ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا مجھے اِس برتن میں کچھ پانی دے دو تا کہ میں روزہ افطار کرلوں۔ تو میں جب حوض پر گیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا پس میں نے خون کو ہٹایا اور پانی کا چُلّو بھر کر جب آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ عالم جاودانی کی طرف تشریف لے جا چکے تھے۔

عبداللہ ابنِ مخرمہ ہیں سابقین میں
کامِل تھے شوق و عشق اور اِحیائے دین میں
جاں دے کے روزہ کر لیا اِفطار آپ نے
ساجدؔ اُٹھیں گے حشر کو وہ کاملین میں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

201: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبدالرحمٰن، لقب صاحب السواد والسواک، والد کا نام مسعود بن غافل اور والدہ کا نام اُم عبد ہے، آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں یہ اُس وقت اسلام لائے جب حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ کی بیوی حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا (حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن) اسلام لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اسلام میں چھٹا شخص ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اِن کے پاس تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تیرے پاس دودھ ہے تو ہمیں پیش کرو تو میں نے عرض کی دودھ تو ہے لیکن میں امین

ہوں (دے نہیں سکتا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسی بکری لاؤ جو گابھن نہ ہو اور پہلے دودھ بھی نہ دیتی ہو اُس سے ہم خود دودھ نکال لیں گے۔ تو آپ فرماتے ہیں میں نے ایک جوان بکری پیش کی جس کے تھن نظر بھی نہیں آتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اُس کے پاؤں باندھ دیئے اور اُس کے چھوٹے چھوٹے تھنوں پہ ہاتھ مبارک پھیرا اور دُعا فرمائی تو تھنوں میں دودھ اُتر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے دودھ نکال کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پلایا پھر خود نوش فرمایا اور اُس کے بعد آپ ﷺ نے تھنوں کو مخاطب کر کے فرمایا سُکڑ جاؤ تو وہ سُکڑ کر ویسے ہو گئے جیسے پہلے تھے تو میں یہ معجزہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی یہ کلام سکھا دو جو آپ نے پڑھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم واقعی سیکھنے کا جذبہ رکھتے ہو۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے قرآن پاک کی ستر (70) سورتیں بلاواسطہ رسول اللہ ﷺ سے پڑھی ہیں اور اس اعزاز میں آپ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 333 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح بخاری۔ كِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ۔ بَابُ القُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث 5000 (دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: شفیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے ستر سے زائد سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھی ہیں اور اللہ کی قسم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ مجھے اُن سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم ہے حالانکہ میں اُن سے افضل نہیں ہوں۔

اور آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اُن چار صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر قرآن سیکھنا ہے تو اِن چار اصحاب سے سیکھو جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔[1]

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں اُس وقت سے آپ کو پسند کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ اِن چار صحابہ سے قرآن سیکھو عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

آپ رضی اللہ عنہ قرآن کے اتنے بڑے عالم تھے کہ قرآن کی ہر ہر سورۃ اور ہر ہر آیت کے بارے میں جانتے تھے کہ یہ کس مقام پر اور کِس کے بارے میں نازل

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔ بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث 4999 (دار طوق النجاۃ)

ہوئی جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلاَ أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ، تُبَلِّغُهُ الإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ۔ [1]

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں قرآن پاک کی کوئی ایسی سورت نازل نہیں ہوئی کہ جس کے بارے میں، میں یہ نہ جانتا ہوں کہ یہ کہاں نازل ہوئی اور نہ قرآن کی کوئی ایسی آیت نازل ہوئی کہ جس کے بارے میں۔ میں یہ نہ جانتا ہوں کہ یہ کِس کے بارے میں نازل ہوئی۔

اور آپ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ بات بھی بڑے اعزاز کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زبان سے قرآن سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا قَالَ

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ۔ بَابُ القُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔رقم الحدیث 5002 (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

حَسْبُكَ الآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن پاک پڑھو تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے سامنے قرآنِ پاک پڑھوں؟ حالانکہ قرآنِ پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے سامنے پڑھو۔ تو میں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ میں اِس آیت تک پہنچا (جس کا ترجمہ ہے) پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم آپ کو اِن سب پر گواہ لائیں گے۔ (جب یہاں تک پڑھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب یہاں ٹھہر جاؤ پس جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں کسی اور سے قرآن پاک سنوں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔[2]

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ۔ بَابُ قَوْلِ المُقْرِءِ لِلْقَارِءِ حَسْبُكَ۔ رقم الحدیث 5050 (دار طوق النجاۃ)

[2] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ۔ بَابُ البُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ القُرْآنِ۔ رقم الحدیث 5056 (دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے قرآن پاک پڑھو تو میں نے عرض کی میں آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھوں حالانکہ قرآن پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں کسی اور سے قرآن پاک سنوں۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی بڑے بڑے معرکوں میں شریک ہوئے جنگ یرموک میں مال غنیمت آپ رضی اللہ عنہ کے سُپرد تھا اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں بہت زیادہ قربت نصیب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو اندر آ جایا کرو تمہیں اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ بغیر اجازت اندر چلے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نعلین مبارک پہنا دیا کرتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غسل فرماتے تو آپ رضی اللہ عنہ پردہ لے کر کھڑے ہو جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسواک پیش کرتے تھے اِسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صاحب السواک ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صاحب السواد اس لیے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ خفیہ راز جو کسی کو معلوم نہیں ہوتے تھے ان کا حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پتہ ہوتا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے دو ہجرتیں کیں، ہجرت حبشہ اور دوسری ہجرتِ مدینہ طیبہ، آپ رضی اللہ عنہ جب بیمار تھے تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ عیادت کرنے گئے اور فرمایا اے عبداللہ بن مسعود میں تمہارا وظیفہ لگا دیتا ہوں کیونکہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی بچیوں کے کام آئے گا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں نے اپنی بچیوں کو وہ دولت دے دی ہے

کہ اگر وہ اُن کے پاس قائم رہی تو اُن پر فاقہ نہیں آئے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا کہ جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کی تلاوت کر لیتا ہے اُس پر کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ جیسا کہ امام احمد نے نقل کیا۔

قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَلَا آمُرُ لَكَ بِعَطَائِكَ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ، قَالَ يَكُونُ لِبَنَاتِكَ قَالَ إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ بَنَاتِي أَنْ يَقْرَأْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا۔ [۱]

ترجمہ: حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا میں تمہارا وظیفہ نہ لگا دوں تو آپ نے عرض کی اس کی مجھے حاجت نہیں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بچیوں کے کام آئے گا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے اپنی بچیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا کہ جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کی تلاوت کر لیتا ہے اُس پر کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا سلسلہ بہت طویل ہے اختصار کے پیشِ نظر اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 32 ہجری میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں 60 سال کی عمر میں وصال فرمایا حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہی آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ [۲]

---

[۱] فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل۔ رقم الحدیث 1247 (مؤسسة الرسالة ۔ بیروت)

[۲] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 336 مکتبہ خلیل لاہور

عِلم و عمل میں کامِل ہیں عبداللہ بن مسعود
حافظِ قُرآں ، عادِل ہیں عبداللہ بن مسعود
اُن سے جب قرآن سُنا تو اشک بہائے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ساجدؔ اہلِ عشق کی منزل ہیں عبداللہ بن مسعود
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

202: حضرت سیدنا عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد اور والد کا نام مظعون ہے۔آپ رضی اللہ عنہ قریشی جمحی اور حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے ساتھ ہجرت حبشہ اور پھر ہجرت مدینہ بھی کی اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور 30ہجری کو 60سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[1]

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے قرشی مہاجر ہیں عبداللہ بن مظعون
دین کی خاطر ہر قُربانی دے کر حاصِل کیا سکون
ساجدؔ اُن کے حُسنِ ادا پر جان یہ میری ہو قُربان
دین کے بنے محافظ جب وہ دین ہوا اُن کا ممنون
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

203: حضرت سیدنا عبداللہ بن نعمان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نعمان بن بلدمہ ہے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 339 مکتبہ خلیل لاہور

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی اور حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں، غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ [1]

ابنِ نُعمان عبداللہ کو عظمت دی ہے اللہ نے
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کیا تو رفعت دی ہے اللہ نے
ابنِ نعمان عبداللہ پر ساجدؔ جان لٹاؤں میں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیاروں کی مجھ کو بھی اُلفت دی ہے اللہ نے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

204: حضرت سیدنا عبدرب بن حق رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبدرب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حق بن اوس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ [2]

عبدِ رب پیارے عظیم المرتبت
وہ ہیں شاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار
ساجدؔ اُن کو مِل گیا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب
ابنِ حق ہیں دینِ احمد کی بہار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسدالغابہ، جلد 2 صفحہ 347 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسدالغابہ، جلد 2 صفحہ 359 مکتبہ خلیل لاہور

205: حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کنیت ابو عبس اور والد کا نام جبر بن عمرو ہے زمانہ کفر میں اِن کا نام عبدالعزیٰ تھا جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر اڑتالیس سال تھی ۔کعب بن اشرف قرظی یہودی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچاتا تھا اُس کے قتل میں جو لوگ شریک تھے اُن میں سے ایک نام حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے عربی میں خط وکتابت کا کام کیا کرتے تھے اِن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بھی مروی ہے جس کو امام بخاری اور دیگر محدثین نے نقل کیا۔

عَنْ أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔[1]

ترجمہ: ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ (جن کا نام عبد الرحمان بن جبر ہے) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا کہ جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گردآلود ہوں اور دوزخ کی آگ اُسے چھو لے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی غزوہ بدر میں شرکت کا امام حاکم نے اپنی صحیح میں بھی ذکر کیا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ ۔ بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ رقم الحدیث 2811 (دار طوق النجاۃ)

فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ ۔[1]

ترجمہ: ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہ جن کا نام عبد الرحمان بن جبر ہے ان لوگوں میں سے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 34 ہجری کو 70 سال کی عمر میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہی اِن کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی جیسا کہ امام ابن حبان نے نقل کیا۔

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ أَبُو عَبْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ الْأَنْصَارِيُّ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ وَدَخَلَ قَبْرَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ ۔[2]

ترجمہ: امام ابی حاتم نے کہا کہ ابو عبس جن کا نام عبد الرحمن بن جبر انصاری ہے انہوں نے 34 ہجری میں وصال فرمایا اور جنت البقیع شریف میں مدفون ہوئے اور ان کی قبر میں حضرت سیدنا ابو بردہ بن نیار اور حضرت سیدنا سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہما داخل ہوئے۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ۔ رقم الحديث 5491 (بيروت)

[2] الإحسان فی تقريب صحيح ابن حبان۔ بَابُ: فَضْلِ الْجِهَادِ۔ جلد 10 صفحہ 166 (بيروت)

عبدالرحمٰن ابنِ جبر نے رُتبہ اعلیٰ پایا ہے
آپ نے کعب یہودی دُشمنِ دیں کا نام مٹایا ہے
آپ عرب کے کاتب بھی تھے غزوہ بدر کے غازی بھی
کر کے غلامی سرورِ دیں ﷺ کی نام اپنا چمکایا ہے
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

206:حضرت سیدنا عبدہ بن حسحاس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبدہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حسحاس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور گرفتار ہو گئے تھے۔بعد میں رہائی ملی اور غزوہ اُحد میں ناموس رسالت پر جان نچھاور کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

وہ محمد ﷺ کے صحابی وہ تھے پیارے جانثار
اُن کے خوں سے دین پر آیا نرالا تھا نِکھار
جان دے کر خُلد کے ساجدؔ بنے حقدار وہ
عبدہ انصاری اہلِ عشق میں ہیں باوقار
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

207:حضرت سیدنا عبس بن عامر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عامر بن عدی ہے

---

[1] اسد الغابہ،جلد 2 صفحہ 427 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

بدر میں تھے عبس دیں کی خاطر لڑے شان اعلیٰ مِلی
پاسِ ناموسِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اُن کے قلب و نظر میں مکیں
ساجدؔ اُن کی غلامی ہیں کرتے سبھی اولیاء اصفیاء
تھے عَبس جانثارِ شہِ انبیاء رحمتِ عالمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

208: حضرت سیدنا عبید بن اوس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبید رضی اللہ عنہ کنیت نعمان، لقب مقرن اور والد کا نام اوس بن مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں ۔غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ بدر میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مقرن کا لقب دیا کیونکہ انہوں نے اُس دن ایک ہی ساتھ چار لوگوں کو قیدی بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تھا۔[2]

حضرت عبید ، عبدِ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ سے وہ پُرضیا ہوئے
مقرن کا تھا لَقب اُنہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا
ساجدؔ عبید عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فنا ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 428 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 439 مکتبہ خلیل لاہور

209: حضرت سیدنا عبید بن تیھان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام تیھان بن مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں اور اُن ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو غزوہ اُحد میں عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا کیونکہ اُس وقت تک حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔[1]

حضرت عبید کو ہے مِلا مرتبہ عظیم
گھر جن کا خُلد زار کریں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جِس جگہ سجدہ ادا کیا
اُس پر نثار ہونے کو حاضر ہوا حطیم

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

210: حضرت سیدنا عبید بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن عامر بن عجلان ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر اور احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 439 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 443 مکتبہ خلیل لاہور

خُوش مقدر، خُوش نظر حضرت عبید
اہلِ دِل کے راہ بر حضرت عبید
جانثاری میں تھے ساجدؔ پیش پیش
واقفِ رسم وَفا حضرت عبید

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

211: حضرت سیدنا عبید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابو عبید ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔[1]

حضرت عبید شاہِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہوئے غلام
اہلِ وفا عبید کا کرتے ہیں اِحترام
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عِشق میں سرشار تھے عبید
اُن کی وفا کو کرتے ہیں سب مومنیں سلام

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

212: حضرت سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام مالک بن عمر بن عجلان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سالمی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کے گھر

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 446 مکتبہ خلیل لاہور

جا کر نماز ادا فرمائی۔ پھر یہ اُسی جگہ پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہیں اور انصار کی طرف سے غزوہ بدر میں شریک

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الصَّلَاةِ۔ بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ۔ رقم الحدیث 425 (دار طوق النجاۃ)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری نظر کمزور ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں پس جب بارش ہوتی ہے تو میرے گھر اور اِن کے گھروں کے درمیان وادی ہے وہ پانی سے بھر جاتی ہے تو پھر میں انہیں مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے نہیں جاسکتا اور میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف لاکر میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اُسی جگہ نماز پڑھوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں انشاء اللہ آؤں گا تو عتبان بن مالک کہتے ہیں کہ دوسرے دن رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لائے پس اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دی آپ ﷺ نے گھر میں داخل ہوکر بغیر بیٹھے فرمایا تم کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں؟ تو میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تکبیر کہی ہم نے صف بنائی تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

ابنِ مالک حضرتِ عثمان ہیں عالی قدر
بدر کے غزوہ میں بھی شامل ہوئے عثمان ہیں
اُن پہ رب کی رحمتیں ہیں لحظہ لحظہ ہو رہیں
صاحبانِ عِشق کی عثمان پیارے جان ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 454 مکتبہ خلیل لاہور

213: حضرت سیدنا عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ربیعہ بن خالد ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

حضرت عتبہ ابنِ ربیعہ کو ہے حاصِل نُور ہوا
عِشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈوب کے اُن کا دِل ہے رشکِ طور ہوا
ساجدؔ اُن کو صحبت حاصِل ہوئی ہے نبئ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
اُن سے اُلفت رکھنے والا ہے واللہ مغفور ہوا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

214: حضرت سیدنا عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبداللہ بن صخر ہے، آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سلمی ہیں، بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔[2]

عتبہ غلامِ سیدِ ابرار ہو گئے
اہلِ وفا کے قافِلہ سالار ہو گئے
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وہ آئے تھے بدر میں
خُلدِ بریں کے مالِک و مختار ہو گئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 456 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 457 مکتبہ خلیل لاہور

215: حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ اور کنیت ابوعبداللہ یا ابوغزوان، اور والد کا نام غزوان بن جابر ہے۔آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں خود فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والا میں ساتواں شخص ہوں جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا۔[1]

ترجمہ: اور میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اسلام لانے والا ساتواں شخص دیکھا۔(اور وہ اتنا تنگی کا زمانہ تھا) ہمیں کوئی غذا میسر نہ تھی سوائے درختوں کے پتوں کے (جس سے) ہم لوگوں کی باچھیں زخمی ہوجاتی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 40 سال تھی۔پھر حالات ٹھیک ہونے پر مکہ معظّمہ تشریف لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت مدینہ فرمائی تو آپ نے حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ یہ دونوں حضرات مکۃ المکرمہ سے لشکرِ کفار کے ساتھ چلے تھے تا کہ مدینہ طیبہ پہنچ جائیں دریں اثنا راستے میں مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر ملا جس کے سردار حضرت سیدنا عبید بن حارث تھے تو یہ دونوں اس لشکر کے ساتھ مل گئے۔حضرت سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام

---

[1] صحیح مسلم۔ كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ۔رقم الحدیث 2967
(دار إحياء التراث العربي-بيروت)

غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو ملک فارس کے ایک موضع اُبلہ کے لوگوں کے ساتھ جہاد کے لئے بھیجا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا دراز قد اور بہت خوبصورت تھے۔ 17 ہجری کو 57 سال کی عمر میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔ [1]

حضرت عتبہ بن غزوان کو آقا ﷺ کی پہچان مِلی
کرم ہوا ہے اُن پہ خدا کا اُن کو اُونچی شان مِلی
وہ سابق ہیں وہ ہیں مہاجر، بدر میں پہنچے مکہ سے
ساجدؔ مِلا وقار ہے اُن کو برہانِ ایمان مِلی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

216: حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کنیت ابوسائب، والد کا نام مظعون بن حبیب اور والدہ کا نام سخیلہ بنت عنبس ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ تیرہویں نمبر پر اسلام لائے اِس لئے قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت حبشہ بھی کی اور پھر مکۃ المکرمہ واپس لوٹنے کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ بہت بڑے عابد وزاہد تھے اپنی زندگی کا معمول بنالیا تھا کہ دِن بھر روزہ رکھتے اور عبادت بھی کرتے رہتے اور پھر جب رات ہوتی تو پھر اپنے مالک کے حضور کھڑے ہوجاتے تھے۔ جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 460 مکتبہ خلیل لاہور

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے عثمان کیا تم میری سنت سے اعراض کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلکہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کا طالب ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور روزہ چھوڑتا بھی ہوں اور عورتوں کے ساتھ نکاح بھی کرتا ہوں اے عثمان اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تمہارے گھر والوں کے تم پر حقوق ہیں اور تمہارے مہمانوں کے بھی تم پر حقوق ہیں اور تمہاری جان کا بھی تمہارے اوپر حق ہے پس تم (کبھی) روزہ رکھو اور (کبھی) چھوڑ دیا کرو اور (تھوڑی دیر) عبادت کیا کرو اور (کچھ وقت کیلئے) سوجایا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں یہ جملہ

---

[1] سنن أبي داود۔ كِتَاب الصَّلَاةِ۔بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ۔ رقم الحديث1369(المكتبة العصرية، -بيروت)

آپ ﷺ نے اِس لئے فرمایا کیونکہ حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے شہوت نفسانی کوختم کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ سے خصی ہونے کی اجازت مانگی تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نفسانی خواہشات آڑے نہ آئیں جیسا کہ امام ابن مبارک نے نقل کیا۔

عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ مَسۡعُودٍ قَالَ قَالَ عُثۡمَانُ بۡنُ مَظۡعُونٍ یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَوۡ أَذِنۡتَ لَنَا فِي الۡاِخۡتِصَاءِ فَاخۡتَصَیۡنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ خِصَاءُ أُمَّتِي الصِّیَامُ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی اگر آپ مجھے خصی ہونے کی اجازت عطا فرمائیں تو میں اپنے آپ کو خصی کروالیتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت کا خصاء (خصی ہونا) روزے میں ہے یعنی (روزہ رکھا کریں)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ 2ہجری میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عُثۡمَانُ بۡنُ مَظۡعُونٍ الۡجُمَحِيُّ یُکۡنٰی أَبَا السَّائِبِ بَدۡرِيٌّ تُوُفِّيَ عَلٰی عَهۡدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ اثۡنَتَیۡنِ مِنَ الۡهِجۡرَةِ۔ [2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جن کی کنیت ابوالسائب ہے، بدری ہیں

---

[1] الزهد والرقائق لابن المبارك ۔ بَابُ فَضۡلِ ذِکۡرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔
رقم الحديث 1106 (دار الكتب العلمية - بيروت)

[2] المعجم الكبير للطبراني۔ بَابُ العين۔ عُثۡمَانُ بۡنُ مَظۡعُونٍ الۡجُمَحِيُّ۔
رقم الحديث 8312 (مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

اور دو ہجری میں زمانہ رسول اللہ ﷺ میں وصال فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے مہاجرین میں سے سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور یہ اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جنت البقیع میں سب سے پہلے مدفون ہیں اور یہ اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی مزار پر نشانی رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے اہل کو اِن کے پاس دفن کریں گے۔ جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ دَفَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الصَّخْرَةِ فَأْتِنِي بِهَا حَتَّى أَضَعَهَا عِنْدَ قَبْرِهِ حَتَّى أَعْرِفَهُ بِهَا ,فَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِنَا دَفَنَّاهُ عِنْدَهُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی تدفین فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ جنت البقیع کے پہلے مدفون ہیں پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا جاؤ اور پتھر اُٹھا لاؤ جب وہ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے وہ پتھر آپ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس رکھ دیا تا کہ ہم اِسے پہچان سکیں (اور فرمایا) پس جو بھی ہمارے گھر والوں میں سے وصال فرمائے تو اُسے اِن کے پاس دفنایا جائے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ کا جنازہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] المصنف فی الأحادیث والآثار۔ کِتَابُ الْأَوَائِلِ۔ بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَه رقم الحدیث 35917 (مکتبۃ الرشد-الریاض)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

پڑھایا۔جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔اور چار تکبیریں کہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جب اِن کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنہیں بوسہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کی جدائی پر آنسو بہا رہے تھے۔جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ ۔[2]

ترجمہ: اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بوسہ دیا میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

حضرت سیدہ اُم علاء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں ایک نہر جاری کی گئی ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اُن کے نیک اعمال کا پھل ہے۔[3]

---

[1] سنن ابن ماجه۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ۔بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا۔ رقم الحديث 1502 (دار إحياء الكتب العربية)

[2] سنن أبي داود۔ كِتَاب الْجَنَائِزِ۔بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ۔رقم الحديث 3163 (المكتبة العصرية،۔بيروت)

[3] اسد الغابہ،جلد 2 صفحہ 484 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

آپ رضی اللہ عنہ کے وصال پر آپ کی بیوی نے جو اشعار کہے وہ بھی قابلِ ذکر ہیں جن کو امام ابو نعیم نے نقل کیا۔

یَا عَیۡنُ جُوۡدِی بِدَمۡعٍ غَیۡرِ مَمۡنُوۡنٍ
عَلَی رَزِیَّۃِ عُثۡمَانَ بۡنِ مَظۡعُوۡنٍ
عَلَی امۡرِءٍ بَاتَ فِیۡ رِضۡوَانِ خَالِقِہٖ
طُوبَی لَہٗ مِنۡ فَقِیۡدِ الشَّخۡصِ مَدۡفُوۡنٍ
طَابَ الۡبَقِیۡعُ لَہٗ سُکۡنَی وَغَرۡقَدُہٗ
وَأَشۡرَقَتۡ أَرۡضُہٗ مِنۡ بَعۡدِ تَفۡتِیۡنٍ[1]

ترجمہ: اے آنکھ سیدنا عثمان بن مظعون کے حادثہ پر آنسوؤں کا ایسا سلسلہ جاری کر جو منقطع نہ ہو سکے۔ ایسے شخص کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی رضا مندی میں راتیں بسر کرتا تھا۔ اور خوشخبری ہو ارضِ بقیع کے لئے جس میں اُن کا جسم دفن ہوا تو وہ پاکیزہ ہوگئی اور زمین اُن کے دفن ہونے سے روشن ہوگئی۔

حضرتِ عثمان ابو سائب غلامِ شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بدر میں دیں کی حفاظت کے لئے حاضر ہوئے
ساجدؔ اُن کو ہمنشینی مِل گئی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
قُربِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت کامِل و بہتر ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔المہاجرون من الصحابہ۔عُثۡمَانُ بۡنُ مَظۡعُوۡنٍ۔جلد1 صفحہ106 (دار الکتاب العربی-بیروت)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

217: حضرت سیدنا عدّی بن ابی زغباء رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عدّی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابوزغباء (سنان بن سبیع) ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

حضرت عدّی شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام
چُوم کر آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کو وہ ہوئے شاد کام
ساری جنگوں میں محافظ وہ رہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے
جو بھی مومن ہے وہ ساجدؔ اُن کو کرتا ہے سلام

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

218: حضرت سیدنا عصمہ بن حصین رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عصمہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حصین یا بعض کے نزدیک وبرہ بن خالد ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں، غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔[2]

حضرت عصمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حامی رسمِ وفا سے تھے آگاہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں پر جاں دینے کی تھی اُن کے دِل میں چاہ
ساجدؔ اُن کے عِشق پہ قُرباں ہر مومن سو جان سے ہے
اُن سے پیار جو کرلے اُس کے دفتر سے ہوں ختم گناہ

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 492 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 508 مکتبہ خلیل لاہور

219: حضرت سیدنا عصیمہ اشجعی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عصیمہ رضی اللہ عنہ ہے آپ اشجعی ہیں غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ پاک میں وصال فرمایا۔ ؎۱

حضرت عصیمہ کو ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وِلا مِلی
قربِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِل گیا، نظر عطا مِلی
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عِشق میں وہ کاٹتے تھے شام
اس کا صلہ عصیمہ کو صبحِ بقا مِلی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

220: حضرت سیدنا عطیہ بن نویرہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عطیہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نویرہ بن عامر ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری بیاضی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ؎۲

حضرت عطیہ کو ہے مِلا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار
شامِل ہوئے وہ بدر کے غزوہ میں ذی وقار
ساجدؔ کرم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن پر ہے کِس قدر
عشاق کرتے ذکرِ عطیہ ہیں بار بار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

؎۱ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 510 مکتبہ خلیل لاہور
؎۲ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 514 مکتبہ خلیل لاہور

221: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر نابی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عامر بن نابی ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سَلَمی ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھےاور غزوہ بدر اور اُحد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

حضرت عقبہ بن عامر کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار مِلا
جن کے تھے مشتاق پیمبر اُن کا ہے دیدار مِلا
ساجدؔ بدر میں قُرب مِلا ہے اہلِ حَرم کے مولا کا
عقبہ بن عامر کو ہے عشقِ شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِلا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

222: حضرت سیدنا عقبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عثمان بن خلدہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری زرقی ہیں اپنے بھائی حضرت سیدنا سعد بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں بھی شرکت کی۔[2]

حضرتِ عقبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار
بدر کے غزوہ میں تھے شامِل ہوئے
اُن کو ساجدؔ قربِ احمد مِل گیا
ہر شرف کے عقبہ ہیں حامِل ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 519 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 520 مکتبہ خلیل لاہور

223: حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کنیت ابوالیقظان ،والد کا نام حضرت سیدنا یاسر بن عامر اور والدہ کا نام حضرت سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا جو کہ اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والی خاتون تھیں ۔آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت کلمہ پڑھا جب تیس سے کچھ اوپر لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے زیادہ ستائے گئے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقامِ رمضاء سے گزر ہوا تو حضرت سیدنا عمار اور آپ رضی اللہ عنہ کے والدین کو کفار مار رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے آلِ یاسر صبر کرو تمہاری آرامگاہ جنت ہے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمار رُشد وہدایت والی بات کو ترجیح دیتے ہیں۔

جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّارٌ مَا عُرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا ۔[1]

ترجمہ: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی گئیں، تو انھوں نے اُس کو اختیار کیا جس میں رشد وہدایت زیادہ ہو۔

---

[1] سنن ابن ماجه۔افتتاح الكتاب فى الإيمان وفضائل الصحابة والعلم۔ فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ۔رقم الحديث 148 (دار إحياء الكتب العربية)

آپ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقبالاً مرحبا فرمایا کرتے تھے جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا تھا تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ الفاظ کہہ کر اجازت عطا فرمائی) مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔ (اس پاک اور پاکیزہ کے لئے جگہ بہت کشادہ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بیعت الرضوان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ جنگ یمامہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا ایک کان شہید ہوا اور جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

دینِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاں لٹانے کا جذبہ عمّار میں تھا
ملیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص دُعائیں عمّار ابنِ یاسر کو
جام شہادت اے عمّار مِلے گا تجھ کو بھی اِک دن
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے خبر دی عِشق و وفا کے پیکر کو

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] سنن ابن ماجه۔ افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم۔ فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔ رقم الحديث 146 (دار إحياء الكتب العربية)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 577 مکتبہ خلیل لاہور

224: حضرت سیدنا عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ، والد کا نام حزم انصاری اور والدہ کا نام خالدہ بنت انس بن سنان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اُن ستر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور جنگِ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت عمارّہ نے پایا ہے فیضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
لیلۃ العقبیٰ میں بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
وہ زیارت کرتے تھے صبح و مَسا سرکار کی
اُن کو ساجدؔ مِل گئی قُربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

225: حضرت سیدنا عمارہ بن زیاد رضی اللہ عنہ: انصاری، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حضرت سیدنا زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے غزوہ اُحد کے دِن یہ اُن لوگوں میں سے تھے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ڈھال بنے رہے اور غزوہ بدر میں اسی حالت میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 580 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 581 مکتبہ خلیل لاہور

حضرتِ عمّارہ اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں باکمال
اِستقامت اور عِشق شاہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تھے بے مثال
اُحد میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جاں ہے لٹائی آپ نے
دُشمنوں کے سامنے ساجدؔ بنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ڈھال
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

226: حضرت سیدنا عمرو بن ایاس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ایاس بن زید ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔[1]

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے غلامی جن کو آئی دِل سے راس
عاشقوں کے پیش رو ہیں وہ عمرو ابنِ ایاس
ساجدؔ اُن کی عظمتیں کیسے بیاں کر پائیں ہم
جو نگہباں دین کے تھے جو رہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

227: حضرت سیدنا عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کنیت ابو حکیم اور والد کا نام ثعلبہ بن وہب ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر دستِ مبارک پھیرا

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 621 مکتبہ خلیل لاہور

تھا جب وصال فرمایا تو آپ کی عمر 100 سال سے اوپر تھی لیکن سر کے جس حصے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ مبارک پھیرا تھا وہ بال سفید نہیں ہوئے تھے۔[1]

عمرو ابنِ ثعلبہ کو کیسی رحمت مِل گئی
حُبِّ شاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص دولت مِل گئی
اُن کے سر پر ہاتھ ساجدؔ رکھا تھا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
اُن کو برکت مِل گئی اعلیٰ سعادت مِل گئی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

228: حضرت سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور والد کا نام جموح بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں لکڑی کا ایک بت بنایا ہوا تھا اور اُس کی بہت زیادہ تعظیم کیا کرتے تھے لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے اِن کے بُت کو گندے پانی میں پھینک دیا انہوں نے اُٹھا کر اُسے دھویا خوشبو لگائی اور اپنی جگہ پر رکھ کر اس کے کندھے پر تلوار لٹکا دی کہ اپنی حفاظت خود کر لینا لیکن ان کے بیٹے نے پھر اُسی طرح مُردہ کتے کے ساتھ اُس بُت کو باندھ کر گندے کنویں میں پھینک دیا تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر آپ اسلام لے آئے کہ جب یہ اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا تو میری دستگیری کیسے کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ لنگڑا کر چلتے تھے غزوہ اُحد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کو اور حضرت

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 625 مکتبہ خلیل لاہور

سیدنا عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ (جو کہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں) کو ایک ہی قبر میں اکٹھا دفن فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اِن کو جنت میں لنگڑا کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔[1]

چھیالیس برس کے بعد سیلاب کی وجہ سے جب ان کی قبر کو کھولا گیا تو ان کے جسم کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے کل شہید ہوئے جیسا کہ امام ذھبی نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَمْرَو بنَ الجَمُوْحِ وَابنَ حَرَامٍ كَانَ السَّيْلُ قَدْ خَرَّبَ قَبْرَهُمَا فَحَفَرَ عَنْهُمَا لِيُغَيِّرَا مِنْ مَكَانِهِمَا فَوُجِدَا لَمْ يَتَغَيَّرَا كَأَنَّمَا مَاتَا بِالأَمْسِ وَكَانَ أَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جُرْحِهِ فَدُفِنَ كَذَلِكَ فَأُمِيطَتْ يَدُهُ عَنْ جُرْحِهِ ثُمَّ أُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ وَكَانَ بَيْنَ يَوْمِ أُحُدٍ وَيَوْمَ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وأربعون سنة۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی صعصعہ کہتے ہیں کہ سیلاب کے وقت حضرت سیدنا عمرو بن جموح اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی قبر جب کھولی گئی تا کہ ان کو دوسری جگہ منتقل کیا جائے تو اِن دونوں کے اجسام اِس طرح تر و تازہ تھے گویا کہ وہ کل شہید ہوئے اِن میں سے ایک کا ہاتھ تدفین کے وقت زخم والی جگہ پہ تھا تو جب قبر کو کھولا گیا تو ہاتھ وہیں تھا اور جب ہاتھ کو اُس جگہ سے ہٹایا گیا تو ہاتھ دوبارہ اُسی جگہ واپس

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 628 مکتبہ خلیل لاہور

[2] سير أعلام النبلاء۔ السَّابِقُوْنَ الأَوَّلُوْنَ:۔ وَأَبُوْهُم عَمْرُو بنُ الجَمُوْحِ۔
جلد 3 صفحہ 158 (دار الحديث-القاهرة)

چلا گیا (یہ بات ازحد قابلِ غور ہے کہ) جب اِن کو نکالا گیا تو اُس وقت غزوہ اُحد کو چھیالیس برس گزر چکے تھے۔

عمرو کو حاصل ہوا جامِ بقا سرکار ﷺ سے
خلد کا اُن کو مِلا ہے راستہ سرکار ﷺ سے
سیدِ کونین ﷺ کے قدموں میں دی ساجدؔ ہے جان
عَمرو نے کی کِس قدر سچی وفا سرکار ﷺ سے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

229: حضرت سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کنیت ابونافع اور والد کا نام حارث بن زہیر ہے۔آپ رضی اللہ عنہ قریشی فہری ہیں اور شروع زمانہ میں اسلام قبول کیا۔حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی اور غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔[1]

عمرو ابن حارث مہاجر قریشی کو حاصل نبی ﷺ کی غلامی ہوئی ہے
رسولِ خدا ﷺ نے نوازا ہے اُن کو عطا اُن کو عظمت دوامی ہوئی ہے
ابونافع نے پایا ساجدؔ نفع ہے مِلی اُن کو ہجرت کی اعلیٰ سعادت
ہوئے غزوہ بدر میں آپ شامِل عطا آپ کو نیک نامی ہوئی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

230: حضرت سیدنا عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سراقہ بن معتمر ہے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 629 مکتبہ خلیل لاہور

۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کا قد لمبا اور جسم دُبلا پتلا تھا۔حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

حضرت سراقہ ابنِ عمرو گنجِ عشق تھے
سرکارِ دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ جانثار تھے
جامِ شہادت آپ نے موتہ میں تھا پیا
ساجدؔ ہوئے وہ واصلِ پروردگار تھے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

231: حضرت سیدنا عمرو بن ابی سرح رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کنیت ابوسعید اور والد کا نام سرح بن ربیعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ قریشی فہری ہیں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور 30 ہجری کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔[2]

حضرت ابو سعید عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا پیار کیا
ہر قُربانی دے کر اپنے عشق کا ہے اظہار کیا
ہر غزوہ میں وہ تھے ساجدؔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے
ظاہر عالم پر ہے سچے مومن کا کردار کیا
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 641 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 642 مکتبہ خلیل لاہور

232: حضرت سیدنا عمرو بن طلق رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور والد کا نام طلق بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں، غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔[۱]

عمرو کو حاصل ہُوا جامِ بقا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
خُلد کا اُن کو مِلا ہے راستہ سرکار سے
سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں دی سآجد تھی جان
عمرو نے کی کِس قدر سچی وفا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

233: حضرت سیدنا عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کنیت ابو عمر یا ابوالحکم اور والد کا نام قیس بن زید ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور غزوہ اُحد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ناموس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوئے۔[۲]

عمرو بن قیس انصاری سے خُوش تھے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے وہ اِکرام والے ہیں
معیت بدر میں سآجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مِل گئی اُن کو
نرالے عشق والے ہیں حسیں انعام والے ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

۱۔ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 652 مکتبہ خلیل لاہور
۲۔ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 665 مکتبہ خلیل لاہور

234:حضرت سیدنا عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور والد کا نام معاذ بن نعمان ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری اشہلی ہیں۔حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی اور غزوہ اُحد میں ہی جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

عمرو ابنِ معاذ انصاری عظمت کا ہمالہ ہیں
صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمّت میں اعلیٰ ہیں
رسولِ پاک کے قدموں کو ساجدؔ چُومنے والے
وفاداری میں کامِل ہیں محبت کا حوالہ ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

235:حضرت سیدنا عمرو بن معبد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور والد کا نام معبد بن ازعر ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔[2]

عمرو ابنِ معبد وہ عبدِ خدا ہیں
بصد شوق جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فِدا ہیں
بیاں اُن کی عظمت کروں کیسے ساجدؔ
وہ میرے تخیل کی حد سے وریٰ ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ،جلد 2 صفحہ 670 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ،جلد 2 صفحہ 670 مکتبہ خلیل لاہور

236:حضرت سیدنا عمیر بن عامر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ، کنیت ابوداؤد اور والد کا نام عامر بن مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

عمیر ابنِ عامِر فِدائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
غلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزرجی ہیں
وہ تھے بدر میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی
وہ ساجدؔ ہمارے لئے روشنی ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

237:حضرت سیدنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عویم رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ساعدہ بن عابس ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں اور عقبہ کی دونوں بیعتوں یعنی بیعت عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 686 مکتبہ خلیل لاہور

[2] المعجم الکبیر للطبرانی۔بَابُ العین۔عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔ رقم الحدیث 347 (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ)

ترجمہ: محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں حضرت سیدنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نیک اور صالح انسان تھے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِی بَکْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَی إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِینَا مِنْہُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَہِدَا بَدْرًا ھُمَا عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عرض کی کہ اپنے انصار بھائیوں کی طرف چلتے ہیں، تو ہمیں راستے میں دو نیک بندے ملے جو کہ بدر میں بھی شریک تھے۔ (وہ یہ تھے) عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہما۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[2]

عویم ابنِ ساعدہ کو اعلیٰ مرتبہ مِلا
ہوئے تھے وہ شریک دونوں بیعتوں میں لاشبہ
ہر ایک غزوہ میں رہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے
ہے ساجدؔ اُن پہ ہر گھڑی کرم خدا کا ہو رہا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] صحیح بخاری ۔ کِتَابُ الْمَغَازِی ۔ بَابُ شُھُودِ الْمَلَائِکَۃِ بَدْرًا۔
رقم الحدیث 4021 (دار طوق النجاۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 700 مکتبہ خلیل لاہور

238: حضرت سیدنا عیاض بن زہیر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عیاض رضی اللہ عنہ کنیت ابوسعید اور والد کا نام زہیر بن ابی شداد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ قریشی فہری ہیں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر مدینہ طیبہ ہجرت کر کے آئے۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اور 30 ہجری کو مُلک شام میں وصال فرمایا جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عِيَاضُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي شَدَّادِ الْفِهْرِيُّ شَهِدَ بَدْرًا وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَلَاثِينَ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عیاض بن زہیر بن ابی شداد فہری رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور 30 ہجری کو مُلک شام میں وصال فرمایا۔

عیاض بن زہیر فیضیابِ شاہِ دین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہ جہاں میں بہترین ہیں
مہاجر رہِ خدا وہ سَاجد اپنے مقتداء
کریم ہیں عظیم ہیں وہ خُلد کے مکین ہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

239: حضرت سیدنا عصیمہ اسدی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عصیمہ رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رقم الحدیث 6647 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 509 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت عصیمہ اسدی ہیں دین حق کے غازی
سرکار دوجہاں ﷺ کی اُن کو مِلی غلامی
اللہ نے چُن لیا ہے ساجدؔ برائے احمد
دیتے عصیمہ کو ہیں عاشق سبھی سلامی
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

240: حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: مہاجر، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ، والد کا نام ابووقاص (مالک بن اُھیب) اوروالدہ کا نام حمنہ بنت سفیان ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں قدیم الاسلام صحابی ہیں ہجرتِ مدینہ بھی کی اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ 16 سال کی عمر میں شریک ہوئے۔حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے لئے رسول اللہ ﷺ جب مجاہدین کا معائنہ کررہے تھے تو میں نے اپنے بھائی حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو چھپتے چھپاتے دیکھا جب میں نے وجہ پوچھی تو کہا کہ میں اس غزوہ میں شریک ہوکر شہادت کا رتبہ پانا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے کم سن سمجھ کر رسول اللہ ﷺ اجازت عطا نہ فرمائیں اور میری تمنا ادھوری نہ رہ جائے۔[1]

جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے کم سن ہونے کی وجہ سے روکنا چاہا تو یہ رونے لگ گئے لہٰذا آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 689 مکتبہ خلیل لاہور

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشُ بَدْرٍ فَرَدَّ عُمَيْرَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَبَكَى عُمَيْرٌ فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جیش بدر کو پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانے سے انکار فرمادیا تو حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بڑی دلیری سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ۔[2]

ترجمہ: حضرت عروہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کہ قریشی ہیں غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

حضرت عمیر شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں
ذی قدر ، ذی وقار ہیں ذی احتشام ہیں
نوعمری میں ہی دین پر قُربان وہ ہوئے
ساجدؔ عمیر پا گئے عُمرِ دوام ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ رقم الحديث 4864 (بيروت)

[2] المعجم الكبير للطبرانی۔ بَابُ العين۔ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ۔ رقم الحديث 114 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

241: حضرت سیدنا عوف بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عوف رضی اللہ عنہ، والد کا نام حارث اور والدہ کا نام عفراء ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی نجاری ہیں غزوہ بدر میں یہ اور ان کے دو بھائی حضرت سیدنا معوذ اور حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بدر کے دن میدان کارزار جب گرم ہوا تو حضرت سیدنا عوف بن حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات پہ زیادہ خوش ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میدان کارزار میں جب بندہ اپنے بدن کو کھولے ہوئے (بے خوف) لڑ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے حضرت سیدنا عوف بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو زرہ اتار دی اور لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

جنابِ عوف میرِ عاشقانِ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
برائے نصرتِ دیں بدر میں آئے تھے وہ پیارے
غلامی کی سند ساجدؔ عطا آقا نے فرمائی
شہادت کے فلک کے بن گئے تھے آپ بھی تارے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

242: حضرت سیدنا عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ: انصاری، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حمام بن جموح ہے۔

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 697 مکتبہ خلیل لاہور

آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں غزوہ بدر میں انصار میں سے سب سے پہلے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی۔غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج جو شخص لڑتے ہوئے شہید ہو جائے گا وہ جنت میں جائے گا تو یہ کھجوریں کھاتے ہوئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آج میں لڑتے ہوئے شہید ہو گیا تو جنت میں جاؤں گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔تو انہوں نے تلوار اُٹھائی اور لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت عمیر ابنِ حمام عاشقوں کی جاں
قسمت کے وہ دھنی ہیں معید و سعید ہیں
ساجدؔ حیاتِ دائمی پائی عمیر نے
غزوۂ بدر کے یہی پہلے شہید ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

243: حضرت سیدنا عمیر بن حرام رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حرام بن عمرو بن جموح ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 682 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 682 مکتبہ خلیل لاہور

مِلا ہے عالی مرتبہ عمیر بن حرام کو
ہیں اہلِ عشق جانتے عمیر کے مقام کو
وہ ساجدؔ آئے بدر میں خُدا کے دین کے لئے
جہان کا سلام ہے حضور ﷺ کے غلام کو
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

244: حضرت سیدنا عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ: مہاجر، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام بکیر بن عبد ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب دارِ ارقم میں تشریف لے گئے تو وہاں پر جا کر سب سے پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ زمانہ جاہلیت میں اِن کا نام غافل تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے تبدیل فرما کر عاقل رکھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور 34 سال کی عمر میں ناموس رسالت ﷺ پہ پہرہ دیتے ہوئے غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

عاقل کو درِ شاہ ﷺ کی حاصل تھی غلامی
ناموس رسالت ﷺ پہ تھی جاں اپنی لٹائی
ساجدؔ مِلی آقا ﷺ کی محبت بھی تھی اُن کو
انعام میں اللہ سے جنت بھی ہے پائی
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 127 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

غ

245:حضرت سیدنا غنام بن اوس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا غنام رضی اللہ عنہ اور والد کا نام اوس بن غنام ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[۱]

حضرت غنام نجمِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
مومن کو ابنِ اوس کی اُلفت عطا ہوئی
ساجدؔ غنام ناصرِ دین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
اُن کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لُطف کی دولت عطا ہوئی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

ف

246:حضرت سیدنا فاکہ بن بشر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا فاکہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام بشر بن فاکہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری زرقی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[۲]

---

۱ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 714 مکتبہ خلیل لاہور

۲ اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 717 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت فاکہ کو حاصِل ہے دَوام
عشق میں فائق ہے فاکہ کا مقام
اُن پہ ساجدؔ رحمتیں ہوں روز و شب
عِشق احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیا فاکہ نے جام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

247: حضرت سیدنا فروہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن ودقہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری بیاضی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو باغوں کے میوہ جات کا تخمینہ لگا کے دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام عبدالرزاق نے نقل کیا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ فَرْوَةَ بْنَ عَمْرٍو يُخْرِصُ النَّخْلَ، فَإِذَا دَخَلَ الْحَائِطَ حَسَبَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَقْنَاءِ ثُمَّ ضَرَبَ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ عَلَى مَا يَرَى فِيهَا، وَكَانَ لَا يُخْطِئُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیدنا فروہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو باغوں میں میوہ جات کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ کِتَابُ الزَّكَاةِ۔ بَابُ الْخَرْصِ۔ رقم الحدیث 7209 (المکتب الإسلامی-بیروت)

کرتے تھے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ باغ میں جاتے تو خوشوں کو شمار کرلیتے پھر اِن میں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کرکے جو حساب بتلاتے تھے اِس میں غلطی نہیں ہوتی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے جیسا کہ غزوہ بدر کی شرکت کا امام طبرانی نے ذکر کیا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرْوَةُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا ۔[1]

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں حضرت سیدنا فروہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔

فروہ ابن عمرو انصاری کی عظمت واہ واہ
بیعتِ عقبیٰ میں ابنِ عمرو تھے شامِل ہوئے
عِشق احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تھی ساجدؔ گزری اُن کی زندگی
وہ بیاضی تھے ریاضی میں بھی تھے کامِل ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

ق

248: حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوعمرو یا بعض کے نزدیک

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الْفَاءِ۔ فَرْوَةُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْبَيَاضِيُّ، عَقَبِيٌّ، بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 6329 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

ابوعبداللہ، والد کا نام نعمان بن زید ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی ہیں (دونوں کی ماں ایک ہے) آپ رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل ہیں ۔ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی عطا فرمائی جو کہ اِن کے ہاتھ میں روشن ہوگئی جیسا کہ امام احمد نے نقل کیا۔

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، بَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَأَى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ فَقَالَ مَا السُّرَى يَا قَتَادَةُ؟ قَالَ عَلِمْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ شَاهِدَ الصَّلَاةِ قَلِيلٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْهَدَهَا قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتَ فَاثْبُتْ حَتَّى أَمُرَّ بِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَعْطَاهُ الْعُرْجُونَ وَقَالَ خُذْ هَذَا فَسَيُضِيءُ لك أَمَامَكَ عَشْرًا وَخَلْفَكَ عَشْرًا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشاء کے لئے تشریف لائے اُس وقت بجلی کڑک رہی تھی اور بارش برس رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان موجود ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے قتادہ تم کیسے آ گئے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے سوچا آج نمازی بہت کم ہوں گے تو میں حاضر ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھ کر جاتے وقت مجھے مل کے جانا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ٹیڑھی لکڑی دی اور فرمایا یہ تمہارے آگے اور پیچھے دس دس گز تک روشنی کردے گی۔

---

[1] مسند الإمام أحمد بن حنبل۔مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ۔مُسْنَدُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 11624 (مؤسسة الرسالة)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور فتح مکہ کے دن بنی ظفر کا جھنڈا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ اُحد میں آپ رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ بھی شہید ہوکر اپنی جگہ سے لٹک کر رُخسار پہ آگئی لوگوں نے کہا اِسے کاٹ دینا چاہیے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ کو اپنی جگہ پر رکھ کر لعاب دہن مبارک لگا دیا تو وہ دوسری آنکھ سے زیادہ عمدہ روشن اور خوبصورت ہوگئی۔ جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اُحد کے دن شہید ہوگئی اور بہہ کر رُخسار پر آگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو پھر اپنی جگہ میں رکھ دیا پس وہ آنکھ اُن کی دوسری آنکھ سے زیادہ عمدہ ہوگئی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 23 ہجری کو 65 سال کی عمر میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہی آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[2]

---

[1] المصنف فی الأحادیث والآثار۔ كِتَابُ الْفَضَائِلِ ۔فِي فَضْلِ الْأَنْصَارِ۔ رقم الحدیث 32364 (مکتبۃ الرشد-الریاض)

[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 741 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ قتادہ جن کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوازا خُوب ہے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ بھی دی کر دی جنت بھی عطا
اُن کے لطفِ سجدہ پر راضی ہوئے ساجدؔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُن کی خاطر نُور لکڑی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھر دیا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

249: حضرت سیدنا قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا قطبہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوزید اور والد کا نام عامر بن حدیدہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سلمی ہیں بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ میں شریک تھے غزوہ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ غزوہ بدر میں جراءت و بہادری کی داستانیں رقم کیں۔ ایک پتھر دونوں صفوں کے درمیان رکھ کر فرمایا اگر یہ پتھر بھاگ جائے تو میں بھاگ جاؤں گا ورنہ نہیں۔ یعنی میں دشمن کے ڈر سے بھاگنے والا نہیں بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کروں گا۔[1]

قطبہ بن عامر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ تھے
سب کے سب غزوات میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے
وہ بہادر تھے جری تھے وہ تھے ساجدؔ وہ عظیم
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں مرنے کی رکھتے چاہ تھے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 752 مکتبہ خلیل لاہور

250: حضرت سیدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ کنیت ابو عمرو اور والد کا نام مظعون بن حبیب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ قریشی جمحی ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیدہ صفیہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا سے آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا جس سے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے لہٰذا حضرت سیدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر کے ماموں ہوئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق نے انہیں بحرین کا حاکم بھی مقرر فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا حاکم مقرر فرمایا آپ رضی اللہ عنہ بدر میں بھی شریک تھے اور حضرت سیدنا عبدا للہ بن عمر اور حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے ماموں ہیں۔

---

[1] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَغَازِي۔ بَابُ شُهُودِ المَلَائِكَةِ بَدْرًا۔ رقم الحدیث 4011 (دار طوق النجاۃ)

آپ رضی اللہ عنہ سابقین اسلام میں سے ہیں اور حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اپنے دونوں بھائیوں حضرت سیدنا عثمان اور حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہجرت حبشہ کی اور پھر ہجرت مدینہ بھی کی۔اور 36 ہجری کو 68 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔[1]

حضرت قدامہ سابق الاسلام خُوب تر
اوّل مہاجرین میں سے تھے وہ مقتدر
ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وہ آئے تھے بدر میں
راضی تھے اُن پہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نازاں رہے عمر رضی اللہ عنہ
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

251: حضرت سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا قیس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔بعض نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے۔[2]

قیس ابنِ عمرو واصل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ساؔجد عشاق کے رہبر و رہنما
بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محافظ بنے
اُحد میں تھا شہادت کا رُتبہ لیا
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 744 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 771 مکتبہ خلیل لاہور

252: حضرت سیدنا قیس بن محصن رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا قیس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام محصن یا بعض کے نزدیک حصن بن خالد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری زرقی ہیں۔ غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

قیس بن محصن سمجھتے دین کے اسرار تھے
جاں لٹانے کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیار تھے
بدر میں اور اُحد میں شامل ہوئے سآجد تھے وہ
اہلِ ایماں کے لیے وہ نُور کا مینار تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

253: حضرت سیدنا قیس بن مخلد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا قیس رضی اللہ عنہ اور والد کا نام مخلد بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

حضرت قیس نے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاصِل خوب کمال کیا
بدر میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر جان لٹانے آئے تھے
ساجدؔ رب کا خاص کرم تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُن پر راضی تھے
ابنِ مخلّد بدر کے دن قسمت چمکانے آئے تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 774 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 776 مکتبہ خلیل لاہور

ک

254:حضرت سیدنا کعب بن جماز رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام جماز بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

ابنِ جماز کعب انصاری عظیم ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار ہیں پیارے ندیم ہیں
ساجدؔ ہے اُن پہ لطف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
جب ہی تو کعب وارثِ خُلدِ نعیم ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

255:حضرت سیدنا کعب بن زید رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زید بن قیس ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں۔غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور غزوہ خندق میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

کعب بن زید کو شان و عظمت مِلی
شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے رفاقت مِلی
ساجدؔ اُن کو مِلا عشقِ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے شہادت مِلی، ہر سعادت مِلی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 791 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 2 صفحہ 794 مکتبہ خلیل لاہور

256: حضرت سیدنا کناز بن حصین رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا کناز رضی اللہ عنہ کنیت ابومرثد اور والد کا نام حصین بن یربوع ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے حلیف ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا قد لمبا اور جسم پر گھنے بال تھے غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور 12 ہجری کو 66 سال کی عمر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابومرثد سے مشہور تھے۔[1]

ابو مرثد کناز ابنِ حصین اعلیٰ ہیں اکرم ہیں
صحابی شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، مکرّم ہیں معظّم ہیں
اُنہیں ساجدؔ مِلی عظمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے
وہ رہبر اہل ایماں کے رفیقِ شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

ل

257: حضرت سیدنا لبدہ بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا لبدہ رضی اللہ عنہ اور والد کا قیس بن نعمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

---

[1] اسدالغابہ، جلد 3 صفحہ 563 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسدالغابہ، جلد 2 صفحہ 814 مکتبہ خلیل لاہور

لبدہ ابنِ قیس انصاری عظیم الشان تھے
خزرجی انصاری تھے وہ عشق کی بُرہان تھے
ساجدؔ اُن کو بدر میں نصرت مِلی سرکار ﷺ کی
اُن کا جذبہ دیکھ کر نُوری ہوئے حیران تھے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

م

258: حضرت سیدنا مالک بن ابی خولی رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابوخولی بن عمرو ہے۔
آپ رضی اللہ عنہ بنوعدی بن کعب کے حلیف تھے۔غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

تھے مالک بن ابی خولی مہاجر بھی بہادر بھی
ہوئے وہ خُلد کے مالک ہر اِک عاشق کے رہبر بھی
جہاں کی نعمتیں ساجدؔ ملیں آقا ﷺ کے صدقے سے
درِ مالک کے منگتوں میں تو شامِل ہے سکندر بھی
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

259: حضرت سیدنا مالک بن رافع رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام رافع بن مالک ہے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 78 مکتبہ خلیل لاہور)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی زرقی اور حضرت سیدنا رفاعہ بن رافع کے بھائی ہیں آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں بھائیوں حضرت سیدنا خلاد اور حضرت سیدنا رافعہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔[1]

حضرت مالک بن رافع نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچّا پیار کیا
مالک بن رافع کو رب نے اُمّت کا سردار کیا
ساجدؔ اُن کے شانِ کرم کو کیسے کوئی جان سکے
بدر میں آ کر مالک نے ہے قسمت کو بیدار کیا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

260: حضرت سیدنا مالک بن قدامہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قدامہ بن عرفجہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں اور اپنے بھائی حضرت سیدنا منذر بن قدامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

ابنِ قدامہ مالکِ پر ہے خاص عنایت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حضرت مالک کو حاصل تھی خُوب رفاقت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ساجدؔ اُن پر کرم ہوا ہے ہر دم کملی والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مالک کی عظمت کا باعث ٹھہری نسبت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 78 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 91 مکتبہ خلیل لاہور

261: حضرت سیدنا مالک بن نمیلہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام نمیلہ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت مالِک غلام شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بدر میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ہمنشیں
اُن کی عظمت مجھ سے ہو ساجدؔ بیاں
فی الحقیقت یہ کبھی ممکن نہیں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

262: حضرت سیدنا مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مجذر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام زیاد ہے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کا سامنا ابوالبختری سے ہو تو اُسے قتل نہ کرنا کیونکہ اُس نے مکۃ المکرمہ میں ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہیں دی۔ اتفاقاً حضرت سیدنا مجذر رضی اللہ عنہ کا ابوالبختری سے سامنا ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ اے ابوالبختری تجھے قتل کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے تو اُس نے کہا میرے ساتھ میرا ساتھی بھی ہے تو اِس کے ساتھ کیا معاملہ کرو گے؟ تو حضرت سیدنا مجذر رضی اللہ عنہ نے

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 97 مکتبہ خلیل لاہور

فرمایا اِسے تو ہم نہیں چھوڑیں گے تو وہ اپنے ساتھی کا دفاع کرتے ہوئے مارا گیا۔ یہ واقعہ جب رسول اللہ ﷺ کو سنایا گیا تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

حضرت مجذر انصاری کو عشق مِلا عرفانِ مِلا
شاہ ﷺ کے دشمن کو ساجدؔ تھا آپ نے واصلِ نار کیا
جانِ دوعالم ﷺ کے صدقے سے رب کی رحمت پائی تھی
اُحد کے دِن ناموسِ نبی ﷺ پر اپنی جان لٹائی تھی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

263: حضرت سیدنا محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا محرز رضی اللہ عنہ کنیت ابونضلہ اور والد کا نام نضلہ بن عبداللہ ہے آپ رضی اللہ عنہ اخرم اسدی کے عرف سے جانے جاتے ہیں ہجرتِ مدینہ کی اور غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ ذی قرد میں 37 یا 38 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

خوب محرز انصاری کو فضل مِلا اکرام ملا
بدر کی جنگ میں شامِل ہو کر رب سے خاص انعام مِلا
ساجدؔ اُن کی عظمت پر تو شاہد رب کا قُرآں ہے
دین نبی ﷺ پر جان لٹا کر نئی حیات کا جام مِلا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 105 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 110 مکتبہ خلیل لاہور

264:حضرت سیدنا مدلج بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مدلج رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو اسلمی ہے آپ رضی اللہ عنہ مہاجر ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور 50 ہجری میں وصال فرمایا۔ بعض نے آپ رضی اللہ عنہ کا نام مدلاج بھی لکھا ہے۔[1]

حضرت مدلج اسلمی کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچّا پیار مِلا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھ سے دیکھا، خوب حَسیں کردار مِلا
ہر غزوہ میں شامِل ہو کر ساجدؔ خاص اعزاز مِلے
ہر ہر لمحہ حضرت مُدلج کو نُورالانوار مِلا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

265:حضرت سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مسطح رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبادہ یا ابوعبداللہ والد کا نام اثاثہ بن عباد اور والدہ کی کنیت اُمِّ مسطح ہے اور اُمِّ مسطح کی ماں کا نام رائطہ بنت صخر ہے جو کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں ۔آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور 34 ہجری کو 56 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[2]

---

[1] اسدالغابہ، جلد 3 صفحہ 147 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسدالغابہ، جلد 3 صفحہ 162 مکتبہ خلیل لاہور

ابو عبادہ ابنِ اثاثہ راہِ ہدیٰ کے راہی تھے
ہجرت دین کی خاطر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص سپاہی تھے
ابو عبادہ کی عظمت پر ساجدؔ قُرباں جان مِری
اپنے لہو سے کُفر و جفا کی کرتے دُور سیاہی تھے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

266: حضرت سیدنا مسعود بن خالد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ اور والد کا نام خالد الزرقی ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خلدہ بھی لکھا ہے۔ [۱]

حضرتِ مسعود بِن خالد کا اُونچا ہے مقام
پی لیا مسعود بن خالد نے تھا عِرفاں کا جام
رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں سے وہ لپٹے رہے
اِس لئے ساجدؔ زمانے میں ہے چمکا اُن کا نام
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

267: حضرت سیدنا مسعود بن زید رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد اور والد کا نام زید بن سبیع ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ [۲]

---

۱ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 164 مکتبہ خلیل لاہور
۲ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 166 مکتبہ خلیل لاہور

حضرتِ مسعود ابنِ زید کا دیکھو شرف
اُن کا دِل ایمان کے گوہر کا ہے یکتا صَدف
جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ساجدؔ آپ سچّے جانثار
رحمتیں رب کی سدا آتی رہیں اُن کی طرف

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

268: حضرت سیدنا مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سعد بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری زرقی ہیں غزوہ بدر، اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور واقعہ بئر معونہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

ہر سعادت مِل گئی تھی حضرتِ مسعود کو
رب کی رحمت مِل گئی تھی حضرتِ مسعود کو
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کی ساجدؔ خاص نسبت کے طفیل
ہر فضیلت مِل گئی تھی حضرتِ مسعود کو

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

269: حضرت سیدنا معاذ بن ماعص رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ماعص یا معاص بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی الزرقی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ بئر معونہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 166 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 191 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت معاذ کو مِلا قربِ شہِ جہاں ﷺ
امکان کی حدوں سے وریٰ اُن کی شان ہے
ساجدؔ غُلامی مِل گئی پیارے رسول ﷺ کی
قُربان مصطفیٰ ﷺ پہ ہوئی اُن کی جان ہے
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

270:حضرت سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حضرت سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سُلَمی ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے یہ وہی حضرت سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں ابوجہل پر حملہ کر کے اُس کی ٹانگ کاٹی تھی۔[1]

حضرت معاذ بدر میں حق کے نقیب تھے
وہ با ادب تھے اِس لئے رب کے حبیب تھے
بوجہل کو معاذ نے ڈالا تھا آگ میں
ساجدؔ معاذ ظُلم و جفا کے رقیب ہیں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

271:حضرت سیدنا معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ والد کا نام حارث بن رفاعہ اور والدہ کا نام عفراء بنت عبید ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے آپ

---

[1] اسد الغابہ،جلد 3 صفحہ 190 مکتبہ خلیل لاہور

کے اور حضرت سیدنا معمر بن حارث رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں بھائیوں حضرت سیدنا عوف اور حضرت سیدنا معوذ رضی اللہ عنہما سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں بھائی غزوہ بدر میں شہید ہو گئے جبکہ حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ زندہ رہے اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی غزوہ بدر میں شرکت کا امام طبرانی نے بھی ذکر کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَهُوَ مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ۔[1]

ترجمہ: ابن اسحاق سے روایت ہے کہ جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اُن میں سے ایک حضرت سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک تک زندہ رہے۔

غُلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ ابنِ حارث
خُدا سے مِلی اُن کو عظمت دوامی
معاذ ابنِ حارث کو ساجدؔ جہاں میں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ مِلی نیک نامی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

272: حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کنیت عبدالرحمان، اور والد کا نام

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الْمِيمِ۔ مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ بَدْرِيٌّ۔ رقم الحدیث 176۔ (مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاهرة)

جبل بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں۔ اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے ستر انصار میں آپ بھی تھے، غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شام کا حاکم مقرر فرمایا، حضرت سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو بت پرستی اور بتوں سے متنفر کرنے میں آپ کا بھی کردار تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ زبانِ نبوت سے آپ کو یہ سند عطا ہوئی کہ میری امت میں سب سے زیادہ حلال وحرام سے واقف معاذ بن جبل ہیں جیسا کہ امام ابونعیم نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أُمَّتِي بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ حلال وحرام کو جاننے والے معاذ بن جبل ہیں۔

ابو مسلم خولانی کا بیان ہے کہ ایک روز میں دمشق کی جامع مسجد میں آیا تو وہاں عمر رسیدہ صحابہ کرام تشریف فرما تھے اور ان میں ایک نوجوان سُرمیلی آنکھوں والا اور چمکیلے دانتوں والا بیٹھا تھا، جب یہ حضرات کسی بات میں اختلاف کرتے تو یہ لوگ اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے میں نے پوچھا یہ نوجوان کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ معاذ بن جبل (ان کی کنیت ابوعبدالرحمن، لقب امام الفقہاء ہے) ہیں، پھر اس سے

---

[1] حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔ جلد 1 صفحہ 228 (دارالکتاب العربي-بیروت)

بڑھ کران کے لیے اعزاز کی بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان خوش نصیب افراد میں شامل فرمایا جو کتابت قرآن کے شرف سے مشرف ہوئے، یہ ان پر اعتمادِ کامل اور علم کی پختگی کی ایک دلیل تھی، اسی طرح فتح مکہ کے بعد جب لوگ گروہ درگروہ دائرہ اسلام میں داخل ہورہے تھے توان میں مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کے لئے آپ ﷺ کی نظرِ انتخاب انہی پر پڑی اور انہیں کو اس کام کے لئے متعین فرمایا حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ امام العلماء جیسا کہ امام ابونعیم نے نقل کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِمَامُ الْعُلَمَاءِ بِرَتْوَةٍ۔ [1]

ترجمہ: محمد بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معاذ بن جبل کو قیامت کے دن علماء کی پیشوائی حاصل ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کے اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن چار صحابہ کرام سے قرآن پاک سیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اُن میں سے ایک نام آپ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

---

[1] حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔ جلد 3 صفحہ 301 (دارالکتاب العربی-بیروت)

مَسۡعُوۡدٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چار لوگوں سے قرآن سیکھو۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود، حضرت سیدنا سالم (جو کہ حضرت سیدنا ابو حذیفہ کے غلام ہیں) حضرت سیدنا معاذ بن جبل، اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل بے شمار ہیں اختصار کے پیشِ نظر اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 17 یا 18 ہجری کو 38 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

تھا نام معاذ اُن کا ساجدؔ تھے مکرّم تھے
قاری تھے وہ حافظ تھے عالِم تھے وہ اَعلم تھے
حاصِل تھی فقاہت بھی وہ دیں کے معلّم تھے
اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں وہ اعظم تھے معظّم تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

273: حضرت سیدنا معبد بن قیس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سیدنا معبد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قیس بن صخر ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سُلَمی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور بعض کے نزدیک غزوہ اُحد میں بھی شرکت کی۔[2]

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ ۔ بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ۔ رقم الحدیث 4999 (دار طوق النجاۃ)

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 203 مکتبہ خلیل لاہور

معبد ابنِ قیس تھے سرکار ﷺ کے انصار میں
گُم ہوئے تھے سر بسر وہ مصطفیٰ ﷺ کے پیار میں
اُن کی عظمت کون جانے کیسے جانے گا بھلا
وہ تھے ساجدؔ ہر گھڑی اِک حلقہء انوار میں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

274: حضرت سیدنا معتب بن قشیر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معتب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قشیر یا بشیر بن ملیل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔[۱]

معتب ابن قشیر پیارے ہیں
بزم سرکار ﷺ کے ستارے ہیں
ساجدؔ اُن کی گواہی عالَم کو
دیتے قرآن کے سپارے ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

275: حضرت سیدنا معقل بن منذر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معقل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام منذر بن سرح ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سلمی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔[۲]

۱۔ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 205 مکتبہ خلیل لاہور
۲۔ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 209 مکتبہ خلیل لاہور

حضرتِ معقل محبت کا نشاں
اُن کی عظمت کیسے ہو مجھ سے بیاں
ساجدؔ آئے بدر میں دیں کے لئے
نام اُن کا ہے جہاں میں ضوفشاں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

276: حضرت سیدنا معن بن عدّی رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معن رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عدّی بن جد بن عجلان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مہاجر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے اور حضرت سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہما (حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی) کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ۔[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا زید بن خطاب اور حضرت سیدنا معن بن عدّی رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو لوگ رو رہے تھے اور کہتے تھے کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال سے پہلے ہم پر موت آجاتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کئی قسم کے فتنے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ لیکن انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ۔ رقم الحدیث 5012 (بیروت)

کی رحلت کے بعد اس لئے زندہ رہنا چاہتا ہوں تا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح تصدیق کروں جیسے آپ ﷺ کی زندگی میں کی تھی جیسا کہ امام ابو قاسم نے نقل کیا ہے۔

فَقَالَ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ لَكِنِّي وَاللهِ لَمْ أُحِبَّ أَنْ أَمُوتَ قَبْلَهُ حَتَّى أُصَدِّقَهُ مَيِّتًا كَمَا صَدَّقْتُهُ حَيًّا۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس بات کو نا پسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی رحلت سے پہلے وفات پا جاؤں (بلکہ اس لئے زندہ رہنا چاہتا ہوں) تا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح تصدیق کروں جیسے آپ ﷺ کی زندگی میں کی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُتِلَ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ بِالْيَمَامَةِ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔ [2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

---

[1] أمالی ابن بشران - الجزء الثانی۔ رقم الحدیث 1372 (دار الوطن للنشر، الریاض)

[2] المستدرك علی الصحیحین۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَعْنِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحدیث 5013 (بیروت)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

معن ابنِ عدّی مہاجر صحابی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مِلا پیار اُن کو
کوئی اُن کی عظمت کو چھو کیسے پائے
کیا رب نے ساجدؔ ہے سردار اُن کو

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

277: حضرت سیدنا معن بن یزید رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معن رضی اللہ عنہ کنیت ابو یزید اور والد کا نام حضرت سیدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ مہاجر ہیں مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ اپنے والد اور اپنے دادا کے ساتھ اکٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دین اسلام کو قبول کیا اور اپنی خستہ حالی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امداد فرمائی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کی خواہش ظاہر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح بھی کروا دیا جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي فَأَنْكَحَنِي۔[1]

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الزَّكَاةِ ۔بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ۔ رقم الحدیث1422(دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: ابوالجویریہ بیان کرتے ہیں کہ معن بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اپنے باپ اور دادا کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نکاح بھی کروایا۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور فتح دمشق میں بھی شریک تھے پھر وہیں پہ رہائش اختیار کرلی۔

معن بن یزید کو مِلا ہے خاص مرتبہ
خدا نے دادا، نانا اُن کا دین کے لئے چُنا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار کو معن تھے خوب جانتے
جو مانگا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ ساجدؔ اُن کو تھا مِلا
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

278: حضرت سیدنا معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معوذ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری سُلمی ہیں اپنے بھائی کے ساتھ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

حضرت معوذ ابنِ عمرو جانثار شاہ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے ذِکر اُن کا سکون و قرارِ زندہ دلاں
اُنہیں مِلی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سَنَد غُلامی کی
ہے اُن کے قدموں پہ ساجدؔ نثار اپنی جاں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 213 مکتبہ خلیل لاہور

279:حضرت سیدنا معوذ بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معوذ رضی اللہ عنہ، والد کا نام حارث اور والدہ کا نام عفراء ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہو کر ابوجہل کو واصلِ جہنم کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت سیدنا معوذ بن حارث جو کہ معوذ بن عفراء سے بھی مشہور ہیں حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چمکتا ہوا سورج تھے جیسا کہ امام عمر بن شبہ نے تاریخ مدینہ میں لکھا ہے۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ شَمْسًا طَالِعَةً۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوعبید بن محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ میں نے رُبیّع بنت معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی شان تو بتاؤ تو انہوں نے کہا بیٹا اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتے تو (آپ کہتے) کہ میں نے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے۔

---

[1] تاريخ المدينة لابن شبة۔ صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
جلد 2 صفحہ614 (جدة)

معوذ ابنِ حارث کو ملا ہے مرتبہ اعلیٰ
جنہیں حاصل ہوا دیدار محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے
معوذ نے کیا فی النّار عمرو بوجہل کو سؔاجد
کیا یوں حق ادا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچّی وفا کا ہے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

280: حضرت سیدنا ملیل بن وبرہ رضی اللہ عنہ : انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ملیل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام وبرہ بن عبدالکریم ہے بعض نے اِن کا نسب وبرہ بن خالد بن عجلان بھی لکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ [۱]

ملیل ابنِ وبرہ ہیں بدری صحابی
اُنہیں شان و عظمت خدا نے عطا کی
ملیل ابنِ وبرہ پہ قُربان ساجدؔ
زیارت ہوئی ہے جنہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

281: حضرت سیدنا منذر بن قدامہ رضی اللہ عنہ : انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا منذر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام قدامہ بن حارث ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ [۲]

---

۱ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 226 مکتبہ خلیل لاہور
۲ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 231 مکتبہ خلیل لاہور

ہیں منذر بن قدامہ خادمِ سرکار دوعالم ﷺ
برائے نصرتِ دیں بدر میں تشریف لائے تھے
فضائے بدر میں ساجدؔ نرالا نُور چھایا تھا
فرشتے آسماں سے آپ کی نصرت کو آئے تھے
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

282:حضرت سیدنا مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ،کنیت ابواُسید اور والد کا نام ربیعہ بن البدن ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر،اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے غزوہ بدر میں فرشتوں کی زیارت کی جیسا کہ امام ابوبشر نے الکنٰی والاسماء میں نقل کیا ہے۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ قَالَ بَعْدَ أَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ لَوْ كُنْتُ مَعَكُمُ الْآنَ وَمَعِي بَصَرِي لَأَرَيْتُكُمُ الشِّعْبَ الَّذِي خَرَجَتْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ لَا أَشُكُّ وَلَا أَتَمَارَى۔[1]

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ مجھے بنوساعدہ کے کچھ لوگوں نے بتایا

---

[1] الکنی والأسماء۔أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رقم الحدیث103۔(دار ابن حزم-بیروت/لبنان)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کہ انہوں نے حضرت سیدنا ابواُسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ اگر میں بدر کے موقع پر تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں وہ گھاٹی دکھاتا جہاں میں نے بلاشک وشبہ فرشتوں کو دیکھا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے لوگوں میں سے سب سے آخر میں وصال فرمایا جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

أَبُو أُسَيْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهُوَ آخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابواُسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں جن کا اھل بدر میں سے سب سے آخر میں وصال ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 30 ہجری کو وصال فرمایا جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

تُوُفِّيَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَسِنُّهُ تِسْعُونَ سَنَةً۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابواُسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے 30 ہجری میں 90 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 6190 (بيروت)

[2] المعجم الكبير للطبراني۔ بَابُ الْمِيمِ۔ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ رقم الحديث 577 (مكتبة ابن تيمية-القاهرة)

ابو اُسید جناب مالک پہ رب کی رحمت کی تھی ردا بھی
تھی اُن کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُلفت اُنہیں خدا کی ملی رضا بھی
جنابِ مالک کی عظمتوں کی گواہی آئی کتابِ حق میں
وہ عاشقِ شاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہیں ساجدؔ اپنے وہ رہنما بھی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

283: حضرت سیدنا مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو اسلمی ہے آپ رضی اللہ عنہ مہاجر ہیں اور اپنے دو بھائیوں سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان سے تھے باخبر
وہ ہوئے ''مالک'' ہماری جان کے
وہ ہیں ساجدؔ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانثار
وہ تھے حامِل عشق و عرفان کے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

284: حضرت سیدنا مبشر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ: انصاری، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مبشر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبدالمنذر بن زبیر ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں اپنے دونوں بھائیوں (حضرت سیدنا ابولبابہ اور حضرت سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہما) سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور جانثاری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 87 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 101 مکتبہ خلیل لاہور

بدر کے غازی نبی ﷺ کے جانثار
ہیں مبشر دین احمد ﷺ کی بہار
وہ ہیں ساجدؔ عاشقِ سردارِ دیں ﷺ
اُن کو بخشا ربِ عالم نے وقار

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

285:حضرت سیدنا محرز بن عامر رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا محرز رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عامر بن مالک ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی نجاری ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور غزوہ اُحد کے دِن جس وقت رسول اللہ ﷺ نے اُحد کی طرف کوچ فرمانا تھا اِن کا اُسی دن وصال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اُن لوگوں میں فی الحقیقت شریک فرمایا جو جنگ اُحد میں شریک ہوئے۔[1]

محرز بن عامر انصاری پیارے نبی ﷺ کے پیارے تھے
نظروں میں سرکار ﷺ کی آ کر اُمت میں شاہکار ہوئے
رب سے واصل اُحد کے دِن وہ ساجدؔ خوش اکرام ہوئے
اُحد کے دِن وہ رب کی دوہری رحمت کے حقدار ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

286:حضرت سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ:انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا محمد رضی اللہ عنہ ،کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابوعبداللہ اور

---

[1] اسد الغابہ،جلد 3 صفحہ 109 مکتبہ خلیل لاہور

والد کا نام مسلمہ بن خالد ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بعض غزوات کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ کی امارت تفویض فرمائی یہ وہی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا) کو قتل کیا جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔ واقعہ طویل ہے لیکن اختصار کے پیشِ نظر اسے مختصراً ذکر کیا جارہا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ نَعَمْ......فَقَتَلَهُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ وہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے۔ تو حضرت سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں اُسے قتل کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میں پسند کرتا ہوں۔۔۔ پس انہوں نے اُسے قتل کردیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے 46 یا 47 ہجری کو 77 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا۔

---

[1] صحیح بخاری۔ کِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ الكَذِبِ فِي الحَرْبِ۔
رقم الحدیث 3031 (دار طوق النجاۃ)

محمد بن مَسلمہ نے نرالی شان پائی ہے
وفا پیارے نبی ﷺ کی آپ کے حصّے میں آئی تھی
یہودی ابنِ اشرف کو کیا فی النّار تھا ساجدؔ
زمانے کو محمد نے وفا اپنی دکھائی تھی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

287:حضرت سیدنا مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مرثد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابو مرثد (کناز الغنوی) ہے آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور اپنے باپ سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔رسول اللہ ﷺ نے آپ کے اور حضرت سیدنا اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔آپ رضی اللہ عنہ بہت مضبوط اور طاقتور اعصاب کے مالک تھے اِس لئے رسول اللہ ﷺ نے اِن کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ یہ مکہ شریف سے مسلمان قیدیوں کو اُٹھا کر مدینہ طیبہ لے آیا کریں جیسا کہ امام ابوداؤد نے نقل کیا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ.[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرثد بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مکہ شریف سے قیدیوں کو اُٹھا کر لایا کرتے تھے۔

---

[1] سنن أبي داود۔ كِتَاب النِّكَاحِ۔بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً۔
رقم الحدیث 2051(بیروت)

ایک مرتبہ یہ ایک قیدی کو اُٹھانے گئے تو وہاں انہیں مکہ کی ایک فحاش عناق نامی عورت (جس سے زمانہ جاہلیت میں آپ رضی اللہ عنہ کے تعلقات تھے) ملی اُس نے برائی کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

فَقَالَتْ امَرْثَدٌ؟ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا. [1]

ترجمہ: (جب اُس نے دیکھا) تو کہا کیا تم مرثد ہو؟ تو میں نے کہا ہاں میں مرثد ہوں تو اُس نے کہا خوش آمدید آج ہمارے پاس رات گزاریں تو میں نے کہا اے عناق اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔

تھے مرثد بن ابی مرثد مجاہد بھی بہادر بھی
وفادارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے مومنوں کے کام آتے تھے
خدا سے ڈرنے والے تھے وہ ساجدؔ تھے وہ رہبر تھے
رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پہ جاں اپنی لٹاتے تھے

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

288: حضرت سیدنا مسعود بن اوس رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ کنیت ابو محمد اور والد کا نام اوس بن حرام بن زید ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی نجاری ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ۔ رقم الحدیث 3177 (مصر)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور فتح مصر کے موقع پر بھی موجود رہے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں وصال فرمایا۔[1]

مسعود ابن اوس عبادت پسند تھے
سرکار ﷺ کے غلام تھے وہ ارجمند تھے
ثابت قدم تھے سارے مشاہد میں ساتھ تھے
ساجدؔ وہ عِشقِ شہ میں رہے فتح مند تھے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

289: حضرت سیدنا مسعود بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ربیعہ بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں منتقل ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی رسول اللہ ﷺ نے اِن کے اور حضرت سیدنا عبید بن تیھان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔[2]

دارِ ارقم کے تھے اوّل مسلماں مسعود ہی
سابقینِ دین کی اُن کو سند حق سے مِلی
ساجدؔ اُن کی عظمتیں اپنے گُماں سے ہیں ورىٰ
اُن کے ذکرِ پاک سے دِل کو ہے ملتی روشنی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 163 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 165 مکتبہ خلیل لاہور

290:حضرت سیدنا معبد بن عباد رضی اللہ عنہ :انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معبد رضی اللہ عنہ کنیت ابوحمیضہ اور والد کا نام عباد بن قشیر ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

معبد ابن عباد عبدِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُن کو عظمت بڑی خدا سے مِلی
وہ غلامِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
ساجدؔ اُن کو جناں وفا سے مِلی

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

291:حضرت سیدنا معمر بن حارث رضی اللہ عنہ :مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا معمر رضی اللہ عنہ والد کا نام حارث بن معمر اور والدہ کا نام قتیلہ بنت عثمان رضی اللہ عنہا تھا جو کہ حضرت سیدنا عثمان بن مظعون کی صاحبزادی تھیں۔آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دارِ ارقم میں منتقل ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا جب ہجرت مدینہ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کے اور حضرت سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 202 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 210 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت معمر بن حارث کو عزو شرف ہے خاص مِلا
پہلے نبی ﷺ کو پہچانا ہے پہلے قبولِ اسلام کیا
ہر غزوہ میں نبی ﷺ کی ساجدؔ رہے معیت میں مُعمر
اپنی جان کو اپنے مال کو آقا جی ﷺ کے نام کیا
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

292: حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کنیت ابو عبداللہ اور والد کا نام عمیر بن ہاشم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ قریشی عبدری اور سابقون اوّلون میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب دارارقم میں موجود تھے تو اُس وقت اسلام لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم اور والدہ کے ڈر سے اسلام کو چھپائے رکھا اور وقتاً فوقتاً چھپ چھپا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو پتہ چلا تو گھر والوں نے قید کر دیا۔ بڑی سخت مشکلات جھیلنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور اُس وقت مکہ واپس آئے جب عقبہ اولی والے بارہ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ اِن کی تعلیم کے لئے روانہ کر دیا۔ جیسا کہ امام عبدالرزاق نے نقل کیا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرِ بْنِ هَاشِمٍ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ لِيُقْرِءَهُمُ الْقُرْآنَ۔[1]

---

[1] مصنف عبد الرزاق۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ بَابُ أَوَّلِ مَنْ جَمَّعَ۔ رقم الحديث 5146 (المكتب الإسلامي-بيروت)

ترجمہ: زھری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اہل مدینہ کی طرف قرآن پاک کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکۃ المکرمہ میں ہماری زندگی بہت زیادہ تلخ تھی۔ جب ہمارے اوپر کوئی مشکل وقت آتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیان کرتے تو بارگاہ رسول ﷺ سے تسلی مِل جاتی تھی۔ حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ کے خوش پوش اور نازونعمت میں پلے ہوئے نوجوان تھے لیکن قبولیت اسلام کے بعد خود کو ایسی مشکلات میں ڈالا کہ اُن کے جسم سے کھال یوں اُتر گئی تھی جس طرح سانپ کی کینچلی اُتر جاتی ہے۔ اور امام واقدی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ کے دولت منداور حسین وجمیل نوجوان تھے اِن کی والدہ انہیں نہایت عمدہ پوشاک پہنایا کرتی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ بہترین خوشبو استعمال کرتے تھے اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ جب اِن کا ذکر فرماتے تو کہتے تھے کہ میں نے مکۃ المکرمہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ناز ونعمت میں پلا ہوا اور نفیس کوئی نہیں دیکھا۔ [1]

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ اِن کی اسلام لانے کے بعد کی حالت کو دیکھ کر رونے لگے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 178 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ الْيَوْمَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اِس حالت میں حاضر ہوئے کہ اُن کے جسم پر جو چادر تھی اُس پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو ان کی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو مبارک چھلک پڑے۔ پھر فرمایا تم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو صبح کے وقت کپڑوں کا ایک جوڑا زیب تن کرتا تھا اور شام کو دوسرا اور اُس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جاتا اور وہ اُٹھا کر پھر دوسرا رکھا جاتا۔ (یعنی خوش خرم زندگی بسر کرتے تھے)

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور جب غزوہ اُحد میں جامِ شہادت نوش فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ کو جس چادر سے کفن دیا جا رہا تھا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر ڈھانپتے تو پاؤں اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحدیث 2476 (مصر)

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ مجھ سے اچھے تھے اور وہ جب شہید ہوئے تو انہیں جس چادر میں کفن دیا گیا اگر اُس سے سَر ڈھانپتے تھے تو پاؤں اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔

اور حضرت سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وقت شہادت حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی کُل کائنات ایک چادر تھی۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور اجر کی توقع اللہ تعالیٰ کی ذات سے رکھی اور کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہیں زندگی میں اُس اجر سے کچھ نہ ملا اور وہ اِس دنیا

---

[1] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ۔ رقم الحدیث 1275 (دار طوق النجاۃ)

[2] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بَابُ مَنَاقِبِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ۔ رقم الحدیث 3853 (مصر)

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

سے چلے گئے اور بعض ایسے لوگ بھی تھے کہ جن کے باغ پک چکے تھے اور انہوں نے لوگوں کو تحفے میں دے دیئے۔ مگر حضرت سیدنا معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ جب اِس دنیا سے گئے تو اُن کا سارا ترکہ صرف ایک چادر تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد کے دن کم وبیش 40 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا اور یہ اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی لاش کے ساتھ کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ یہ شہداء اُحد قیامت تک تمہارے سلام کا جواب دیں گے جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ حِينَ رَجَعَ مِنْ أُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ اللهِ فَزُورُوهُمْ وَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا رَدُّوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اُحد میں حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور دوسرے اصحاب کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزر رہے تھے تو ٹھہر گئے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں پس تم اِن کی زیارت کرو اور اِن پر سلام بھیجو مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان ہے قیامت تک جو بھی اِن کو سلام کرے گا یہ اُس کے سلام کا جواب دیں گے۔

---

[1] المعجم الأوسط۔بَابُ الْمِيمِ۔مَنِ اسْمُهُ: مُصْعَبٌ۔رقم الحدیث 3700 (دارالحرمین-القاھرۃ)

تھے مصعبِ حسین جانثارِ شاہِ دوجہاں ﷺ
قدومِ مصطفیٰ ﷺ پہ ساری نعمتیں لُٹا گئے
اُحد کے وہ شہید ہیں مِلی ہے زندگی اُنہیں
وہ ساجدؔ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں شان اعلیٰ پا گئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

293: حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کنیت ابو معبد یا ابولاسود اور والد کا نام عمرو بن ثعلبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مقداد بن اسود کے نام سے بھی مشہور تھے۔ آپ قدیم الاسلام السابقون الاوّلون میں سے ہیں ہجرتِ حبشہ بھی کی اور پھر واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرتِ مدینہ کی۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے مہاجرین سے مشورہ لے رہے تھے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے تقریر کی اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ ہماری طرف سے ویسا جواب نہیں آئے گا جیسا حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے دیا تھا جب اُنہیں قومِ عمالقہ کے خلاف جہاد کے لئے کہا گیا۔

یارسول اللہ ﷺ اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی لے چلیں گے تو ہم آپ ﷺ کا ساتھ دیں گے۔

اور یہ اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ میں چار اشخاص سے محبت کروں کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی اُن سے محبت کرتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیدنا ابوذر غفاری، حضرت سیدنا مقداد بن عمرو اور حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہم۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں 70 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[1]

مقداد سے کرتا ہے خدا آپ محبت
مقداد کی قسمت پہ فرشتے بھی ہیں نازاں
مقداد ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی پیارے
مقداد پہ ساجدؔ میں دِل و جان سے قُرباں

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

294: حضرت سیدنا منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا منذر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن خنیس ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ میں شامل تھے غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کے اور حضرت سیدنا طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیئر معونہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

نوٹ: واقعہ بیئر معونہ کچھ اِس طرح ہے کہ نجد سے ایک شخص آیا جس کا نام ابوبراء عامر بن مالک تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے دعوتِ اسلام پیش کی تو اُس نے یہ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 221 مکتبہ خلیل لاہور

دعوت نہ تو قبول کی نہ انکار کیا۔ اور ساتھ میں کہنے لگا کہ اپنے کچھ مبلغین نجد کے طرف بھیجیں وہ وہاں تبلیغ کریں گے تو شاید کچھ لوگ اسلام قبول کرلیں۔ اس کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے چالیس مبلغین کو اُس کے ساتھ بھیج دیا جب یہ بیرٔ معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے بنو سلیم کے لوگوں کو ساتھ ملا کر اِن چالیس نفوس کو شہید کر دیا سوائے حضرت سیدنا کعب بن زید کے۔ [1]

حضرتِ منذر غلامِ سیدالثقلین ﷺ ہیں
مصطفٰے ﷺ کے قُرب سے وہ ہو گئے ہیں ارجمند
وہ شہیدِ دین و ملّت، ساجدؔ اپنے رہنما
جان دے کر راہِ حق میں ہو گئے ہیں فتح مَند

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

295: حضرت سیدنا منذر بن محمد رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا منذر رضی اللہ عنہ کنیت ابو عبیدہ اور والد کا نام محمد بن عقبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر اور اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ بیرٔ معونہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ [2]

ابو عبیدہ ابنِ محمد منذر کی ہے اُونچی شان
بدر و اُحد کے آپ ہیں غازی عِشق نبی ﷺ اُن کی پہچان
بیرٔ معونہ میں وہ رب کے دیں پہ ہیں قُربان ہوئے
اُن کی شوکتِ عشق پہ ساجدؔ سب اہلِ ایماں قُربان

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 231 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 232 مکتبہ خلیل لاہور

296: حضرت سیدنا مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ: مہاجر، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا مہجع رضی اللہ عنہ اور والد کا نام صالح ہے آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے دوصفوں کے درمیان موجود تھے کہ اچانک ایک تیر انہیں لگا تو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق یمن سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر کا سب سے پہلا شہید ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔[1]

شہیدِ بدر مہجع نے نرالا مرتبہ پایا
یمن سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیار اُن کو طیبہ میں لایا
عُمر کے آپ مولیٰ تھے ہمارے آپ سرور ہیں
تھا ساجدؔ نُور ایماں نے اُنہیں کچھ ایسا چمکایا

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

ن

297: حضرت سیدنا نضر بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نضر رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارث بن عبدرزاح ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 237 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 261 مکتبہ خلیل لاہور

نضر ابنِ حارث غُلام نبی کو مِلی ہے رفاقت حبیبِ خدا ﷺ کی
وہ بدری صحابی وانصاری اوسی زمانے میں ہے دُھوم ان کی وِلا کی
کرم اُن پہ تھا خاص رب جلی کا اُنہیں نورعرفان حاصل ہوا تھا
رسولِ خدا کے تھے ساجدؔ فدائی، خدا نے اُنہیں تھی شہادت عطا کی
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

298: حضرت سیدنا نعمان بن عصر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عصر بن ربیع ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[۱]

حضرتِ نعمان ابنِ عصر کی عظمت نہ پوچھ
حضرتِ نعمان ہیں پیارے نبی ﷺ کا شاہکار
آپ ہیں انصاری ساجدؔ نصرتِ دیں میں رہے
جان کر دی آپ نے دینِ محمد ﷺ پر نثار
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

299: حضرت سیدنا نعمان بن ابی خزمہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابوخزمہ بن نعمان ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔[۲]

۱ـ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 273 مکتبہ خلیل لاہور
۲ـ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 270 مکتبہ خلیل لاہور

اُس ابنِ ابی خزمہ نعمان کا کیا کہنا
سرکار دوعالم ﷺ کی سچی تھی وفا اُن میں
ہر غزوہ میں آقا ﷺ پر وہ جان چھڑکتے تھے
نعمان کے ساجدؔ پر فیضان کا کیا کہنا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

300: حضرت سیدنا نعمان بن سنان رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام سنّان ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی سُلَمی بنوسلمہ کے آزاد کردہ غلام ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور بعد کے تمام غزوات میں بھی ساتھ رہے۔ [1]

سرکار ﷺ کے غلام تھے نعمان بن سنان
دینِ نبی ﷺ کے واسطے تھی وقف اُن کی جان
ساجدؔ وہ آئے بدر میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ
قُرآن میں بیان کی اللہ نے اُن کی شان

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

301: حضرت سیدنا نعمان بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن رفاعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں آخری بیعت عقبہ جن میں ستر اشخاص تھے اُس میں شامل تھے غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ [2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 271 مکتبہ خلیل لاہور
[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 274 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

عمرو بن رفاعہ کے لختِ جگر ہیں
ہیں آقا ہمارے وہ عالی قدر ہیں
کی نعمان نے بیعتِ عقبیٰ ساجدؔ
ہر اہلِ وفا کے لئے بنے راہ بَر ہیں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

302: حضرت سیدنا نعمان بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبد عمرو بن مسعود ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں اپنے بھائی حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[1]

شاھدِ بدر و اُحد ذیشان ہیں
ابنِ عبدِ عمرو وہ نعمان ہیں
شان و عظمت اُن کی ساجدؔ دیکھئے
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ وہ قُربان ہیں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

303: حضرت سیدنا نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ اور والد کا نام مالک بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں بڑے ہی معزز ومکرم انسان تھے اِن کے پاس جب کوئی پناہ لینے آتا تو اُسے پناہ دیتے وقت لفظ قوقل بولتے ہوئے اُسے پناہ کا یقین دلایا

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 271 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

کرتے تھے اسی وجہ سے لوگ انہیں قوقل ہی کہا کرتے تھے۔غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ نُعْمَانُ بْنُ مَالِكٍ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان میں سے ایک نام حضرت سیدنا نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

نعمان ابنِ مالک عزّو شرف میں اعلیٰ
سرکار ﷺ کی غُلامی اُن کو عطا ہوئی تھی
ساجدؔ پناہ دیتے جو بھی غریب آتا
کیا خُوب نیک نامی اُن کو عطا ہوئی تھی

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

304: حضرت سیدنا نوفل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا نوفل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبد اللہ بن ثعلبہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔[3]

---

[1] المستدرك على الصحيحين. كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔ ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ رقم الحديث 6495 (بیروت)

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 276 مکتبہ خلیل لاہور

[3] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 294 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت نوفل بن عبداللہ نبی ﷺ کے خاص غلام ہوئے
اُن کو حاصِل رب جہاں سے اعلیٰ تر انعام ہوئے
ساجدؔ اُن کی عظمت دیکھو بدر میں آپ بھی حاضر تھے
بنے سپاہی پیارے نبی ﷺ کے حامیٔ دین اسلام ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

305: حضرت سیدنا واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا واقد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عبداللہ بن عبد مناف ہے آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے دارِارقم میں منتقل ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہی عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا یاد رہے کہ یہ عمرو بن حضرمی پہلا مشرک ہے جو ایک مسلمان کے ہاتھوں قتل ہوا آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ ۱

دارِ ارقم میں قبول اسلام واقد نے کیا
دین کی خاطر تھا چھوڑا گھر مہاجر تھے ہوئے
آپ نے ہی قتل پہلا دُشمنِ دیں تھا کیا
کیا کہوں واقد کو کیا کیا مرتبے ساجدؔ ملے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

306: حضرت سیدنا ودیعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ودیعہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام عمرو بن جراد ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری نجاری ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ۲

---

۱ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 329 مکتبہ خلیل لاہور
۲ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 336 مکتبہ خلیل لاہور

حضرت ودیعہ رُشد و ہدایت کی کان ہیں
ہر عاشقِ رسول ﷺ کے رہبر ہیں باکمال
ساجدؔ نبی ﷺ کے قُرب نے چمکا دیا اُنہیں
عظمت بیان اُن کی ہے کرنا بہت محال

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

307:حضرت سیدنا وہب بن ابی سرح رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا وہب رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابوسرح بن ربیعہ ہے آپ رضی اللہ عنہ قریشی فہری ہیں، غزوہ بدر میں اپنے بھائی حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سمیت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔[1]

حضرت وہب قریشی فہری نبی ﷺ کے عاشق زار ہوئے
نبی ﷺ کے قدموں میں جب آئے عرب میں تھے شہکار ہوئے
ساجدؔ دین کے خاص سپاہی وہ ہیں نجمِ بزمِ نبی ﷺ
ہر اِک دُشمنِ دین کی خاطر حق کی وہ تلوار ہوئے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

308:حضرت سیدنا ودفہ بن ایاس رضی اللہ عنہ: (انصاری)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ودفہ رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ایاس بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں رسول اللہ ﷺ

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 345 مکتبہ خلیل لاہور

کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ بعض نے آپ کا نام دُفّہ لکھا ہے۔[1]

ودفہ بن ایاس انصاری نبی کی بزم کے تارے ہیں
وہ انصاری، وہ بدری ہیں، رہبر خاص ہمارے ہیں
پیارے نبی پر جان لٹا دیں ہر دم اُن کی خواہش تھی
نبی سے اُن کو پیار تھا جبھی وہ ہم کو پیارے ہیں
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

309: حضرت سیدنا ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ہانی رضی اللہ عنہ اور والد کا نام نیاز بن عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری اوسی ہیں حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ہیں ہانی ابنِ نیار
خدا کا لطف و کرم آپ پہ ہے بے انداز
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ساجدؔ گزاری اپنی حیات
غلامِ شاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یہ ہے اُن کا ناز
صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 336 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 300 مکتبہ خلیل لاہور

310: حضرت سیدنا ہبیل بن وبرہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ہبیل رضی اللہ عنہ اور والد کا نام وبرہ انصاری ہے آپ انصاری خزرجی ہیں غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[1]

حضرت ہبیل بن وبرہ کو رب کا اعلیٰ دین مِلا
عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ کامل تھے قلب تھا اُنہیں حَسین مِلا
بدر میں شامل ساجدؔ تھے یہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیر جواں
ابنِ وبرہ کا ہر عاشق ہم کو خوشہ چین مِلا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

311: حضرت سیدنا ہلال بن المعلّٰی رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ اور والد کا نام معلّٰی بن لوذان ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں اپنے بھائی حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ سمیت غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔[2]

ہلال ابنِ مُعلّے شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تارے ہیں
وفادارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مومنوں کو جاں سے پیارے ہیں
شہادت بدر میں ساجدؔ مِلی کیا بات ہے اُن کی
ہلال ابن مُعلّی پر فِدا عشاق سارے ہیں

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 303 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 318 مکتبہ خلیل لاہور

ی

312: حضرت سیدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ کنیت ابو معن اور والد کا نام اخنس بن حبیب ہے بعض کے نزدیک شامی اور بعض کے نزدیک کوفی ہیں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

شام سے صبح کی جانب آ گئے حضرت یزید
اُن کا طیبہ آنا ٹھہرا اُن کی عظمت کی دلیل
ساجدؔ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پہ واری اپنی جان
وہ شہیدِ بدر پیارے عِشق میں تھے خود کفیل

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

313: حضرت سیدنا یزید بن حارث رضی اللہ عنہ: انصاری، شہید

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام حارث بن قیس ہے آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا ذوالشمالین رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور جانثاری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 354 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 359 مکتبہ خلیل لاہور

جان نثاران بدر و اُحد پر درود ☆ حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

یزید ابن حارث کو عظمت مِلی ہے
نبی ﷺ کی غلامی سے عزت مِلی ہے
وہ انصاری ساجدؔ وہ عاشِق وہ رہبر
اُنہیں دیں کی خاطِر شہادت مِلی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

314: حضرت سیدنا یزید بن خدارہ رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام خدارہ بن سبیع ہے آپ رضی اللہ عنہ اُس بیعت عقبہ میں شریک تھے جن کی تعداد ستر تھی اور غزوہ بدر میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے ان کے والد کا نام خزام بن سبیع بھی لکھا ہے۔ [1]

یزید ابن خدارہ وہ پیارے انصاری
رسولِ پاک ﷺ سے ساجدؔ وفا میں کامِل تھے
اُنہیں غلامیِ شاہِ جہان ﷺ حاصل تھی
وہ جنگِ بدر میں آقا کے ساتھ شامِل تھے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

315: حضرت سیدنا یزید بن رقیش رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام رقیش بن رباب ہے آپ رضی اللہ عنہ اسدی ہیں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ [2]

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 361 مکتبہ خلیل لاہور

[2] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 362 مکتبہ خلیل لاہور

تھے مہاجر دین کے حضرت یزید ابن رقیش

اُن پہ رب کی رحمتیں ہوں اُن کی اونچی شان ہے

بدر کے غزوہ میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے

ساجدؔ اُن کی عظمتوں پر آیتِ رحمان ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

316: حضرت سیدنا یزید بن منذر رضی اللہ عنہ: انصاری

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا یزید رضی اللہ عنہ اور والد کا نام منذر بن سرح ہے

آپ رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ بدر اور اُحد میں بھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔[1]

یزید ابن منذر کو بخشا خُدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُلفت کا اعلیٰ خزانہ

ہوئے بیعتِ عقبیٰ میں آپ شامل ہو کیا آپ کی عظمتوں کا ٹھکانہ

رسولِ خدا کے تھے سچے فِدائی زمانے کے سلطان اُن کے گدا ہیں

یزید ابنِ منذر کی عظمت کا ساؔجد جہاں میں جناں میں ہے گونجا ترانہ

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

---

[1] اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 375 مکتبہ خلیل لاہور